



**PERSIAN LEXICONS WRITTEN DURING
THE TIME OF THE KHALJI AND
TUGHLUQ PERIOD**

**DISSERTATION
SUBMITTED IN PARTIAL FULFILMENT OF THE REQUIREMENTS
FOR THE AWARD OF THE DEGREE OF**

Master of Philosophy
IN
PERSIAN

BY
MISS. FARAH MUSHEER

Under the Supervision of
PROF. MARIA BILQUIS

**DEPARTMENT OF PERSIAN
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY
ALIGARH (INDIA)**

1994

عہدِ علمی و عہدِ تغلق کی فارسی لغات

مقالہ برای ایم فل



مقالہ نگار:
فرح مشیر

استادِ راہِ نما:
پروفیسر ماریہ بلقیس

بخشِ فارسی

دانشگاه اسلامی علی گڑھ

۱۹۹۲ء



DS2650

DS-2650

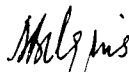


DEPARTMENT OF PERSIAN
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY
ALIGARH 202 002 (INDIA)

Dated 15.11.94

" TO WHOM IT MAY CONCERN "

This dissertation entitled 'Persian Lexicons written during the times of Khiljis and Tughlaqs' by Miss Farah Musheer is suitable for submission for degree of Master of Philosophy in Persian and has been written under my supervision.


(Prof. (Mrs) Maria Bilquis)
Supervisor

انتساب :

اپنے عزیز
والد محترم (محمد شیر خاں)
اور
والدہ محترمہ (نفیس فاطمہ)
کے
نام

تشکر

میں سب سے پہلے عزت مآب بدم شری پروفیسر نذیر احمد صاحب کا صمیم
قلب سے شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتی ہوں جن سے میرے مقالے کے مواد کی
جمع آوری میں سب سے زیادہ مدد ملی۔ بعض نادر مسودے عاریتاً آپ ہی کے ذریعہ
حاصل ہوئے۔ پروفیسر صاحب نے باوجود اپنی تمام تر مصروفیات کے ہر مشکل مسئلے کے
حل پر مجھے اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔

اس کے بعد میں اپنی نگران پروفیسر ماریہ بلقیس صاحبہ کا شکریہ ادا
کرنا چاہتی ہوں جنہوں نے اس مقالے کی تکمیل میں نہ صرف مہری حوصلہ افزائی
کی بلکہ اپنی گونا گون مصروفیات کے باوجود میری علمی مسائل کی رہنمائی میں ہر
ممکن مدد کی۔

رئیس بخش فارسی پروفیسر آرمی دخت صفوی صاحبہ اور پروفیسر محمد
طارق حسن صاحب کا نہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے مجھے قیمتی
مشورے دیئے۔

علمی مواد کی فراہمی میں تعاون کے لئے شعبہ فارسی معینار انبیاچ
شمشاد صاحب اور مولانا آزاد لائبریری علیگڑھ کے تمام اراکین کی شکر گزار ہوں۔

ان کے علاوہ میں اپنے والدین اور بھائی (رفعت حسین) بہنوں کا
شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جنہوں نے میری ہر ممکن مدد کی۔

روح مستیر
فرح مشیر

(بخش فارسی)

فہرست

۱	مقدمہ
۳۲ - ۷	باب اول :
	عہدِ خلیجی کی فارسی لغت :
۷	فرہنگِ قواس
۱۰۷ - ۳۵	باب دوم :
	عہدِ تغلق کی فارسی لغات :
۳۵	دستورالافاضل
۴۸	لسان الشعراء
۶۲	ادات الفضلا
۷۵	زبان گویا
۹۷	بحر الفضائل
۱۰۸ - ۱۰۹	کتابیات

مقدمه

زیر نظر مقالہ "عہدِ خلجی و عہدِ تغلق کی فارسی لغات" کے عنوان سے ایم فل کی ڈگری کے لئے پروفیسر مارہ بلقیس صاحبہ کی زیر نگرانی ترتیب دیا گیا ہے۔

اگرچہ فارسی زبان و ادبیات کی تاریخ بہت پرانی ہے لیکن موجودہ زبان و ادب اور اس کا رسم الخط اور اس کی تاریخی اہمیت اسلامی فتوحات اور اس کے علوم و فنون اور افکار و نظریات کے مرہون منت ہیں۔

اگرچہ اہل عجم نے حکمت، فلسفہ، تصوف و اخلاق جیسے مسائل پر اپنی فارسی تصانیف پہنچانے کے ساتھ ساتھ لغت نگاری کی طرف بھی توجہ دی۔ جس کے نتیجے میں لغت فرس تالیف ابوالحسن علی بن احمد الاسدی الطوسی، صاحب الفرس تالیف محمد بن ہند و شاہ نجوانی، معیار جلالی تالیف شمس الدین محمد نصر فخری اصفہانی، جیسے لغات وجود میں آئیں کہ لیکن ہندوستانی علما نے ایرانیوں کے مقابلے میں اس فن پر جس قدر توجہ دی وہ قابل ذکر ہے۔ ہندوستان میں فارسی لغت نویسی کا آغاز سلطان علاء الدین خلجی کے عہد میں ہوا اور عہد مغلیہ تک اپنے پرانے آب و تاب کے ساتھ قائم رہا۔

ہندوستان کے تقریباً ہر صوبے میں فارسی لغات مرتب ہوئیں۔ مثلاً بنگال میں شرفنامہ منیری، بہار میں کشف اللغات، دکن میں برہان قاطع، اتر پردیش میں ادات الفضلا، مود الفضلا، اور غیاث اللغات، دہلی میں سراج اللغات، مرات الاصطلاح اور بہار عجم، پنجاب میں مدارالفاضل، فرہنگ جہانگیری اور مصطلحات الشعراء، سندھ میں فرہنگ رشیدی اور کشمیر میں اثین عطا۔

ہندوستان کی فرہنگ نویسی کو ہم دو دور میں تقسیم کر سکتے ہیں: —

دورہ اول	۱۲۹۰ء تا ۱۵۲۶ء
دورہ دوم	۱۵۲۶ء تا ۱۸۲۳ء

دورہ اول

دورہ اول کی لغات میں سب سے قدیم لغت سلطان علاء الدین خلجی کے عہد (۶۹۵ھ - ۷۱۹ھ / ۱۲۹۶ء - ۱۳۱۶ء) میں لکھی گئی (۱) فرہنگی قواس تالیف فخرالدین مبارک شاہ غزنوی ہے۔ جو اپنے زمانے کے مشہور شعراء میں شمار کئے جاتے تھے۔ تاریخ فیروز شاہی اور تاریخ فرشتہ میں ان کا ذکر ہے۔ ہندوستان میں فرہنگ نویسی کا آغاز فرہنگی قواس سے ہی ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ حجم میں نہایت مختصر ہے، اور ایک رسالے سے زیادہ بڑی نہیں۔ یہ فرہنگ پانچ ابواب پر منقسم ہے۔ باب کو بخش کہا ہے اور بخش کے ذیل میں گونہ و بہرہ کی درجہ بندی کی گئی ہے۔ فخرالدین نے بطور شاہد بڑے بڑے شعراء کا کلام درج کیا ہے۔ اس کے دو نسخے ایک بنگال ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ (جو ناقص ہے) دوسرا کامل نسخہ کراچی میوزیم سے دستیاب ہوا ہے۔ فرہنگی قواس عہد اکبری سے قبل تک اکثر و بیشتر فرہنگوں کی ماخذ رہی ہے۔ اس لحاظ سے اس فرہنگ کے معتبر و مستند ہونے میں کوئی شک باقی نہیں۔

قدا م ت کے لحاظ سے دوسری فرہنگ (۲) دستورالافاضل تالیف رفیع حاجب خیرات ہے جو ۷۴۳ھ میں فیروز شاہ تغلق کے عہد (۷۵۲ھ - ۷۹۰ھ / ۱۳۵۱ء - ۱۳۸۸ء) میں دکن میں تالیف ہوئی۔ مؤلف نے دستورالافاضل کو مرتب کرنے میں ظہیر فارہابی، مجیرالدین بیلقانی، جمال الدین اصفہانی، کمال الدین اصفہانی، نظامی گنجوی، فردوسی طوسی، فخرالدین مبارک شاہ غزنوی، شرف الدین شفروہ، شرف الدین سعدی، ہمام تبریزی، سیف اعرج، عنصری، ناصر خسرو، امام فاضل اور خاقانی کے کلام

(۱) تصحیح و تدوین و ترتیب - پروفیسر نذیر احمد چاپ نہران ۱۹۷۴ء

(۲) باہتمام

سے استفادہ کیا ہے۔ رفیع صاحب خیرات نے اپنی فرہنگ شمس الدین محمد کے نام
منون کی ہے۔ اس کا نسخہ بنگال ایشیائی سوسائٹی کلکتہ میں محفوظ ہے۔

دستورالفاضل کے بعد لسان الشعراء تالیف عاشق کا نام آتا ہے۔ اس
فرہنگ کے سنہ تالیف کے بارے میں علم نہیں۔ لیکن ادات الفضلا کے ماخذ میں
لسان الشعراء کا ذکر ہوا ہے۔ ادات الفضلا کا سنہ تالیف ۸۲۲ھ ہے۔ اس سے یہ
ثابت ہوتا ہے کہ لسان الشعراء ۸۲۲ھ سے قبل تالیف ہوئی ہوگی۔ مؤلف نے لغت
فرس، فرہنگ قوام، رسالۃ التصحیر وغیرہ سے استفادہ کیا ہے۔ اور اپنی اس
فرہنگ میں اوزان کے تعین کا التزام بھی کیا ہے۔ لغت کے مقابل ہم وزن الفاظ
درج کئے ہیں اور کہیں مرکب الفاظ کو نوڈ کر بھی لکھا ہے۔ اس کے نسخے کراچی میوزیم
اور فلورنس سے دستیاب ہوئے ہیں۔

قاضی خان بدر محمد دہلوی المعروف دھاروال نے فرہنگ ادات الفضلا
۸۲۲ھ میں مرتب کی ہے۔ اس فرہنگ میں شعری اصطلاحات اور مرکبات سے متعلق
بحث ہے۔ مولف نے نہ صرف فارس، پہلوی، ماوراء النہر لغات دوسری فرہنگوں
سے یعنی فرہنگ قوام، رسالۃ التصحیر، رسالہ اسدی طوسی، دستورالفاضل، لسان
الشعراء، فواید برہانی، فردوسی سے جمع کئے بلکہ بادشاہوں اور شہروں کے نام
مختلف شعراء کے دواوین سے اخذ کر کے اس کو شامل لغت کیا ہے اس کے علاوہ
خاقانی شروانی، اوحد الدین انوری، حکیم ابوالقاسم فردوسی، ظہیر قاریابی، نظامی گنجوی
اور سعدی شیرازی وغیرہ کی اصطلاحات و تراکیب کو شامل کیا ہے۔

بدرابراہیم نے فرہنگ قوام کی پیروی میں قبل ۸۳۷ھ^(۲) زبان گوہا مرتب
کی۔ یہ فرہنگ ایک مقدمہ سات ابواب اور ایک خانہ پر مشتمل ہے۔ اس فرہنگ کی
ترتیب میں مؤلف نے لغت فرس، فرہنگ نامہ قوام، رسالۃ التصحیر فرہنگ فردوسی سے

ک (۱) اٹلی میں ہے۔
(۲) تصحیح و تعلیق و ترتیب - پروفیسر نذیر احمد - چاپ دہلی ۱۹۸۹ء

استفادہ کیا ہے۔ اس کا ایک نسخہ خدا بخش لائبریری پٹنہ میں ہے۔ اور ایک ناقص نسخہ تاشقند میں موجود ہے۔ اس کے آخری نسخہ کا عکس پٹنہ کے نسخے کی فہرست مع ایک مفصل روس مقدمہ کے سی ایف بایفسکی : ۱۹۷۲ء میں ماسکو سے چھاپ چکے ہیں ۔

اس کے بعد بحر الفضائل ۸۲۷ھ تالیف قوام الدین بلخی کا نمبر آتا ہے ۔ یہ فرہنگ عربی و فارسی لغات پر مشتمل ہے ۔ قوام الدین بلخی نے اسے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے ۔ مولف نے اپنے ماخذ میں لغت فرس اسدی ، زبان گویا ، لسان الشعراء ، فرہنگ نامہ شیخ زادہ عاشق وغیرہ کے علاوہ اس نے رودکی ، عنصری ، عمیق بخاری ، خاقانی شروانی ، اوحد الدین انوری ، نظامی گنجوی ، سعدی شیرازی اور امیر خسرو کے دواوین اور کليات سے بھی استفادہ کیا ہے ۔

ابراہیم بن قوام فاروقی نے ۸۶۲ھ میں شرفنامہ مرتب کی ہے ۔ ابراہیم بن قوام فاروقی کو حضرت شرف الدین یحییٰ منبری سے بڑی عقیدت تھی جسکی بنا پر اپنی فرہنگ کا نام شرفنامہ منبری رکھا اور بنگال کے فرمانروا باریک شاہ کے نام معنون کی ہے ۔ مولف نے فرہنگ نامہ اسدی ، فرہنگ قواس ، ادات الفضلا ، زبان گویا ، تاج العاثر وغیرہ کے علاوہ تاریخی کتابوں اور شعراء کے کلام سے بھی مدد لی ہے ۔

تحفة السادة جیسے فرہنگ سکندری بھی کہتے ہیں ، یہ شیخ محمود بن ضیا کی فرہنگ ہے ۔ جو ۹۱۲ھ میں سکندر لودھی کے عہد میں لکھی گئی ہے ۔ تحفة السادة میں مولف نے مندرجہ ذیل فرہنگوں سے مدد لی ہے ۔ فرہنگ ضمیر ، فرہنگ قواس ، دستور الافاضل ، ادات الفضلا ، زبان گویا ، شرح مخزن ، فرہنگ قاضی ظہیر ، فرہنگ ابراہیمی (شرفنامہ منبری) ، فرہنگ حسینی ، فرہنگ عطائب ، صراح ، نصیب البلدان ، تاجین ۔

مؤید الفضلا ایک مشہور فرہنگ ہے ۔ جسکی شیخ لاد نے ۹۲۵ھ میں مرتب کیا ہے ۔ اس فرہنگ کے منابع میں صراح ، لسان الشعراء ، ادات الفضلا ، دستور

الافاضل، زبان گویا، شرفنامہ، شرح مخزن الاسرار، مؤید الفوائد، طب حقایق الاشیا، وغیرہ فرهنگوں کے نام پائے جاتے ہیں۔

دورہ دوم

دورہ دوم کی لغات مندرجہ ذیل ہیں :-

مدارالافاضل ۱۰۰۱ھ تالیف اللہ داد فیض سہندی، فرهنگ چہانگیری
۱۰۱۷ھ تالیف جمال الدین انجوی شیرازی، جہار عنصردانشی ۱۰۲۶ھ تالیف
امان اللہ حسینی متخلص امانی، کشف اللغات واسمطلاحات ۱۰۶۰ھ تالیف عبدالرحیم
بن احمد سور، برهان قاطع ۱۰۶۲ھ تالیف محمد حسین تبریزی، فرهنگ رشیدی
۱۰۶۲ھ تالیف عبدالرشید، لطائف اللغات (گیارہویں صدی ہجری) تالیف عبداللطیف،
سراج اللغات ۷۲۵ھ تالیف سراج الدین علی خان آرزو، جواع ہدایت ۱۱۲۷ھ
تالیف سراج الدین علی خان آرزو، بہار عجم ۱۱۶۲ھ تالیف نیک چند بہار، مرات
اسمطلاحات ۷۵۹ھ تالیف آند رام مخلص، مصطلحات الشعراء ۱۱۸۵ھ تالیف
سیالکوش مل وارستہ، آئین عطا تالیف عطا اللہ دانشور خان ندرت، غیاث اللغات
۱۲۲۲ھ تالیف محمد غیاث الدین۔

ان فرهنگ نگاروں نے اپنی فرهنگوں میں فارسی الفاظ کی تشریح کرتے
وقت ان کے مترادف رائج الوقت ہندی الفاظ کی شرح کئے ہیں۔ یہ التزام تقریباً
تمام مولفین نے کیا ہے۔ جس سے ان کی اہمیت اور افادیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

زیر نظر مقالہ دو ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول — اس باب میں عہد خلجی کی فارسی لغت فرهنگ قواس سے متعلق
بحث کی ہے۔

باب دوم — اس باب میں عہد تغلق کی فارسی لغات مثلاً دستورالافاضل،
لسان الشعراء، ادات الفضلا، زبان گويا اور بحر الفضائل کا جائزہ
لیا گیا ہے۔

موضوع کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے اس دور میں لکھی
گئی لغات کو تاریخی ترتیب سے یکجا کیا ہے۔ اور اس مقالے میں اپنی بسط کے
مطابق موضوع سے متعلق تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے۔

باب اول :

عہدِ غلجی کی فارسی لغت :
فرہنگِ قواس

فرہنگ قواس

ہندستان میں فرہنگ نویسی کا آغاز سلتوین صدی ہجری کے اواخر اور آٹھویں صدی ہجری کے اوائل سے شروع ہوتا ہے اس دور میں لغت نگاری کی ابتدا فخرالدین مبارک شاہ غزنوی سے ہوتی ہے۔ ان کی فرہنگ "فرہنگ قواس" ہندستان کی پہلی فرہنگ ہے۔ لیکن فارس کی دریافت شدہ فرہنگوں میں قدامت کے لحاظ سے "لغت فرس" (اسدی) کے بعد فرہنگ قواس کا ہی نمبر آتا ہے۔ فرہنگ قواس کے بعد ہندستان میں گیارھویں اور بارھویں صدی ہجری تک یکے بعد دیگرے کئی فرہنگیں وجود میں آئیں جن میں دستورالافاضل تالیف رفیع حاجب خیرات، لسان الشعراء تالیف عاشق، ادات الفضلا تالیف قاضی بدرالدین دہلوی المعروف بہ دھاروال، زبان گویا تالیف بدرابراہیم، بحرالفضائل تالیف محمد بن قوام بلخی کریمی، شرفنامہ منبری تالیف ابراہیم بن قوام فاروقی، تحفۃ السعاده تالیف شیخ محمود بن ضیا، مود الفضلا تالیف شیخ لاد دہلوی، مدارالافاضل تالیف اللہ داد ^{لبنی} سرہندی، فرہنگ جہانگیری تالیف جمال الدین حسین انجوی شیرازی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

فرہنگ قواس فارسی کی تمام فرہنگوں میں اپنی قدامت کے لحاظ سے سب سے زیادہ قابل اعتبار شمار ہوتی ہے۔ اس کی مقبولیت کی اہم وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ بعد کی تقریباً تمام فرہنگوں نے فرہنگ قواس کو اپنا ماخذ بنا کر اس سے استفادہ کیا ہے۔

فرہنگ قواس سلطان علاء الدین خلجی کے عہد میں مرتب ہوئی، اس کے علاوہ لغت کے منہ تالیف کے متعلق کوئی اطلاع فراہم نہیں ہو سکی ہے۔

مولف فرہنگ قواس کے بارے میں بھی زیادہ اطلاعات دستیاب نہیں، صرف اتنا ہی علم ہو سکا ہے کہ فخرالدین مبارک شاہ غزنوی سلطان علاء الدین خلجی

(۶۹۵-۷۱۵) کے دور کے ممتاز شاعروں میں تھا۔ تاریخ فیروز شاہی تالیف ضیاء الدین برنی^(۱) تاریخ فرشتہ تالیف محمد قاسم فرشتہ (مترجم عبدالمسی خواجہ) کے مطابق بھی فخرالدین قواس علاء الدین خلجی کے عہد کے مشہور شعرا میں شمار ہوتا تھا۔ اس بنا پر یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ فرہنگ نامہ اس زمانہ میں لکھا گیا ہوگا۔

مولف فرہنگ قواس کا نام 'تاریخ فیروز شاہی اور تاریخ فرشتہ کے مطابق فخرالدین قواس ہے۔ محمود شیرانی نے اپنے مقالے^(۲) "فارسی لغت سے اردو کی قدامت کی شہادت" میں مولف کا نام فخرالدین مبارک شاہ غزنوی یا کھانگر لکھا ہے۔ دستورالافاضل میں فخرالدین مبارک شاہ غزنوی فرہنگ زفان گویا میں صرف فخر قواس اور فرہنگ مودالفضل میں متعدد بار مولانا فخرالدین قواس اور کہیں مولانا فخرالدین کھانگر درج ہے۔ فرہنگ جہانگیری کے دیباچہ میں "مولانا مبارک شاہ غزنوی مشہور بفخر قواس" ہے۔ مولف نے فرہنگ نامہ کے دیباچہ میں اپنا نام اس طرح لیا ہے۔^(۳) "بندہ مبارک غزنوی معروف بقواس"۔

قدیم مآخذ سے اس فرہنگ کا کوئی مخصوص نام معلوم نہیں ہو سکا۔ مولف کے نام سے ہی اس کو فرہنگ قواس کہا گیا ہے۔ دستورالافاضل اور زفان گویا

(۱) "امیر خسرو اور حسن سجری کے علاوہ علاء الدین خلجی کے عہد میں صدرالدین اور فخر قواس، حمید الدین راجہ، مولانا عارف عبدالحکیم اور شہاب الدین صدر نشین جیسے شیریں بیان شاعر موجود تھے۔ جلد اول ص ۳۹۵

(۲) پنجاب میں اردو حافظ محمود خان شیرانی

(۳) فکر و نظر ۱۹۶۵ء ہندوستان کا قدیم ترین فارسی لغت "فرہنگ قواس" پروفیسر نذیر احمد، ص ۳

کے مصنفین نے بھی "فرہنگ نامہ قواس" اور کہین "فرہنگ قواس" کے نام سے ذکر کیا ہے۔ فرہنگ قواس پانچ ابواب پر مشتمل ہے اس مناسبت سے اسے پنج بخشی بھی کہا گیا ہے۔

فرہنگ قواس کے ہر باب کو "بخش" کہا گیا ہے۔ بخش کو بھی کئی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اسے "گونہ" کہا ہے گونہ کو بھی تقسیم کیا ہے اسے "بہرہ" کے نام سے موسوم کیا ہے۔ فرہنگ قواس کے مقدمہ میں بھی تفصیل درج ہے۔ (۱)
 "فرہنگ نامہ بر پنج بخش است ہر بخش گونہ و ہر گونہ بر چند بہرہ"۔ ابواب کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ بخش نخست۔ در نام چیزهای کہ بہری ازان سوی بلا راہ دارد ۔

بر پنج گونہ است ۔

گونہ نخست ۔ در نام خدا تعالیٰ

گونہ دوم ۔ در نام چیزهای پراگندہ چون فرشتہ و پیغامبران و کتابها

و دینہا و مانند ان ۔

گونہ سوم ۔ در نام آسمان دستارگان و ماہها

گونہ چہارم ۔ در نام آتش و باد و خلی و آب

گونہ پنجم ۔ در نام چیزهای کہ در آسمان و زمین پیدا آید

۲۔ بخش دوم۔ در نام چیزهای بر بستہ کہ انرا حمار خوانند

(۱) مقدمہ فرہنگ قواس ۔ پروفیسر نذیر احمد ص

۳- بخشش سوم - در نام چیزهای بر رسته که انرا نبت خوانند و آن چهار گونه است -

- گونه نخست - در نام گیاه و سبزه
- گونه دوم - در نام گلها
- گونه سوم - در نام درختان تنه دار
- گونه چهارم - در نام کشت و غله ها

۴- بخشش چهارم - در نام جانوران از پرند و خزنده و جنبنده و آن بر پنج گونه است -

- گونه اول - در نام پرندگان برد و بهره
- بهری نخست - در نام پرندگان بزرگ
- گونه دوم - در نام جانوران آبی
- گونه سوم - در نام چرندگان زمین
- گونه چهارم - در نام جنبندگان یعنی چهار پایان
- گونه پنجم - در نام آدمیان و آن برد و بهره
- بهری نخست - در نام اندام آدمیان
- بهری دوم - در نام آدمیان و گرد ایشان

۵- بخشش پنجم - در نام چیزهای که از کار آدمی است و آدمی بکار آید بر نه گونه است

- گونه اول - در نام جایها و خانه ها
- گونه دوم - در نام آوندها
- گونه سوم - در نام خورد نیها

- گونه چہارم - در نام پوشیدنیہا
 گونه پنجم - در نام بیمارہا
 گونه ششم - در نام جنگ و جنگ آوران و سازہای جنگ
 گونه ہفتم - در نام کاریگران و سازہا
 گونه ہشتم - در نام تفریق برجیزی کہ باشد
 گونه نہم - در نام مصادر

مولف نے فرہنگ قواس کے لکھنے کی وجہ خود اپنے دیباچے میں اس طرح بیان کی ہے کہ ایک دن اس کے دوستوں نے شاہنامے کے مطالعے کے سلسلے میں اپنی پریشانیوں کا تذکرہ کیا اور ایک فرہنگ لکھنے کی درخواست کی چنانچہ مولف نے اس نحو پر عمل کیا اور نہ صرف شاہنامے کا بغور مطالعہ کیا بلکہ اس کے پہلوی الفاظ اور دوسری فرہنگوں کے الفاظ کو بھی جمع کر کے خانہ وار تقسیم کیا اور اس طرح تمام مواد کو پانچ حصوں میں منقسم کیا۔ جس کو حافظ محمود شیرانی نے شاہنامہ کے مطالعہ کے سلسلے کی ایک نہایت سودمند کتاب قرار دیا ہے۔ دیباچہ کی عبارت مندرجہ ذیل ہے۔ (۱)

" روزی در انجمن نشہ بودم باران ہمدل وہم منش۔۔۔۔۔
 گرد آمدہ بودند روزی خواندن کارنامہ در دل ایشان راہ
 یافت ۔ شاہنامہ کہ بہترین نامہ ہاست پیش آوردند
 ۔۔۔۔۔ تا آنجہ از پوشیدہای آن در دل داشتند ہم
 سوی یکدیگری می دیدند اما کسی آن در باز نمی کرد و داد

(۱) ہندستان کا قدیم ترین فارسی لغت - فرہنگ نامہ قواس - پروفیسر

سخنہا بسلا نمی داد ، دوستی روی بمن آورد و گت -----
 ما را ازین زبان بهره مند کن ----- در پوزش دابر بستم و
 سخن را در سخن پیوستم ----- پس از آن جوشی گرفتند
 کہ آنچه زبان پارس و پهلوی است می باید کہ همه را یکجا
 کنی و ترزقان بنویسی تا هر کس از این زبان بهره گیرند
 ویژه کسی کہ با بزرگان ہم نشین و ہمراز و نامہ خوان و غم
 پرداز باشند هر کہ ازین زبان از و سخن باز جوید آنچه برسد
 پاسخ آن باز گوید ----- مرا چون از گت او گیر زنبود
 خوشنود شدم و در بستوہ و استوہ را بر خود بستم و خواست
 منشی و اندیشہ دل در آن پیوستم تا فرهنگ نامہا را با ہم
 کتم ، نخست شاہنامہ را شاہ نامہ ہاست پیش آوردم و
 از سرتا پا بخانہ فرو خواندم آنچه از سخن پهلوی بود همه
 را جدا گانہ بر کاغذی بنوشتم ، فرهنگ نامہ ہای دیگر کہ آنرا
 فرهنگ نامہ نبشتہ اند در زبان تازی و پارسی ترجمان کردہ
 همه را فرد فرد و یگان یگان در خانہ کاغذ نگار آوردم و آنرا
 بخش بخش و گونه گونه و بہرہ بہرہ کردم ۔"

فخرالدین مبارک شاہ غزنوی نے فرهنگ قواس سلطان علاء الدین خلجی
 کے کسی وزیر کے نام معنون کی ہے۔ اور پروفیسر نذیر احمد صاحب کی تحریر سے بھی یہی
 اندازہ ہوتا ہے کہ اسکے دوستوں کا بھی یہی خیال تھا کہ اسے " دستور و شفق ہش دوست
 پرورد دشمن کش اصف برخیا پیشکارش بنر جمہر نیا خولستان دارش " کی خدمت
 میں پیش کی جائے ۔

اگرچہ فرهنگ قواس کے مآخذ کے سلسلے میں زیادہ مہلومات دستیاب
 نہیں ہوئیں لیکن پروفیسر نذیر احمد صاحب کے مقالے (۱) کے مطالعے سے یہ ثابت

ہوتا ہے کہ " لغت فرس " ہی مولفِ فرہنگِ قواس کا مآخذ رہی ہے کیونکہ اگر لغات کے وہی معنی بیان ہوئے ہیں جو لغت فرس میں موجود ہیں - چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں -

"گرگر نام خداست" گروگر نیز گویند' دقیق گوید:
دقیق گوید جو بیچارہ گشتند فریاد جستند (الخ) (لغت فرس)

گرگر نام خداست' گروگر نیز گویند' دقیق گوید۔
جو بیچارہ گشتند و فریاد جستند (الخ) (فرہنگِ قواس)

زکاب: مداد و حبر باشد' بہرامی گفت:
جز تلخ و تیرہ آب ندیدم بدان زمین۔ (لغت فرس)

زکاب حبر را گویند' بہرامی گفت است:
جز تلخ و تیرہ آب ندیدم درین زمین (الخ) (فرہنگِ قواس)

ان اشعار سے بالکل عاف ظاہر ہوتا ہے کہ فخرالدین مبارک شاہ غزنوی کے پیش نظر لغت فرس ہی تھی اور اس حد تک مولفِ فرہنگِ قواس نے لغت فرس کی پیروی کی کہ کہیں کہیں غلط ابیات جو لغت فرس میں درج تھیں ویسے ہی نقل کر لی ہیں۔ مثال کے طور پر " برخور " کے سلسلے میں فرخی کا یہ شعر فرہنگِ قواس میں اس طرح نقل ہوا ہے -

زبس عطا کہ دہد ہر کہ زو عطا بستد
گمان برد کہ من اورا شریک و برخور

دیوان فرخی میں اس طرح ہے -

زبس عطا کہ دہد ہر کہ زو عطا بستد
گمان برد کہ من اورا شریک و برخور

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولف کے سامنے دیوان فرخی نہ تھا بلکہ اس نے یہ بیت لنت فرس سے نقل کی ہے۔

۱۳۵۲ھ / ۱۹۷۲ء میں پروفیسر نذیر احمد صاحب نے فرهنگ قواس کو بنگاہ ترجمہ و نشر کتاب نہران سے شائع کیا ہے۔ اس فرهنگ کا ایک نسخہ بنگال ایشیائک سوسائٹی کلکتہ میں ہے۔ یہ نسخہ خطِ نسخ میں ہے اور ۶۸ اوراق اور ۱۸ سطر پر مشتمل ہے۔ عنوان سرخ روشنائی سے درج ہے۔ یہ نسخہ ناقص ہے۔ دیباچہ کی پہلی چار سطرین غائب ہیں اس کے علاوہ آخر میں بخش پنجم کا گونہ ہشتم ناتمام ہے اور گونہ نہم شامل نہیں ہے۔ آخری عبارت اس طرح ہے۔

کشخان ' قربان را گویند - خاقانی گفته است: مثال مثنوی

اس طرح اس نسخہ کا نقص ۱۲ صفحات پر مشتمل ہے (۱) دیکھئے حاشیہ میں۔

۱۹۹۲ء میں کراچی میوزیم سے فرهنگ قواس کا ایک اور نسخہ دستیاب ہوا ہے جو کامل نسخہ ہے اور اس میں بخش پنجم کا گونہ ہشتم اور گونہ نہم (جو مصادر پر مبنی ہے) موجود ہے۔ یہ نسخہ خطِ نسخ میں ہے۔ ہر صفحہ پر ۱۹ سطرین ہیں بیشتر اشعار اور عنوان روشن ہے۔

نسخہ کراچی کے مطابق کل صفحات کی تعداد ۳۸۷ ہے لیکن فرهنگ قواس ۲۰۲ ص سے شروع ہو کر ۲۹۸ ص پر ختم ہے۔ بقیہ صفحات پر دوسری فرهنگوں کا ذکر ہے۔ جیسے:

(۱) "نقص آخر این نسخہ" در نسخہ کراچی از ورق ۲۸۵ ب س ۱

شروع شد تا پایان نسخہ یعنی ورق ۲۹۸ الف ادامه دار -

فرہنگ قواس	- ورق ۱۲ ب ۱۲
فرہنگ مختصری	- ۱۲ تا ورق ۷۷ ل س
زبان گویا	- ۷ ل ورق ۱۷۹
ترجمہ امرت کند	- ۱۸۰ ب ورق ۲۰۱ (نانعام)
فرہنگ قواس	- ۲۰۲ ب ورق ۲۹۸
فرہنگ لسان الشعراء	- ۲۹۹ ب ورق ۳۸۷ (نانعام)

اس کے علاوہ ڈاکٹر شہریار نقوی صاحب نے اپنی کتاب "فرہنگ نویسی در پاکستان و ہند" میں فرہنگ قواس کے ایک اور نسخہ (کتابخانہ حمید یہ بھوپال) کی نشاندہی کی ہے۔ لیکن پروفیسر نذیر احمد صاحب کی تحقیق سے یہ بات روشن ہو گئی ہے کہ اس نسخہ سے فرہنگ قواس کا کوئی تعلق نہ تھا۔ اس کی تفصیل کے لئے دیکھئے پروفیسر نذیر احمد صاحب کا مقالہ 'جو غالب نامہ جلد ۳ شمارہ ۲ ۱۹۸۳ء میں شائع ہوا ہے۔

فرہنگ قواس مندرجہ ذیل صفات کی وجہ سے دوسری فرہنگوں سے ممتاز ہے۔

- ۱۔ اس کی مقبولیت کی اہم وجہ یہ ہے کہ فرہنگ قواس قدامت کے لحاظ سے ہندوستان کی پہلی اور دنیا کی دوسری لغت میں شمار ہوتی ہے۔
- ۲۔ اس فرہنگ میں ایک خوبی یہ بھی پائی جاتی ہے کہ مولف نے مضامین کے اعتبار سے تمام لغات کی ترتیب درج کی ہے۔
- ۳۔ فخر الدین قواس نے فرہنگ نامہ میں لغات کی تشریح میں مسعود بن سعد سلمان، حکیم سنائی، سوزنی سمرقندی، خواجہ شیخ فرید الدین عطار، خاقانی شروانی جیسے بڑے بڑے شعراء کے کلام کے علاوہ کچھ ہندوستانی

شعرا" جیسے تاج دبیر، سدید الدین محمد عوفی، شہاب الدین ہمرہ کے کلام سے بھی استفادہ کیا ہے اور کچھ نئے شعرا" جیسے علاء الدین جہانموز غوری ملالار وغیرہ کے اشعار بھی سند کے طور پر پیش کئے ہیں۔

۲۔ فرهنگ قواس اس لحاظ سے بھی بڑی اہم کتاب ہے کہ ہندوستان میں فرهنگ نویسی کا آغاز اسی فرهنگ سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد ہندوستان میں کئی فرهنگین وجود میں آئیں جنہوں نے فرهنگ قواس کو اپنا ماخذ بنایا۔ فرهنگ دستورالافاضل کے مقدمے میں نہ صرف فخرالدین قواس کا ذکر ہوا ہے بلکہ فرهنگ کا حوالہ بھی ملتا ہے حالانکہ یہ بات ثابت نہیں ہے کہ مولف دستورالافاضل کا فخرالدین قواس سے کوئی ذاتی تعلق تھا۔ دستور کے مقدمے کی چند عبارتیں اس طرح ہیں۔

"سپاس و ستایش و نیاز و ثنا یی مرید آرنده گیتی سپہرو دارنده مہروماہ الخ۔۔۔۔۔ جنین می فرماید استاد جہانبیان مقتدای عالمیان۔۔۔۔۔ فخرالحق والدین الخ۔۔۔۔۔ اما بعد می گوید مؤلف ابن تالیف و مصنف ابن تصنیف۔
برٹشی میوزیم (۱) کیٹلاک سے مولف ادات الفضلا کے فرهنگ قواس سے بھی استفادہ کا علم ہوتا ہے۔

فرہنگ نامہ فرہنگ زبان گویا کے ماخذوں میں سے ایک اہم ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ مولف زبان گویا نے فخرالدین قواس کی پیروی میں زبان گویا کی زبان سہ لکھی اور اس کے علاوہ فرہنگ نامہ کی طرح مولف نے زبان گویا میں

بخش گونه بہرہ کی ترتیب درج کی ہے۔ بدرابراہیم نے مقدمہ میں بھی فرہنگ
(۱) قواس کے طرز کی پیروی کی ہے۔ مثال کے طور پر چند جملے نمونے کیلئے پیش کئے جاتے ہیں۔

قواس	زبان گویا
ایزد تعالیٰ درکارا بن ہی روی از گاہہ آہو گیران و نارائی دژ برازان یار و نگاہ دارش باد۔	ایزد درکار و گھنار اورا یار و راز آہو گیران و دژ برازان نگاہدار باد
و در و ہوش و گوش بر آن استوار گماشتند -----انجہ در دل داشتند ہم سوی یکدیگر میدیدند اما کسی آن در باز نہی کرد و داد سخنها بمنز انمیداد در پوزیہی را بر بستم و سخن را در سخن پیوستم۔	پس ہوش و گوش بر آن آرزو بگماشتند و دل بر آن گام دست داشتند و بصوی یکدیگر میدیدند کسی از در باز نہی گشاد و داد سخنها بمنز انمیداد۔ در استورہ را برخود بستم و سخن را در سخن پیوستم۔
در زبان تازی و فارسی ترجمان کردہ ہمہ را فرد فرد و یگان یگان در خانہ کاغذ نگار آوردم و آن را بخش بخشی و گونه گونه و بہرہ بہرہ کردم برین ہنجار خدای عزوجل دانا تراست بر درستی و ناراستی آن از نا آگاہی و گمراہی نگاہدار و بر راہ درست و راست گزارد۔	و ہرجہ در زبان تازی و پارسی و پہلوی و دری ----- بود ہمہ را فرد نگر بستم و یگان یگان در خانہ نگار آوردم ----- آترا بخشی بخشی و گونه گونه و بہرہ بہرہ کردم ----- نہادم برین ہنجار یزدان دانا تراست و ہر درستی و ناراستی آن از گمراہی و بی آگاہی نگاہ دارد۔

”قدیم فارسی فرہنگوں میں اردو عناصر“

(۱) رسالہ اردو کراچی جولائی ۱۹۶۷ء

از پروفیسر نذیر احمد ص ۹۳

اس کے علاوہ بحر الفضائل ۸۳۷ھ شرفنامہ منیری ۸۶۲ھ تحفة السعادة ۹۱۲ھ مدارالافاضل ۱۰۰۱ھ فرهنگ جہانگیری ۱۰۱۲ھ وغیرہ نے بھی فرهنگ قواس کو نہ صرف یہ کہ اپنا مآخذ بنایا بلکہ اس کی بڑی حد تک پیروی کی ہے۔

۵۔ مولف فرهنگ قواس خود شاعر تھا۔ تاریخ فیروز شاہی اور تاریخ فرشتہ کے مطابق خلجی دور کے مشہور شعراء میں اس کا شمار ہوتا تھا۔ اس لئے اس نے خود دو شعر بطور سند متن میں اور پانچ اشعار مقدمہ میں شامل کئے ہیں۔

۶۔ اس لحاظ سے اس کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے کہ یہ فرهنگ فارسی بفارسی ہے اور اس میں عربی الفاظ کی آمیزش نہیں ہے۔ اگرچہ صاحب موائد الفضلا اس بات سے متفق نہیں ہیں کہ انہوں نے چند اقتباسات میں عربی الفاظ کی موجودگی کی نشاندہی بھی کی ہے۔ ان الفاظ کی تفصیل ہم پروفیسر نذیر احمد صاحب کے مقالے "ہندوستان کا قدیم ترین فارسی لغت" کی مدد سے فٹ نوٹ میں درج کرتے ہیں۔

اظفار الطیب نان خورش کہ بہندوی جٹھبہ کھرگویند کذافی زفان گویا و در فرهنگ نامہ است کہ اظفار الطیب خرف و آن جانورست از حشرات بحری کہ ہندوشی دوکہ و مکہ نیز گویند۔ و نیز در فرهنگ نامہ مسطور است کہ اظفار الطیب را بہارسی ناخن پریان گویندشی۔ ہندوشی نکہ نامند و آن داروشی است۔

ج۔ ۱۔ ص ۱۰

صصام تیغ برندہ و ہرجیزی و میانہ دل در فرهنگ علی بیگی و فخر قواس بمعنی بلغ است۔

ج۔ ۱۔ ص ۵۵۸

عفن بفتحین و کسر دوم آنکہ در ہوا ی برشکال از زمین سرگین ناکہ و امثال آن برآید ہندوش اچہانہ گویند کذافی فرهنگ فخر قواس۔ ج۔ ۲۔ ص ۲۷

مطاورہ با حاء حطی و را فرشت روی خوب کذافی فرهنگ مولانا فخر قواس

ج۔ ۲۔ ص ۲۰۵

اس مقالے میں ان لغات کے علاوہ دوسری لغات سے متعلق بھی بحث موجود ہے۔ جو "ق" کے ذیل میں ہیں۔

۷۔ ہندوستان میں مختلف زبانوں سے تعلق رکھنے والے لوگ رہتے ہیں اور چونکہ مولف قواس کا تعلق بھی ہندوستان سے تھا چنانچہ یہاں کی لسانی دشواریوں سے واقفیت کی بنا پر مولف نے فرہنگ میں فارسی الفاظ کی تشریح کرتے ہوئے، اس کے مترادف ہندی الفاظ بھی شامل کئے ہیں۔ یہ خوبی فرہنگ قواس کی اہمیت میں اضافہ کرتی ہے۔

یہاں ہندی سے مراد وہی اردو زبان ہے جو اس عہد کے مسلمانوں میں رائج تھی۔ ان میں اکثر الفاظ ایسے بھی ہیں جو اگرچہ فارسی کے ہیں مگر متروک ہو چکے ہیں اور اردو میں استعمال ہو رہے ہیں۔ یا کچھ الفاظ نے ہندی میں دوسرے معنی پیدا کر لئے ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ الفاظ ایسے بھی ہیں جو فارسی خوانوں نے ہندوستان میں ایجاد کئے ہیں مگر فصحا نے انہیں تسلیم نہیں کیا ہے اور ان سب الفاظ کو ہندی میں شمار کر لیا گیا ہے۔ فرہنگ قواس کے ہندی الفاظ مندرجہ ذیل ہیں (۱)

آ۔ خرچ کوک ۔ بھتل

۔ ادات الفضلا میں اس کے متبادل اس طرح آیا ہے۔ (۲) "اہل

(۱) ارمغان مالک حلد دوم ۔ "فارسی کی قدیم فرہنگوں میں ہندوستانی عنصر"

پروفیسر نذیر احمد ص ۱۶-۱۳

(۲) رسالہ اردو کراچی اکتوبر ۱۹۶۷ء "فارسی کی قدیم فرہنگوں میں اردو عناصر"

پروفیسر نذیر احمد ص ۲۲

ہند آنرا بہتل و کوہی خوانند، زنان گویا میں اس طرح معنی پائے جاتے ہیں
 "خرچکوک گہا ہی است کہ آنرا بہتل گویند، داروئی است۔" لیکن موبد الفضلا
 میں اس طرح درج ہے "خرچکوک گہا ہی است کہ بزنان کم شیر را دہند
 زیادتی شیر را، و در زنان گویا مذکور است داروہست کہ آنرا بہتل و کجری
 گویند" لیکن زنان گویا میں "بہتل" ہے کجری نہیں ہے اور موبد میں کجری
 کوہی کی جگہ آیا ہے۔ بحوالہ فضائل کے ایک نسخہ میں بہتل ہے اور شیرانی
 صاحب والے نسخہ میں مہتل^(۱) درج ہے۔

II- کوم - گیاهی است مثل کھیل

دستورالافاضل اور ادرات الفضلاء میں "ی" کی جگہ "ے" کا استعمال ہوا ہے۔
بحرالفضائل، زبان گويا اور موبد الفضلاء میں کھیل ہی ہے مگر بحر الفضائل
کا وہ نسخہ حوشیرانی کے مطالعہ میں تھا اس سے یہ لفظ غائب ہے۔
لیکن بعد کی فرہنگوں میں اس لفظ کی صحیح قرات میں دشواری نظر
آتی ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے (ارمغان مالک - جلد دوم ص ۱۲)

III۔ حنزہرہ - ہندوی کنیر

ادات الفضلا، زبان گویا، بحر الفصائل، موجد الفضلا، اور فرهنگ رشیدی وغیرہ میں خرزہرہ کے مترادف یہی ہندی لفظ کنیر پایا جاتا ہے۔ اادات الفضلا اور زبان گویا میں اس کی تشریح اس طرح موجود ہے۔

«درختی»^(۲) است خرد کہ بگہای او ہندوان بت پرستی کنند «ادات الفضلا»

«خرزہرہ»^(۳) حنظل کہ گہا ہی است آنرا بہندوی کنیر گویند گہای آن سون

(۱) مقالات محمود شیرانی جلد اول مرتبه مظهر محمود شیرانی ص

(۲) رسالہ اردو کراچی اکتوبر ۱۹۶۷ء ص ۲۳

(۳) " " " حولانی " ۱۱۹

باشد " (زبان گویا)۔

مود مین کنیر اور حنظل، رشیدی میں حنظل کے بجائے سم العمار ہے۔

۱۷۔ پکول - جھج

اصل لغت میں پکول ہے ادات میں پکول دستورالافاضل اور بحرالفضائل میں پکوک اور صاحب زبان نے دونوں ہی قرات لکھی ہیں۔ (۱)
پکوک جھجہ وبعض پکول گفہ اند بلام آخر واو فارسی "

جھج کی قرات صرف فرهنگ قواس میں ہے اور دوسری فرهنگوں میں جھجہ ہے شیرانی صاحب کی ہندی الفاظ کی فہرست میں یہ لفظ شامل نہیں۔

۱۸۔ وردک - جھبر

ادات الفضلا، زبان گویا، مود الفضلا اور رشیدی میں یہی معنی درج ہیں۔ وردک مترادف جھبر قواس کے علاوہ کسی اور نسخے میں نہیں ملتا لیکن برہان قاطع میں وردک و وردوک بمعنی جہار عروس مترادف قرار دئے گئے ہیں۔

۱۹۔ کلنبہ - لدو را گویند

زبان گویا میں لدو اور ادات الفضلا میں لڈو اور پنڈی کے معنی لئے گئے ہیں۔
ادات : " کلنبہ غلولہ حلوا کہ اہل ہند اترا پنڈی ولڈو گویند "۔ مودالفضلا:
" کلنبہ غلولہ حلوا کہ ہندھی کلچہ نامند و درلسان الشعرا باواو فارسی مصحح
است " فرهنگ رشیدی سے اسکی تصدیق اسطرح ہوتی ہے۔ " کلنبہ کلچہ کہ اندرون
ازان قندومغز بادام و جزان پرکنند " سروری میں بھی غلولہ حلوا کے معنی میں
آیا ہے اور برہان قاطع میں دونوں معنی درج ہیں۔ " کلنبہ کلچہ ای است

دردن آنرا از حلو مغز بادام پرسیاخته باشد و بمعنی مطلق گلولہ نیز آمدہ
خواہ گلولہ حلو خواہ گلولہ سنگ ۔

"بادکش باد بین پکھ را گویند"

ادات الفضلا میں بادکش اور باد بین کے لئے پکھ زفان گویا میں بادکھی کے
معنی باد بین اور باد بین کے لئے پکھ آیا ہے۔ بحر الفضائل میں باد بین
کے لئے پکھ اور مدارالافاضل میں باد زن ، باد بین اور باد بین کیلئے پکھا
درج ہے۔

- VII -

پنجک - بھندوی گالہ را گویند و پارسی باغندہ است
ادات میں پنجک و ہندک دونوں کے لئے مندرجہ ذیل عبارت ہے۔
"باغندہ کہ از پنبہ زدہ گرد پیچیدہ باشند و اہل ہند آنرا گالہ گویند" زفان گویا
میں "پنجک بمعنی باغندہ بزرگ ازان پنبہ یعنی گالہ" لیکن مودالفضلا میں
باغندہ کے لئے گالہ اور فرہنگ جہانگیری میں پنجک کے مترادف باغندہ اور
گالہ ہے۔

۸۔ فرہنگ قواس کی مدد سے دوسری فرہنگوں کی غلطیاں بھی دور ہو سکتی ہیں
جیسے مودالفضلا میں ہے "نارہ بفتح را جانوریست خرد کہ درمگ و بہایم چمبد
و آنرا کنہ نیز گویند ہندوئی کلی نامند۔ در فرہنگ فخر قواس است: نارہ
سازچک و روزنہ و نیلہ پشہ۔"

فرہنگ قواس میں یہ تمام لغات نارہ بمعنی کنہ، سازچک بمعنی پشہ،
روزنہ بمعنی نیلہ پشہ، ایک ہی سطر میں ایک ساتھ درج ہیں۔ صاحب مود
نے ان سب کو نارہ سے متعلق سمجھ لیا ہے۔ جبکہ یہ تینوں الگ الگ معنوں
کی تین الگ لغات ہیں۔

۹۔ اس فرہنگ کی صفات میں ایک بڑی صفت یہ ہے کہ اس فرہنگ کی

مدد سے بہت سے لغوی مسائل حل کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔

پروفیسر نذیر احمد صاحب نے اپنے مقالہ (۱) "ہندستان کا قدیم ترین فارسی لغت یعنی فرہنگ نامہ قواس" میں اس سلسلے میں کئی لغات پر بحث کی ہے۔ بہان "خشبنہ" کی مثال بطور شاہد درج کرتے ہیں۔ مولف قواس نے "خشبنہ" بمعنی سپید، کو الگ لغت قرار نہیں دیا ہے لیکن تذکرے ذیل میں لکھا ہے: "تذمرکی بود کوچک و خشبنہ یعنی سپید وقت بہار در باغها نشیند" (ورق ۱۲۲) موبد الفضلا ۲ : ۲۵۷ میں زفان گویا کے حوالے سے لکھا ہے: "و خشبنہ در زفان گویاست و خشبنہ بالفتح باحط ویشن معجمه مرغیست سپید در وقت بہار در باغها نشیند"۔ اس کے بعد تمام فرہنگوں میں و خشبنہ ایک الگ لغت کی حیثیت سے پایا جاتا ہے۔

فرہنگ قواس کی مندرجہ بالا عبارت سے ظاہر ہوتا ہے و خشبنہ کا واو عطف ہے اور و خشبنہ اسم نہیں بلکہ تذکرکی صفت ہے۔ مولف نے یہاں واو عطف کو کلمہ کا جز قرار دیا ہے۔

فرہنگ قواس کی مندرجہ بالا خصوصیات کے باوجود اس میں بہت سی خامیاں پائی جاتی ہیں اس کی سب سے بڑی خلی تو یہی ہے کہ لغت کی ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے نہیں دی ہے اور نہ الفاظ کا تلفظ اور املا متین کرنے کی

کوشش کی ہے جس کی وجہ سے قاری کو دشواریوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔
۲۔ فخر قواس نے فرہنگ قواس میں لغت کی سند میں جن شعراء کا کلام کو بطور شواہد پیش کیا ہے ان شعراء کے کلام سے براہ راست استفادہ کے بجائے قدیم فرہنگوں سے اشعار کو نقل کیا ہے۔ مثال کے طور پر کلمہ "نیرو" کے سلسلے میں عنصری کی یہ بیت درج کی ہے۔

جون هست هنر بگو باہو چکنم

جون کار گشاد گشت نیرو چہ کنم

یہ ایک رباعی کے دوسرے اور تیسرے مصرعے ہیں پوری رباعی دیوان عنصری اور لغت فرس میں اس طرح درج ہے۔

خوش خود دارم بکان بدخو چہ کنم

جون هست هنر بگو باہو چہ کنم

جون کار گشادہ گشت نیرو چہ کنم

بازشت مرا خوشی است نیکو چہ کنم

۳۔ فخرالدین مبارک شاہ غزنوی نے فرہنگ قواس میں شعراء کا کلام درج کرتے وقت اکثر کے نام غلط تحریر کئے ہیں۔ یہاں چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ (۱)

کجا بیور از پہلوانی شما الخ - دقیق کے بجائے فردوس کی ہے

دادم بدہ وگرنہ کنم جان خوشتن الخ - مسعود سعد سلطان کی نہیں مسعود غزنوی کی ہے۔

اندر قبال آبگینہ خنور - فرخی کی نہیں عنصری کی معلوم ہوتی ہے

شہریاری کہ خلافت طلبد زود فتد - خسروی کی نہیں فرخی کی ہے

بجوشید لشکر جو مور و ملح - فردوس کی نہیں عنصری کی معلوم ہوتی ہے
حالانکہ ص ۷۰ الفرس کے حاشیہ میں
عسجدی کی طرف منسوب ہے۔

جو گلبن بن آتش نہاد و عکس افکند - خاقانی کی نہیں خسروانی کی ہے۔

ان کے علاوہ کچھ اشعار بغیر شاعر کے نام کے فرہنگ قواس میں درج کئے گئے ہیں
پخجہ بارید و پای بفسرد - یہ بیت رودکی کی ہے لیکن قواس میں نام نہیں دیا گیا
بدار دنیا جون بر فروخت آتش ظلم - معنف سوزنی ہے دیوان (ص ۷۲) میں موجود ہے
یہی بیت رشیدی ۲ - ۸۶۸ میں شاہد درج ہے

۴۔ فرہنگ نامہ میں لغات کی تشریح کے ضمن میں بہت زیادہ غلطیاں بھی پائی جاتی
ہیں جیسا کہ لفظ "ولانہ" ہے۔ یہ لفظ فرہنگ قواس میں اندام آدمی کے ذیل
میں آیا ہے۔ جس کے معنی ریشی یعنی رازھی کے ہیں مگر اس کا صحیح معنی
زخم و جراحت کے ہیں۔ جیسا کہ مود، جہانگیری، رشیدی، برہان و ناصری سے
ظاہر ہوتا ہے۔

۵۔ فرہنگ قواس میں ایسے لغات بھی پائے جاتے ہیں جو فخرالدین مبارک شاہ
غزنوی نے غلط جگہ درج کر لئے ہیں۔ بخش اول کا آخری لفظ "سلامہ" (معنی
عہد و سوگند) آیا ہے۔ حوجگہ کی مناسبت سے بے موقع ہے۔ کیونکہ جیسا کہ ہم
جانتے ہیں یہ بخش خدا تعالیٰ کے نام سے متعلق ہے۔ اسی طرح ایک اور لفظ
"خرند" بخش پنجم کے گونہ اول میں پایا جاتا ہے جبکہ اس لفظ کو بخش سوم
کے گونہ اول میں ہونا چاہئے۔ کیونکہ "خرند" کے معنی گپا ہی مانند اشران کے ہیں
اور بخش سوم کا گونہ اول گھاس پھول اور بودون کے لئے مخصوص ہے۔

۶۔ فرہنگ نامہ میں بعض مقامات پر لغات کے معنی درج کرنے کے بجائے
مولف نے اس مقام پر بیت نقل کی ہے۔ مثال کے طور پر:

شنگ - شاخ درخت سرو حکیمی گتہ است :

زہی سرو بالا خہی سرو قد * بہ پیشی قدھی باد ہر دوست بد
مندرجہ بالا بیت سے شنگ کے معنی کے بجائے سرو کی خصوصیات کی وضاحت
ہوتی ہے۔

۴۔ مولف فرہنگ قواس نے مرکبات کے معنی درج نہیں کئے اور مفردات کے
معنی بھی نہایت اختصار کے ساتھ بیان کئے ہیں جس سے بیت شاہد سے ان کی
مطابقت مشکل ہو جاتی ہے اس بات کی وضاحت لفظ "بشک" جس کے معنی "چہار
دندان پیشی باشد" ہے، سے ہوتی ہے۔ اس کی مثال میں مولف قواس نے عصری
کا مندرجہ ذیل شعر نقل کیا ہے۔

بسپاریم دل بحسن جنگ
دردم اڑدھا ویشک نہنگ

فرہنگ نامہ میں یہ تشریح اندام آدمی یعنی بخفی چہارم کے گونہ پنجم میں
درج ہے بشک کے معنی آدمی اور جانور کے اگلے چار دانت ہوتے ہیں۔ لیکن
عصری کے مندرجہ بالا شعر سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولف قواس نے نہنگ کے دانت
کی مثال دی ہے چونکہ فرہنگ قواس میں بخفی چہارم ^(بہ گونہ اول، دوم، سوم، چہارم) جانوروں وغیرہ کے لئے
مخصوص ہے۔ اس لئے اس لغت کو "اندام آدمی" کے ذیل میں نہ ہو کر بخفی
چہارم کے اس حصے میں ہونا چاہئے جہاں درندگان کا ذکر درج ہے۔ لغت فرس
(ص ۲۶۵) اور صحاح الفرس (ص ۱۲۰) میں "بشک" کے معنی "دندان سباع"
لکھے ہیں اور یہی بیت شاہد درج ہے۔

فخرالدین مبارک شاہ غزنوی کی فرہنگ "فرہنگ قواس" فارسی بفارسی
ہے اور مولف نے بہ کوشش بھی کی ہے کہ اس میں عربی زبان کی امیزش نہ ہو
اس کی زبان خالص فارسی ہو اگرچہ مقدمہ میں مولف اپنی اس کوشش میں کافی
حد تک کامیاب رہا لیکن لغات کی تشریح کے ضمن میں وہ اپنی اس کوشش میں
کامیاب نہ ہو سکا کیونکہ لغات کی تشریح میں اس کے مترادف متعدد الفاظ بیان
ہوتے ہیں جس سے عربی الفاظ سے احتساب ممکن نہ ہو سکا۔ اس کے باوجود
متن میں بہت سے فارسی الفاظ اور اصطلاحات جمع کئے ہیں۔ ذیل میں نمونے

کے طور پر ایک قطعہ خالص فارسی کا فرہنگ کے مقدمہ ^{حو} میں درج ہے، پیش کرتے ہیں (۱)

زہی از خامہ و تیغ توخام دشمنان پارہ
وزین سان دیگ اندہ پختہ اندر کینہ ہموارہ

نمود از سر نیزہ کہ باد اہم سرایشان
نشستہ در دل ایشان چو کینہ در دل خارہ

ز گیتی بہرہ ایشان چہ آید ہیچ میدانی
اگر در خانہ پینولہ و گر در کوی پیفارہ

برایت گشت جرخ و رفت مہرو بودن گیتی
بچارہ سازی و زین ہرسہ بدخواہ تو بیچارہ

یکامت دوست و دشمن بدامت پای مرد وزن
بنامت گفتہای من روان ہر سو جو سیارہ

قواس نے فرہنگنامہ میں لغات کے معنی میں بہت سے ایسے الفاظ و فقرات بھی درج کئے ہیں جو نیم اصطلاحات اور اصطلاحات کا مجموعہ ہیں ان میں سے مندرجہ ذیل چند الفاظ و فقرات نمونے کے طور پر درج کئے جاتے ہیں -

آہوگیر	دم دردم	ہم منش	رنج برد	دایگان
نا آگاہی	ناراستی	پرستش	آتش	سوارگان آب (بلبلہ)
آبدان و بگیر اوند	رستنی	آفتاب پرست (نیلوفر)	شتر غاز	
شتر خار	شتر گیاه	مردم گیا	گیاه جاروب	سگ انگور

شد بار	فراشتنگ	سبزک	خرمگس	رمہ
چشم کاز	نوگوشامپ	دوگونہ	کوه نشین	بی اندام
دیو خانہ	پرامن در	بیمارستان	سرگین زدہ	دہلیز
لاغ و سخر	راز	یگان یگان	بستوہ	استوہ

اس کے علاوہ فخرالدین مبارک شاہ غزنوی نے فارسی اصطلاحات اور نیم اصطلاحات کا بھی استعمال کیا ہے۔ جیسے

بخش	باب	آن جہان	آخرت
بہرہ	فصل	ابن جہان	دنیاوی چند روزہ
بررستہ	بنات	پدید آرنده همه	آفریدگار

مولف نے فرهنگ قواس میں کہین کہین مسجع عبارت لکھی ہے۔ مثال کے طور پر۔
مہین آفریدگار بصد ہزاران ہزار۔

باران ہمدل وہم منش بی ہیچ پیغارہ و سوزنش
درپوزش را بستم و سخن را در سخن پیوستم
سخنی باز جوید آنچه برسد پاسخ آن باز گوید
چون آفتاب پدید آ و چون روز ہویدا داری۔

مولف قواس کے الفاظ و معنی میں قدامت کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اس کے لئے پروفیسر
نذیر احمد صاحب نے اپنے مقالے^(۱) "ہندوستان کا قدیم ترین فارسی لغت" فرهنگ
قواس " میں لفظ "قبول" کی مثال پیش کی ہے۔

پروفیسر نذیر احمد صاحب کے مقالے^(۲) کے مطالعے سے ہمیں یہ بات بھی واضح
ہو جاتی ہے کہ مولف "زبان گویا" اور مولف "میدالفضل" نے بہت سے الفاظ

(۱) فکر و نظر - جولائی ۱۹۶۵ء ص ۳۸

ص ۵۵-۵۶

(۲) ایضاً

فرہنگ قواس کے حوالے سے اپنی فرہنگوں میں شامل کر لئے ہیں۔ لیکن مؤلف "زبان گویا" و مؤلف "موجد الفضل" نے -والفاظ فرہنگ قواس کے حوالے سے درج کئے ہیں ان کا استعمال یا تو فرہنگ قواس میں بالکل نہیں ہوا یا پھر ان کے تلفظ و معنی میں فرق پایا جاتا ہے۔ اس فرق کی اہم وجہ یہ بھی ہے کہ زبان گویا کا ایک نسخہ جو پیشہ کے کتابخانہ میں موجود ہے وہ جگہ جگہ سے کم خوردہ بھی ہے یہاں بطور مثال کچھ الفاظ پیش کیے جاتے ہیں۔

I "زبان گویا"

(الف) وہ لغات جو فرہنگ قواس سے خارج ہیں اور فرہنگ زبان گویا میں موجود ہیں۔

راغ - دامن کوہ بحانب صحرا کہ فرورد و در فرہنگ نامہ است
صحرا گویند

شال - فخر قواس گوید شال نمدی کہ زیر برگستان کنند یعنی
جل نمد کہ در زیر برگستان کنند۔

کیشک - سینہ نیز کردن آسیا ---- و در فرہنگ نامہ فخر قواس
کیبیک آمدہ است۔

نبوشہ - گوش داشتن بود بسخن و گرمستن ---- و در
فرہنگ نامہ است۔

(ب) وہ لغات جن کے تلفظ و معنی میں فرق پایا جاتا ہے ان میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ سکار - انگشت افروختہ و در فرہنگ نامہ است۔ سکار - طعامیست گویند

مالیدہ - فرہنگ قواس میں یہ دونوں الفاظ الگ الگ آئے ہیں

ایک "سکار" کے معنی "انگشت افروختہ" کے ہیں یہ بخیر اول کے

گونہ چہارم کے ذیل میں آیا ہے۔ دوسرا "سکارو" کے معنی "مالیدہ"

ہیں یہ بخش پنجم کے گونہ سوم کے ذیل میں آیا ہے۔

۲۔ فانہ - جوہی کہ میان جوب نہند ----- بوقت پارہ کردن ----- و در
فرہنگ نامہ فانہ است کہ جوہی در درہای خلانند تا کسی در را
بتمجیل نتواند شکست -

فرہنگ قواس میں "فانہ" الگ لغت نہیں ہے بلکہ "بغاز" کے معنی
میں "فانہ" کا استعمال ہوا ہے۔

"بغاز" - "فانہ" کہ میان دو جوب نہند بجهت پارہ کردن۔
بغاز اور فانہ ہم معنی ہونے کی وجہ سے فانہ کے جو معنی زبان گویا
میں بحوالہ فرہنگ قواس درج ہیں وہ موجود نسخہ میں نہیں ہے۔ مگر
لغت فرس^۱ صحاح الفرس میں فانہ کے وہی معنی پائے جاتے ہیں جو
زبان گویا میں فانہ کے درج ہیں لیکن جو معنی فرہنگ قواس کے
حوالہ سے درج کئے ہیں وہ نہ تو فرہنگ نامہ میں ہے نہ کسی اور
فرہنگ میں پائے جاتے ہیں -

۳۔ کالوخ - گپاہی است و در فرہنگ نامہ قواس کالوخ بدوکاف است لیکن
فرہنگ نامہ میں کالوخ ہی ہے -

۴۔ کنشتو - انگور خام، و در فرہنگ نامہ کنشتو ----- بمکون نون و ضم سین
فرہنگ قواس میں "کنشتو" ہے اور اسکے معنی بھی انگور خام
پائے جاتے ہیں -

۵۔ ہف - ہفتی بھی کارگاہ یافتہ و فخر قواس گوید، ہف جوہی است در
بافتن جامہ زنند -

فرہنگ قواس میں صرف اس قدر موجود ہے۔ ہفتی ، ہف

II صاحب مؤید الفضلا نے فرہنگ قواس کے جس نسخہ سے استفادہ کیا

ہے اس میں اور فرہنگ قواس کے موجودہ نسخہ میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے اگرچہ مولف مؤید الفضلا نے اپنے منابع میں فرہنگ قواس کا ذکر نہیں کیا لیکن کتاب کے متن میں فرہنگ قواس کا ذکر موجود ہے۔

(الف) مولف فرہنگ مؤید الفضلا نے فرہنگ قواس کے حوالے سے اپنی فرہنگ میں عربی الفاظ مثلاً اظفار الطیب صمصام عفن محاورہ ققاہیر قزاغند قائلہ ققاہیرہ ققاخیرہ درج کئے ہیں مگر یہ تمام لغات فرہنگ قواس سے خارج ہیں۔

(ب) وہ لغات جنکے ہندی مترادف الفاظ بھی مؤید الفضلا میں موجود ہیں ان لغات میں عربی الفاظ بھی شامل ہیں یہ لغات فرہنگ نامہ میں موجود ہی نہیں۔ چند مثالیں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ اظفار الطیب - در فرہنگ نامہ است کہ اظفار الطیب جانوریت از حشرات

بحری کہ ہندھی دکہ و مکہ نیز گویند و نیز فرہنگ نامہ مسطور است کہ اظفار الطیب را - - - - - ہندھی نکہ نامند و آن داروش است - ج - ۱ ص ۱۰

۲۔ ابرنیمان - ترکیب ابر بہار را گویند کہ اہل ہند آنرا باران سواتی نامند

و آن ابتدای زمستان و انتہای برشنگال است، کذا فی فرہنگ فخر قواس - (ج ۱ ص ۷۵)

۳۔ ناکی - و نیز آنجہ از رسن راست می کنند و در چہرہ و امثال آن

آویزند و بر آن چیزها میدارند - ہندھی چھکا نامند کذا فی فرہنگ قواس - (ج ۱ ص ۲۵۸)

۲- عفن - - - آنکه در سوای برشکال از زمین سرگین ناک و امثال آن برآید-
هندش اجهانه گویند ، کذافی فرهنگ فخر قواس (۲: ۲۷)

(ج) مندرجہ بالا الفاظ کے علاوہ اور بھی الفاظ ہیں جو فرهنگ نامہ میں موجود نہیں۔ لیکن موید الفضلا میں فرهنگ قواس کے حوالہ سے موجود ہیں

نوزک - و در فرهنگ نامہ فخر قواس بمعنی چشم آمدہ است - (۱ - ۲۶۱)

مری - و در فرهنگ فخر قواس است مری چوب گران - (۲ - ۲۱۲)

مستہ - و در فرهنگ فخر قواس برمہ درود گران است - (۲ - ۲۱۵)

وشکل - گوسپند کذا فی فرهنگ فخر قواس - (۲ - ۲۵۲)

ان کے علاوہ بعض لغات صاحب موبد الفضلا نے "زبان گویا" سے بحوالہ فرهنگ قواس اپنی فرهنگ میں شامل کر لئے ہیں مثال کے طور پر۔

بہمنجنہ ----- در زبان گویاست اول روز از بہمن ماہ است و آن اہل عجم را موسمی است کہ در آن روز طعامهای بہمن سوخ و سپید اندازند و در فرهنگ نامہ است کہ اترا موسم دوم روزاست از بہمن ماہ ۔

(د) وہ لغات جن کے معنی اور تلفظ میں فرق پایا جاتا ہے۔
کچھ الفاظ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ بادغر۔۔۔۔۔ در لسان الشعرا مذکور است کہ این لغت در فرهنگ نامہ
اسدی در باب الرأ است و در فرهنگ نامہ مولانا فخر قواس بدال است الخ (۱- ۱۳)
لیکن فرهنگ قواس میں " بادغر " ہے۔ لغت فرس اور صحاح الفرس میں بھی یہی
قرأت پائی جاتی ہے۔ لیکن معنی کے اعتبار سے مؤید الفضلا اور فرهنگ قواس میں
کوئی فرق نہیں۔

۲۔ نسیم - بالفتح آنجا کہ آفتاب نیفتد کذا فی شرفنامہ و در فرهنگ قواس بدین معنی نسیم است و آنجا کہ بران آفتاب نیفتد -

نسخہٴ فرهنگ قواس میں "نسیم" کے بجائے "نسیم" ہے مندرجہ ذیل معنی میں درج ہوا ہے۔ از آنجا کہ آفتاب نیفتد - اس جملے میں 'از' کا اضافہ ہے۔ مگر معنی وہی ہیں جو مودالفضل میں درج ہیں۔ لیکن مؤید نے فرهنگ قواس کے حوالے سے اس کے مختلف معنی تحریر کئے ہیں -

غرض وہ تمام لغات جن کے متعلق اس مقالے میں بحث کی گئی ہے ان کے بارے میں کچھ عرصے پہلے تک قطعی رائے قائم کرنا ممکن نہ تھا کہ آیا وہ فرهنگ قواس کے ہیں یا نہیں - اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ اس فرهنگ کا نسخہٴ کلکتہ ناقص تھا لیکن جیسا کہ ہم نے اس سے قبل عرض کیا ہے کہ فرهنگ قواس کا ایک اور نسخہٴ کراچی میوزیم سے دستیاب ہو گیا ہے - اس سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ زیر بحث تمام لغات جو فرهنگ زبان گویا اور فرهنگ مودالفضل میں بحوالہ فرهنگ قواس پائے جاتے ہیں وہ اس فرهنگ سے خارج ہیں -

نسخہٴ کلکتہ کے برخلاف نسخہٴ کراچی میں کاتب نے شعرا کے نام تعظیم و تکریم کے ساتھ لکھے ہیں مثلاً

مفخرالاکابر والا ماجد دبیر	ورق ۲۱۱ ب
افضل الکلام سوزی	" ۲۱۵ ب ۲۲۲ و ۲۳۲ ب
ملک الشعرا سوزی	" ۲۶۳ ج
افضل الکلام عنصری	" ۲۱۶ ج ۲۳۶ ج

ورق ۲۲۷	مولانا عسری علیہ الرحمة والغفران
۲۲۱	افضل الکلام منجیق
۲۰۹ ب ۲۱۲ پ	افضل الکلام فرخی
۲۰۸ ب	امتاد سخن والا عالم خواجہ فردوس
۲۱۱ ب ۲۱۲	افضل الکلام فردوس
۲۲۵	ملک الشعراء والفضلاً خواجہ نظامی
۲۱۰ ب	افضل الکلام خواجہ نظامی
۲۲۱ ب	افضل الکلام امیر معزی
۲۲۷ ب	بزرگی علیہ الرحمة
۲۳۱ ب	خاقانی امتاد الشعراء
۲۳۷ ل	افضل الکلام خاقانی
۲۳۰ ب	امتاد سخن اسدی طوسی

مَآبِ دَوَم :

عہد تعلق کی فارسی لغات :
دستور الافاضل
لسان الشعراء
ادات الفضلاء
زبان گویا
بحر الفضائل

دستورالافاضل

دستورالافاضل تالیف رفیع حاجب خیرات کا شمار ہندوستان کی قدیم لغات میں دوسرے نمبر پر ہوتا ہے۔ یہ لغت محمد بن تغلق کے عہد حکومت میں صوبہ دکن کے ایک علاقے استاد آباد میں لکھی گئی۔ دکن اپنی ادبی خدمات کی وجہ سے ایک خاص مقام رکھتا ہے اس علاقے میں فارس کی متعدد کتابیں تالیف ہوئی ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے، (History of Medieval Deccan, 1295-1724, Vol. II) دکن میں شمالی ہندوستان کے علماء و فضلا کی آمد و رفت بہمنی عہد حکومت سے قبل رہی ہے کچھ اس سرزمین کی کشتی، کچھ رفیع حاجب خیرات کی طرح وجہ معاش کی تلاش میں، اور کچھ تصوف و عرفان کی تبلیغ کے لئے دکن پہنچے۔ ان میں شیخ راجو قتال، شیخ حسن دہلوی اور سید گیسو دراز کے نام سرفہرست ہیں۔

دستورالافاضل کا شمار دکن کے فارسی ادب میں ہوتا ہے کیونکہ یہ فرہنگ بہمنی حکومت سے قبل دکن میں مرتب ہوئی ہے اور اس کتاب سے دکن کے فارسی ادب میں قابل قدر اضافہ ہوا ہے۔

’دستورالافاضل فی لغات الفضائل‘ جو دستورالافاضل کے نام سے مشہور ہے، کی تالیف سے قبل ہندوستان میں ’فرہنگ قواس تالیف فخرالدین مبارک شاہ غزنوی اور ایران میں دو قدیم فرہنگیں لغت فرس تالیف اسدی طوسی، صحاح الفرسی تالیف محمد بن ہندو شاہ نخجوانی موجود تھیں۔

دستورالافاضل کے مؤلف کا نام رفیع تھا اور حاجب خیرات کے نام سے مشہور تھا۔ حاجب خیرات کے درمیان اضافت اپنی سے معلوم ہوتا ہے کہ والد کا نام خیرات تھا۔ مؤلف کے حالات زندگی کے بارے میں زیادہ مواد دستیاب نہیں، لیکن خود کتاب کے مقدمہ سے اتنا علم ہوتا ہے کہ حاجب خیرات کا تعلق دہلی سے تھا۔

اما بعد می گوید این تألیف و مصنف این تصنیف بنده ضعیف رفیع ممکن اندوه و بلیات مصروف بحاجب خیرات ----- که چون چرخ سرگردان بنده را در سرگردانی با خود یار گردانید و از وطن اصلی و مسکن کلی یعنی حضرت دہلی از نزدیکی بدوری مبتلا کرد و لشکر حوادث چنان بر من مزیت کہ از دست چپ و راست خود تشناخت. چون قوت مقاومت نداشتم بضرورت خود را در سرگردانی انداختم و عصای سفر در پشت و قلم سیاه روی غریب در انگشت گرفتم۔"

حاجب خیرات مدوح اور روزگار کی تلاش میں گھومتا ہوا قصبہ بیرپہنجا۔
بیرہند ستانی تلفظ میں بیڑھے جوہند ستان میں آج بھی دکن کے نواح کے دو
قصبوں کے نام ہیں ایک ضلع نیٹار مین، دوسرا جو حیدرآباد دکن میں شامل تھا،
اب صوبہ مہاراشٹر کا جز ہے۔ مولف ریاست حیدرآباد والے بیڑپہنجا ہوگا کیونکہ یہ
بیڑ استاد آباد کے نواح میں تھا اور استاد آباد اسی خطہ کا صدر مقام تھا اور شمس
الدین محمد صدر نشین تھا۔ موجودہ شاہ پور کا پرانا نام استاد آباد ہے لیکن
ضیا الدین ڈیلٹائی صاحب کے مطابق استاد آباد گوگی کا پرانا نام تھا۔ گوگی میں
ایک کتبہ برآمد ہوا ہے جو استاد آباد کے ایک قلعہ سے تعلق رکھتا ہے۔ مسکن بنیاد
۷۳۸ھ میں محمد بن تغلق شاہ کے دور میں رکھی گئی تھی یہ کتبہ ڈاکٹر غلام
بزدانی صاحب نے ۱۹۳۱-۳۲ء Epigraphic Muslimec میں شائع کیا اسکے
جو اجزا بڑھے جاسکتے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۷۳۸ھ تک استاد آباد ایک
قصبہ کی حیثیت رکھتا تھا اور استاد آباد جو شمس الدین محمد لا مستقر تھا اور

جہاں حاجب خیرات نے اپنی فرہنگ دستورالافاضل مرتب کی تھی وہ موجودہ گوگی یا شاہ پور کا پرانا نام تھا اور محمد بن تغلق کے دور میں دکن میں ایک سیاسی اہمیت کے قصبہ کی حیثیت رکھتا تھا ۔

حاجب خیرات شمس الدین محمد کے دربار میں پہنچا اور ان کی توجہ حاصل کی اور شمس الدین محمد کی ہی خواہی پر حاجب خیرات نے دستورالافاضل ۷۴۳ھ میں مرتب کر کے ان کے نام معنون کی ۔ کتاب کا عنوان اور سنہ کتابت دستورالافاضل کے قطعہ کے مندرجہ ذیل اشعار سے معلوم ہوتا ہے (۱)

چون دستورالافاضل شد مرتب	* مرا واجب دعا باشد دل شب
خداوند ا بحق نیک مردان	* بجشم مردان مقبول گردان
چنانچہ سربلندی دہ بعالم	* کہ گردد با بنات نعشی ہمد
سرافرازی کند با ماہ و پروین	* برندش نسخہ سوی مصر و غزنین
کس کہن عین نسخہ باز جوید	* دعا حاجب خیرات کہد
ز ہجرت پورہ قصہ بلا سہ و جلی	* مرتب گشتہ دستورالافاضل
بیامرز با کرم گویندہ اش را	* بکن مغفور مرچو بندہ اش را

حاجب خیرات شاعر بھی تھا ۔ دستورالافاضل کے مقدمے کے اس قطعہ کے علاوہ دوسرا رشید الدین وطواط کی مدح میں لکھا ہے (۲)

استاد سخنوران عالم	* فرزانه رشید دین وطواط
شید از فصاحت ارسطو	* دیوانہ لفظ دست بقراط
در پیش تو شاعران عالم	* چون پیش خلیفہ خلق اوساط

(۱) مقدمہ دستورالافاضل ۔ پروفیسر نذیر احمد ۔ ص ۱۵

(۲) ایضاً ص ۱۱

۱۷

شد کاتب چرخ در خطاز تو * شاگرد صفت به پیشی خطاط
روی فضلا ز رشک تو زرد * چون عورت حاملہ ز اسقاط
در جملہ گو شہا رسیدہ * نظم سخت چو درد در افراط
ہر چند مداحکت نوید * از طبع رفیع نبود افراط

شمس الدین محمد کے بارے میں دستورالافاضل کے مقدمہ کے علاوہ اور اطلاعات فراہم نہیں۔ اسکے مطابق نام شمس الدین اور لقب محمد تھا۔ والد کا نام احمد بن علی چنجیری تھا اور اپنے دور کے بڑے علما میں شمار کئے جاتے تھے۔ ان کے توسط سے ۷۲۷ھ میں تیار کئے ہوئے کتبہ کی دستیابی سے ظاہر ہوتا ہے کہ محمد بن تغلق شاہ کے دور میں ملک الشرق قوام الدین قتلغ خان کے عہد وزارت میں احمد بن علی نے ایک مسجد بنوائی تھی۔ یہ کتبہ ضلع بیدر کے کلیانی قصبہ میں محفوظ ہے۔

حاجب خیرات نے فرہنگ دستورالافاضل میں مندرجہ ذیل شعراء اور نثر نگار کے کلام سے استفادہ کیا ہے اور ان کا ذکر کتاب کے مقدمہ میں موجود ہے۔ ظہیر قاریابی، مجیر الدین بیلقانی، جمال الدین اصفہانی، کمال الدین اصفہانی، نظامی گنجوی، فردوسی طوسی، فخر الدین مبارک شاہ شرف الدین شہرہ، مشرف الدین سعدی، حسام تبریزی، سیف اعرج، عنصری، ناصر خسرو، امام ناصری، خاقانی۔

دستورالافاضل کی ترتیب الفبائی ہے ہر حرف ایک باب قرار دیا گیا ہے اس میں عربی الفاظ بھی شامل ہیں اور عربی الفاظ کے لئے باب بھی مقرر ہوئے ہیں اگرچہ ان میں تمام اصول کی پابندی نہیں ہو سکی ہے۔ اور شواہد شعری بھی شامل نہیں۔ لیکن ث، ح، د، س، ض، ط، ظ، ع، ق کی شمولیت کی بنا پر اس کو دوسری تمام قدیم فرہنگوں میں فضیلت حاصل ہے۔

۱۸ نسخہ اصل خطاط غلط کاتب است (مقدمہ دستور۔ پروفیسر نذیر احمد)

دستورالافاضل کا صرف ایک نسخہ بنگال ایشیٹک سوسائٹی کے کتب خانہ میں موجود ہے اس کا تنقیدی متن مع ایک مفصل مقدمہ کے پروفیسر نذیر احمد صاحب نے ۱۳۵۲ شمسی میں فرهنگ ایران سے شائع کیا ہے یہ نسخہ کسی قدر ناقص ہے اس میں ۲۲ صفحات ہیں ہر صفحہ پر ۲۲ سطر ہیں ۔

فرہنگ دستورالافاضل مندرجہ ذیل خوبیوں کی بنا پر فارسی ادب میں اعلیٰ مقام پر فائز ہے :-

۱۔ اس فرہنگ سے فارسی زبان کے بعض تصحیف کے مسائل روشن ہو جاتے ہیں ۔ دستورالافاضل سے بعض ایسے لغات شامل ہیں جو لغت فارس اور صحاح الفرس میں موجود نہیں اور ان الفاظ یا ان کے معنی میں بعد میں تحریف یا تبدیلی ہوئی یہ تحریف یا تبدیلی فرہنگ دستورالافاضل کی مدد سے واضح ہو جاتی ہے۔ مثلاً کلمہ "انگدان" فرہنگ قواس میں اس کے دو معنی ہیں۔ "بسباس" اور "ران" ۔ "ران" بمعنی درخت انگزد" یہی معنی دستورالافاضل میں بھی درج ہیں، ران راقی کا مصحف ہے اس کے علاوہ ادات الفضلا، زفان گویا، بحر الفضائل، شرفنامہ منیری اور مدارالافاضل میں بھی انگدان بمعنی بسباس درج ہے لیکن صاحب موبد نے "ران" کو "وآن" پڑھا ہے اور اس مناسبت سے وہ انگدان بمعنی مناس لکھتا ہے ۔ تفصیل درج ذیل ہے (۱)

"انگدان بتاریخی بسباس خوانند و در فرہنگی است خلاف ونوعی از عطر-این ہر دو معنی اخیر از دستورالافاضل است-جامع این لغات در دستور مذکور دید، در آن ورا کی ان مسطور است و در ادات نیز ہم چنین است زیراچہ گفتہ است کہ آنرا بسباس

(۱) معارف - جنوری ۱۹۷۷ء "بہمنیون سے پہلے دکن کی ایک اہم فارسی تصنیف فرہنگ دستورالافاضل" - پروفیسر نذیر احمد

خوانند و ورای آن نسناس را گویند یعنی دیو مردم و آن خانوری
باشد وحشی شبیه به آدمی۔

بعد کی فرهنگوں میں یعنی 'فرہنگ سروری' 'فرہنگ جہانگیری' 'فرہنگ
برہان' 'فرہنگ آند راج' وغیرہ میں انگدان بمعنی نسناس آیا ہے۔

۲۔ دستورالافاضل اپنی قدامت کے اعتبار سے قدیم ترین فرهنگوں میں شمار
ہوتی ہے اور فرهنگ جہانگیری سے قبل کی تمام فرهنگوں کی ماخذ رہی ہے
بیہانتہ کہ محمد بن قوام رستم مؤلف بحرالفضائل نے نہ صرف یہ کہ اس فرهنگ
سے بحرالفضائل کے ماخذ کے طور پر اس سے مطالب درج کئے بلکہ شرح مخزن
اسرار میں بھی اس سے کافی استفادہ کیا ہے اس طرح بدر دہلوی نے "ادات
الفضلا" (۸۲۲ھ) بدرابراہیم "زبان گويا" (قبل ۸۳۷ھ) قوام الدین فاروقی
"شرفنامہ منیری" (۸۶۲ھ) شیخ محمود بن ضیا "تخفة السعادة" (۹۰۳ھ) شیخ
لاد دہلوی "مبداء الفضلا" (۹۳۵ھ) فیض سرہندی "مدارالافاضل" (۱۰۰۱ھ)
جمال الدین حسین انجوی شیرازی 'فرہنگ جہانگیری' (۱۵۱۲ھ/۱۵۲۷ھ) نے
فرہنگ دستورالافاضل سے استفادہ کیا ہے۔

۳۔ دستورالافاضل میں بہت سے ایسے کلمات آئے ہیں جو اب تک سے زیادہ

معنی رکھتے ہیں بطور مثال چند الفاظ پیش کئے جاتے ہیں۔

ارغنون - ملاز و آواز ہفتاد دختر کہ بیکار برکشند
سوک - مزہ روی و پیری حمار و گریستن برای مردہ و خجین داشتن حمامہ
ارتنگ - نقاشی و نقش جادری کہ مانی نقاشی نقشہای ہمہ عالم درو
نگاشتہ بود

نخچیر - شکار و بزکوهی

۴۔ فرهنگ دستورالافاضل میں وہ فارسی الفاظ جن میں عربی کے حروف
شامل ہیں عرب کی صورت میں درج ہوئے ہیں مثلاً طبرہ، طبعی، طیرگی، طبعی، طوطی

طراوت ، طبرزد ، طارم ، طنبور یہ تمام لغات "ط" کے باب میں نقل ہوئے ہیں ۔

۵۔ اس فرهنگ کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ مولف نے فارسی مہینوں کے نام لکھتے وقت ان کے متبادل عربی مہینوں کے نام بھی دئے ہیں ۔

آبان ۔ ماہ شعبان پارسیان

(ہردو ہشتمین ماہ است در سالہای ایرانی و عربی)

اردی بہشت ۔ ماہ صفر

(ہردو دومین ماہ است در سالہای ایرانی و عربی)

آذر ۔ ماہ رمضان

(ہردو نہمین ماہ سالہای ایرانی و عربی)

۹۔ دستورالافاضل کے مقدمہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ مؤلف دستورحاجبِ خبرات کے پیش نظر صرف فرهنگ قواس تھی اور اس فرهنگ کے بہت سے کلمات کو ہو بہو نقل کر دیئے ہیں:-

فرہنگ دستورالافاضل	فرہنگ قواس
ایبد — سرشک آتشی	ایبد — سرشک چشم
اثر — زیرک و ہوشیار	اثر — زیرک و ہوشیار
انوشہ — پادشاہ نوجوان	انوشہ — پادشاہ نوجوان
اثرہ — گل درمیان دوخشت	اثرہ — گل درمیان دوخشت
سلاویاژ — چیزی کہ زبردستی از	سلاویاژ — چیزی کہ از زبردستی زبردستی
زبردستی قبول کند	قبول کند و دہد
بینامک — درجہ	بینامک — درجہ
بکھوجتان — خرپشتہ	بکھوجتان — خرپشتہ

فرہنگ دستورالافاضل	۱	فرہنگ قواس
شمشاد — درختی است سخت چوب		شمشاد — درختی است سخت چوب
میان بالا		میان بالا
غرم — گوسپندی کہ کودکان بروی		غرم — گوسپندی کہ کودکان بروی
سواری آموزند		سواری آموزند

۴۔ دستورالافاضل کی مقبولیت کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ بہت سے لغوی مسائل جو بعد کی فرہنگوں میں پائے جاتے ہیں دستورالافاضل کی مدد سے دور ہو جاتے ہیں مثال کے طور پر کلمہ "ازدب" اسکے بارے میں مختلف رائے ہیں دستورالافاضل میں اسکے معنی مگس یعنی مکھی کیے ہیں مگر دوسری فرہنگوں میں یہ الفاظ غلط پڑھ لئے گئے ہیں:-

ادات الفضلا — ازدب بگیر و بکشی -
 شرفنامہ منبری — ازدب بگیر و مکشی - (ذیل لغات ترکہ)
 موجد الفضلا — ازدب بالفتح بگیر و مکشی ہکذا فی الادات وفی الدستور بگیر،
 فی نسخہ منہ یعنی مکشی -
 مدارالافاضل — ازدب بفتح یکم و سوم بگیر و مکشی و در مسکندری است بوزن
 ابتر۔

سروری — ازدب در تحفہ بگیر و بکشی -
 آندراج — ازدب یعنی بگیر و مکشی ہکذا فی الادات وفی الدستور بگیر و
 نسخہ منہ یعنی مگس الخ -
 ناظم الاطباء — ازدب کلمہ فعل پرهیزکن و در حذر باشی و بگیر و نگاہدار
 ازدب کلمہ فعل بگیر، رو، نگاہدار۔

یہ بات واضح ہے کہ دستورالافاضل کے علاوہ تمام فرهنگوں میں کلمہ از دب فعل قرار دیا گیا ہے اور مختلف نسخوں کے اختلاف کی وجہ سے اسکے معنی بھی مختلف بیان ہوئے ہیں۔ مختصر یہ کہ بظاہر کلمہ از دب بمعنی مگس جو دستور میں نقل ہوا، درست ہے اور اسکے متبادل ہندی معنی مکھی بھی درج کیا گیا ہے۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے "مقدمہ دستورالافاضل"۔

۸۔ فرهنگ قواس کی طرح اس فرهنگ میں بھی لغات کی تشریح کے ضمن میں ہندوستانی الفاظ درج ہوئے ہیں۔ (۱)

آ۔ از دب — مکھی یعنی مگس۔ (دستور ص ۶۵)

II۔ انگدان — بسبب یعنی جابری وراق۔ (دستور ص ۷۰)

ان کلمات کی تشریح اس سے قبل بیان کرچکے ہیں۔

III۔ ام غیلان — درخت خاردار یعنی ککر۔ (دستور ص ۶۵)

اس کے معنی میں فرق پایا جاتا ہے۔ زقان گویا مین؛ ام غیلان بہندوی جانواسہ کہ خار کثر باشد "بحرالفضائل میں دستور کی تائید ملتی ہے۔ "ام غیلان ککر گویند و بعض کنار و بعض جانواسہ گویند" مودالفضلا میں دونوں معنی ملتے ہیں۔ "ام غیلان درختی است خاردار کہ بہندش ککر و ببول نامند ککر یعنی کیکر۔"

IV۔ پکوک — چھجہ۔ (دستور ص ۹۵)

اس لفظ کی دوسری قرات پکول ہے۔ اس کے متعلق گفتگو بھی فرهنگ قواس میں درج کرچکے ہیں۔

(۱) ارمغان مالک ۱۹۷۱ء جلد دوم میں پروفیسر نذیر احمد کا ایک پرمغز مقالہ بعنوان "فارسی کی قدیم فرهنگوں میں ہندوستانی عنصر" شائع ہوا ہے۔

۷ - خرچکوکہ — ہندوی بھتل را خوانند - (دستور - ص ۱۱۷)

فرہنگ قواس، ادات الفضلا اور بحر الفضائل کے ایک نسخہ میں بھتل ہے اور بحر الفضائل کے دوسرے نسخہ کی رو سے شیرانی صاحب نے اسکو "سہنل" پڑھا ہے۔ ادات میں بھتل کے ساتھ ایک اور لفظ کوہی آیا ہے صاحب مود نے اپنی فرہنگ میں کوہی کی جگہ کچری تحریر کیا ہے۔

۷۱ - حمک — خاريسه یعنی گوکھرو - (دستور - ص ۱۱۷)

مود الفضلا میں ہے: حمک خاريسه گوشہ کہ ہندش گوکھرو نامند۔

۷۱۱ - بلادر — بهلاوه وزينه کہ عروس بسرند - (دستور - ص ۹۶)

زبان گویا، ادات الفضلا اور بحر الفضائل میں اسکے بھی معنی درج ہیں مگر زبان گویا میں ایک جگہ اس طرح آیا ہے: "باد بر بمعنی فرورہ کہ بہندوی بہلاوہ گویند۔" مدارالفاضل میں: "بلادر و بلا دور بمعنی میوہ درختیست کہ ہندش بہلاوہ خوانند" آگے اسی کے ذیل میں ہے: معجون و شرابی کہ از بلادر سازند و ابرا درہند بہلاوہ خوانند" فرہنگ رشیدی میں بہلاوہ ہے مگر مود الفضلا میں تھوڑا اختلاف ہے۔ مثلاً: بلادر نام درختی مشہور کہ ہندش بہلانوان خوانند درخت بزرگ میشود ہرکہ زیران درخت بگذرد یا انرا خام خورد یا اندام مالد و جز او بیاملا ملاید و اگر از معجون سازند ----- بیہوشی گرداند الخ"

۷۱۱۱ - دغل — جیتل قلب - (دستور - ص ۱۲۶)

یہ ایک سکہ کا نام ہے حوقدیم ہندستان میں رائج تھا۔

۱۸ - زنجیل — سندھی و سنگوین (دستور - ص ۱۲۳)

شیرانی صاحب کے بحر الفضائل کے نسخہ میں زنجبیل بمعنی سندھی ہے مگر نسخہ رامپور میں سوئٹھ ہے۔ زبان گویا، ادات الفضلا اور مؤید الفضلا میں شنگوئز کے مترادف سندھی ہے۔ اور فرہنگ رشیدی میں شنگوئز، شنگہ بیز، شنگوئل اور شنگہ بیل کا معرب زنجبیل ہے۔

X۔ سماروغ — گیاہی است کہ معسوب است بچہترمار بزبان عظم (دستور ص ۱۲۵) دستور میں سماروغ کے ایک اور معنی آئے ہیں: ”رستنی است کہ تخم ندارد و از جایگاہ غن روید (ص ۲۷) ادات الفضلا اور مؤید الفضلا جترمار، زبان گویا میں جترمار اور کھیرہ، قواس میں اسکی شکل جترکی بتائی ہے۔

XI۔ کودم — گیاہیست مثل کھیل۔ (دستور۔ ص ۲۵۳)

اس کی قرأت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

XII۔ ہدل — گیاہ تلخ عرف ککروندہ۔ (دستور۔ ص ۲۲۹)

۱۔ دستور الافاضل کے مندرجہ بالا خصائص کے باوجود اس میں کچھ نقائص بھی پائے جاتے ہیں۔ دستور میں درج بعضی کلمات کے معنی میں اشتباہ ہے جیسے:-

اردوان — ”بادشاہ فارس از آل گرشاسپ“ جبکہ اردوان کا تعلق گشتاسپ کے خاندان سے تھا ممکن ہے یہ غلطی کاتب کی ہو۔

ذبیح اللہ — ”مہتر اسحق“ غلط بیان ہوا ہے کیونکہ ذبیح اللہ حضرت اسماعیلؑ کا لقب تھا حضرت اسحقؑ کا نہیں۔ اسی طرح کے اور بھی الفاظ درج ہوئے ہیں جس میں اشتباہ موجود ہے۔

(۲)۔ دوسری فرہنگوں کی طرح اس فرہنگ میں بھی اصول وقواعد متعین نہیں ہوئے ہیں کہ کن الفاظ و کلمات کو لغت میں شامل کرنا چاہئے۔ یہ غلطی

اکثر اشخاص و مکان کے نام کے بارے میں ہوئی ہے۔ اس فرهنگ میں کچھ اعلام درج ہوئے ہیں جن کا استعمال فارس ادب میں بہت کم ہوا ہے لہذا اس چھوٹی سی فرهنگ کہ جس میں بعض لغات و مصطلحات و مرکبات تلمیحات و تشبیہات و استعارات وغیرہ کو شامل فرهنگ کیا گیا ہو ان لغات کا استعمال کرنا تعجب خیز معلوم ہوتا ہے۔ ان میں کچھ مندرجہ ذیل ہیں —

ارنواز	- نام زن غطاک طاران (ص ۱۲)
برنامی	- نام ولایت ترکان (ص ۱۷)
تلاس	- نام شہر ترکان (ص ۱۸)
خزاعہ	- نام پادشاہی کہ بعد قحطان درمکہ بود (ص ۲۰)
پرونوس	- نام سر لشکر (ص ۱۵)
فنتال	- پادشاہ (ص ۳۳)
کرک	- نام پہلوانی و ولایت (ص ۳۲)
کهرم	- نام مادر ارجاسپ (ص ۳۲)

۳۔ حاجب خیرات نے کہین پر کلمات کی صورت میں اور کہین معنی کے بیان میں بھی غلطیاں کی ہیں جیسے انہوں نے سماروغ کے دو معنی بیان کئے ہیں —

- اول - " سماروغ گناہی است کہ منسوب است بہ جنرمار بہ زبان عام۔ "۔
 دوم - " سماروغ رستنی است کہ نخم ندارد از جایگاہ غن روید۔ "۔
 دونوں کے معنی ایک ہیں اس لئے دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہ تھی۔

۴۔ حاجب خیرات کی ایک غلطی یہ بھی ہے کہ بہت سے ایسے الفاظ ان کی فرهنگ میں موجود ہیں جو فرهنگ قوام میں صحیح درج ہیں مگر مولف دستور نے ان کو غلط نقل کر لئے ہیں جیسے دستور میں ایک کلمہ وجہ رہے جس کے

معنی "پیمانہ" دوغ اور واو کے ذیل میں درج ہے۔ فرهنگ قواس میں لغت "حبشہ" واو علف کے ساتھ درج ہے جن کے معنی "پیمانہ" "روغن" کے ہیں اور یہی شکل اس معنوں میں دوسری فرهنگوں جیسے ادات، شرفنامہ، منیری، جہانگیری، سروری، برہان اور رشیدی وغیرہ میں بھی پائی جاتی ہے اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صاحب دستور نے حبشہ کلمہ کو نہ صرف محرف کہا۔ بلکہ فرهنگ قواس کا واو عطف کو بھی کلمہ کا جز سمجھ کر وجر درج کیا۔

۵۔ فرهنگ دستورالافاضل میں مؤلف نے جن فرهنگوں سے استفادہ کیا ہے ان میں پائی جانے والی غلطیوں کی اصلاح نہیں کی ہے۔ مثلاً فرهنگ قواس میں کلمہ "بفج" پایا جاتا ہے لیکن لغت فرس وغیرہ میں یہ کلمہ "بفج" ہے یعنی با کے ذیل میں ہے۔ کلمہ بفج کتابت کی غلطی ہو سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے کاتب با اور یا کے درمیان فرق نہ کر سکا ہو۔ بہان مؤلف نے بھی اس غلطی کو دہرایا ہے اس نے بفج کے بجائے بفج لکھا ہے۔

۶۔ دستورالافاضل کا ایک نقص یہ بھی ہے کہ لغت فرس، فرهنگ قواس اور صراح الفرس کے برخلاف یہ فرهنگ شعری شواہد سے خالی ہے اس وجہ سے الفاظ کی تصحیح میں دقت ہوتی ہے کیونکہ شعر سے الفاظ کی صورت اور معنی متعین کرنے میں مدد ملتی ہے۔

لسان الشعراء

"لسان الشعراء" جس کا پورا نام "لسان الشعراء و بیان الفضل" ہے

ہندوستان کی دریافت شدہ قدیم لغات کی فہرست میں "فرہنگ قواس" اور دستور الافاضل کے بعد تیسرے نمبر کی لغت شمار ہوتی ہے۔ یہ "فرہنگ فیروز شاہ تغلق" کے عہد میں تالیف ہوئی ہے۔ دوسری "فرہنگوں" کی طرح اس "فرہنگ" کے مولف کے بارے میں زیادہ اطلاع دستیاب نہیں ہوتی، یہاں تک کہ مولف کے نام کے بارے میں بھی علم نہیں۔ صرف اس کے تخلص "عاشق" کا علم "لسان الشعراء" کے دیباچے کی ایک نظم کے مندرجہ ذیل شعر سے ہوتا ہے۔

دع عاشق جنین گوید شب و روز
جہان تا هست بادا شاہ فیروز

بعض لغات میں "فرہنگ شیخ زادہ عاشق" کا ذکر ہوا ہے اس سے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ عاشق اور صاحب "فرہنگ شیخ زادہ عاشق" دونوں ایک ہی شخص ہیں لیکن "فرہنگ جہانگیری" میں "لسان الشعراء" اور "فرہنگ شیخ زادہ عاشق" کا الگ الگ ذکر ملتا ہے۔ جس سے اس قیاس کی صداقت باقی نہیں رہتی اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان "فرہنگوں" کے مولف الگ الگ شخصیت کے مالک ہوئے اور اس کی تائید مؤید الفضل سے بھی ہوتی ہے۔

جیسا کہ ہم مندرجہ بالا سطور میں مرقوم کرچکے ہیں کہ "فرہنگ لسان الشعراء" فیروز شاہ تغلق (۷۵۲ھ - ۷۹۰ھ) کے عہد سلطنت میں لکھی گئی ہے۔ چونکہ اس کے مولف کا تعلق فیروز شاہ تغلق کے دربار سے تھا اور اس کا مدوح بھی فیروز شاہ تغلق تھا لہذا مولف نے اپنی یہ "فرہنگ" "فرہنگ لسان الشعراء" اس سلطان کے نام معنون کی ہے۔ دیباچے کی ایک نظم کے درج ذیل

چند اشعار سے اس کی شہادت ملتی ہے۔ (۱)

شہس دین شاہ فیروزی کز احسان * دلت دریاست کف دست نو کان
 چہ نسبت با کف دست نوکان را * کہ سازی چون کف دست خود انرا
 نثار شاعرانی پختہ ز انعام * زری پختہ کنی و نقرہ خسام
 گہی بخشش فشاندی آن قدر در * کہ کردی عالی را گوشہا پر
 کسی را از کرامت بر نوازی * بیکدم مالک دینار سازی
 نمودہ آیت فتح از جہنت * یسار خلق موجود از بیمنت
 جو پشیمانی نست اوج سعادت * ز زحم چشم بد محفوظ بادت
 بخواندت یار خود رستم بکارت * باخر ہم بگفت اسفند یارت
 کہان را چون کشش دادن دلت خواست * بیکبارہ زہر گوشہ زہی خاست
 اگرچہ نیرت آبد از خطا لبک * برفتنہ بر صواب از شمت تونیکہ
 دغ عاشق چنین گوید شب و روز * جہان ناہست بادا شاہ فیروز

مؤلف "لسان الشعراء" نے دیباچہ میں وجہ تالیف بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس نے اپنی یہ "فرہنگ" لغت فرس " اور فرہنگ قواس کی خامیوں کو دور کرنے کے لئے لکھی ہے۔ مثلاً فرہنگ قواس کی ترتیب الفبائی نہیں ہے بلکہ مضامین کے اعتبار سے ہے اور تمام الفاظ و مطالب بخش گونہ بہرہ کے لحاظ سے تقسیم ہوئے ہیں۔ حالانکہ لغت فرس کی ترتیب الفبائی ہے یعنی حرف آخر باب ہے۔ لیکن فصل نہیں۔ باب کے ذیل میں آنے والے الفاظ کی ترتیب الفبائی نہیں ہے ان تمام باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے مؤلف لسان الشعراء نے

(۱) فیروز شاہ تغلق کے عہد کا ایک فارسی لغت نگار۔ پروفیسر نذیر احمد

ص - ۱ - مجلہ تحقیق، سندھ یونیورسٹی، ہیدرآباد، پاکستان

ابواب قائم کئے۔ اور ہر حرف سے باب کی تشکیل کی، اور ہر باب کے ذیل میں ہر حرف پر ختم ہونے والے الفاظ کو ترتیب نہجی میں تحریر کئے ہیں۔ جس سے فرهنگ سے استفادہ کرنے میں بڑی آسانی ہوتی ہے۔

فرہنگ لسان الشعراء کے سنہ تالیف کے بارے میں کچھ علم نہیں۔ لسان الشعراء کا ذکر فرهنگ ادات الفضا کے مآخذ میں ہوا ہے اور ادات الفضا کا سنہ تالیف ۸۲۲ھ ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ لسان الشعراء ۸۲۲ھ سے قبل تالیف ہوئی ہوگی۔

لسان الشعراء میں مندرجہ ذیل پانچ فرہنگوں کے نام ملتے ہیں
رسالة النصیر، لغت فرس، فرهنگ قواس، فرهنگ مولانا عبدالرحمن تاجین۔

ان میں مولف نے اول الذکر تین فرہنگوں سے زیادہ استفادہ کیا ہے اگرچہ لسان الشعراء میں متعدد الفاظ کے ضمن میں رسالة النصیر کا حوالہ موجود ہے، چونکہ رسالة النصیر کا کوئی نسخہ دستیاب نہیں، اس وجہ سے اس کی صحت کے بارے میں کوئی قطعی رائے قائم نہیں کی جاسکتی۔ چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:-

آورد - ضد بروکارزار در رسالة النصیر حملہ گاہ (لسان الشعراء ص ۳۰۴)

برزن - وزن ارزن کوچہ و در رسالة النصیر نبشته است کوچہ و صحرا (لسان الشعراء ص ۳۱۵)

نوز - وزن سوز در رسالة النصیر نبشته است کشیدن و دوختن را گویند (لسان الشعراء ص ۳۲۲)

رنگ - وزن جنگ بڑی و کوزن و اہوانجہ درداست کود و حیلہ
و مکدر در رسالۃ النصیر نبشمنہ :- جلاجل (لسان الشعراء)
ص ۳۲۹)

مہرکان - شانزدہم از مہرماہ یعنی آفتاب در میزان و در رسالۃ النصیرست
مہرکان خزان را گویند (لسان الشعراء ص ۳۶۷)
در رسالۃ النصیر و راغ صحرا را گویند -

پرواز - وزن پرواز جای آرام و در رسالۃ النصیر نبشمنہ شدہ است -
حبکہ لغت فرس اور فرهنگ قوام دستیاب ہیں اور لسان الشعراء میں ان کے
حوالے سے مطالب بھی درج ہوئے ہیں - اور بعض مواقع پر ان کے حوالوں
میں اختلاف بھی موجود ہے - مثال کے طور پر لفظ "افتدستا" اور "پازند"
کی تفصیل کے لئے دیکھئے (پروفیسر نذیر احمد صاحب کا مقالہ "فیروز شاہ تغلق
کے عہد کا ایک فارسی لغت نگار") -

لسان الشعراء کا ایک نسخہ کراچی میوزیم کے ایک مجموعے کا آخری حصہ ہے
جو ورق ۲۹۹ ب سے شروع ہوکر ۳۸۶ ب پر ختم ہوتا ہے - نسخہ کا آخری حصہ
ناقص ہے جو عربی الفاظ پر مشتمل ہے یہ نسخہ بڑی نقطہ پر ہے اس کے ہر صفحہ
پر ۱۲ سطریں ہیں جو خط نسخ میں ہے اور مائل ، بہ مستعلیق ہے کاتب کا خط جلی
اور روشن ہے - کراچی نسخہ کے علاوہ لسان الشعراء کا ایک ۲۷۷ اوراق پر مشتمل کامل
نسخہ دستیاب ہوا ہے جو فلورنس میں ہے - اس کے ہر صفحے پر ۱۹ سطریں ہیں اور
اسکا صفحہ اول ۱۲ سطری اور صفحہ آخر ۱۲ سطری ہے - لیکن عربی الفاظ پر مشتمل
آخری فصل جس کے دو ایک نسخے کراچی سے غائب ہیں وہ پوری فصل فلورنس والے نسخہ
میں شامل نہیں - فلورنس والے نسخہ پر ایک تحقیقی مقالہ روم کی ایک خاتون پروفیسر

Instituto Universitario
Orentale Annals, Vol. 50, Napoli,

خانم پاؤلا اورسنی نے ۱۹۹۰ء میں اٹالوی زبان میں
کے مجلہ میں شائع کیا ہے -

فرہنگ لسان الشعراء مندرجہ ذیل خصائص کی بنا پر فارسی ادب میں ایک خاص
کی حامل ہے -

۱ - لسان الشعراء کی پہلی خوبی یہ ہے کہ لسان الشعراء میں ابواب قائم کئے

گئے ہیں اور ہر حرف سے باب کی ابتدا کی ہے اور ہر باب میں لفظ کے آخری حرف کو بہ ترتیب نہجی درج کیا ہے۔

۲۔ اس فرهنگ کی دوسری خصوصیت جس نے اس کو دوسری فرهنگوں سے امتیاز بخشا ہے وہ اس کے اوزان کے تعین کا التزام ہے اس فرهنگ میں کہیں لغت کے مقابل ہم وزن لفظ درج ہے تو کہیں حروف کی یکسانی کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ جس سے دونوں ہم قافیہ ہو گئے ہیں مثال کے طور پر اشکوب وزن آب پوئی، اکنج وزن اکند، آخگر وزن اختر، ازغ وزن آمیغ، انجوع وزن مفروع، بادبان وزن پاسبان، نبیره وزن بشیرہ، بریون وزن افیون، تبست وزن شہست، ترقند وزن برکند، تبر وزن شہر، دولہ وزن شولہ، زاوہی وزن جاوہی، زوہی وزن دوہی، سلاچ وزن شارک، سلاج وزن تاج، مشکوخ وزن کلوخ، شخیدن وزن دمیدن، شندق وزن خندق، غراہی وزن خراہی، غاہی وزن قاہی وغیرہ وغیرہ ہیں۔

مولف نے کہیں وزن عروضی کا بھی لحاظ رکھا ہے جیسے اورنج وزن سوگند، شگرف وزن ہزبر، اویار وزن اویاہی شندق وزن خندق، بادغر وزن بادزن -

اس کے علاوہ وزن مرکب کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے۔ اشتام وزن مسمت سم، افروشه وزن دہ گوشہ، رخبین وزن زرجبین، زنجیرو وزن درگو، سرند وزن چہ رند، سر شکوان وزن بہشت دان، وغیرہ

مولف لسان الشعراء نے بعضی اوزان کے معنی بھی درج کئے ہیں اس سے بہت سے الفاظ و فقرات جو اس فرهنگ سے متعلق نہیں ان کے بھی معنی معلوم ہو جاتے ہیں۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں:

الفاظ	معنی	دفع
اشکوب	سقف	آب پوش یعنی آنچه بدو آب را پوشند،
اردی بهشت	آفتاب در نور	کردی فرست یعنی در راه خویشی درانج عاشق مرعشوق را گویند -
ارمیده	آرام گرفته	نادمیده یعنی دمیده نبود،
اسنی	چوب بازوی در	برنی که از قصبه برن بود،
بنج	اخشرون	گنج یعنی آنچه دران گنج بود،
برزگر	مزارع	طرزور یعنی صاحب طرز،
بلکمی	سردیوار	طرمس که حکیم بود،
برخانی	کارزار	زن باشی،
بافدم	عاقبت کار	صافدم یعنی دم صاف،
بلندین	پیرامون	فرنگین چون گوی جامه فرنگی است،
پوز	گردلب	بوزکه بعربی فهد گویند،
پتنگ	دریچه مرکبان	پلنگ هم جنس شیر
پول	پل بعربی سراط	کول قصبه مشهور،
تندر	بانگ ورعد	پردر یعنی مرطاید پرو باشد،
نبر	مرغی است	شیر یعنی یک بدست،
تگرگ	ژاله	نبرد یعنی کارزار،
ترنگ	تارک سر	پلنگ یعنی کت
جاورد	سپید خار	باورد شهر خرامان،

الفاظ	معنی	وزن
جنگار	سرطان	انگار یعنی پندار پنج پایه ،
چلک	مرغی است خرد	سکک تصغیر سگک ،
خیم	ناج خروس	کوچ بمعنی ارتحال ،
دک	زمین سخت	لک صد هزار ،
دشنگ	بند آب الخ	پلنگ بمعنی کشت ،
زنجبرو	گیاهی است مشهور	درگو چون گوئی نواله درگو غیر رفت ،
سرد	گیاهی که میان آب روید الخ	چه زند ، چون بتعجب زندی را گوئی وها معدوله است ،
سونام	اندک	مورام بمعنی مثل مو ،
سبرگ	سختی ورنج و درد	میرگ بمعنی مبری کردن ،
غوشاد	درختی است الخ	بوشاد چون گوئی جامه بوشاد ،
غریون	غریال	کد بور بمعنی کشاورز ،
غارچی	ضوحی	ملارچی ، قلندری مشهور خانقاه داشت ،
فرکن	جوی	برکن امر بکندن ،
کیفر	پشیمانی الخ	می پر بمعنی عدد برمی است ،
کستر	خار مسلمان	گستر امر بگستردن ،
کندش	باغنده	ترنک نام ملک مغان ،

الفاظ	معنی	وزن
بوڑان	چشم خوب الخ	کوران جمع کور یعنی اعمیٰ،
میہن	پسر و خاندان	بیژن نام پادشاہزادہ،

مربک الفاظ کو توڑ کر لکھا ہے اور اس کی مناسبت سے ہم وزن الفاظ بھی دیتے ہیں اس کی چند مثالیں زیر نظر کی جاتی ہیں۔

لفظ	مربک بالفظ	وزن	معنی
شنرغاز	شتر	غاز	گیاہی امت
دہ گیا	دہ	گیا	دانہ کھتر از رانی بود
روانخواہ	روان	خواہ	گدا
دژ برو	دژ	برو	خشم
دود والہ	دود	والہ	نام بازی امت
داس کالہ	داس	کالہ	عصا کشروراس در برائے
دیوہای	دیو	ہای	عنکبوت
شیان نریوک	شبان	نریوک	غریبال شبپرک
فور بیان	فور	بیان	پنج روز آخر آبان
کشاخل	کشا	خل	ماہ الخ
		جلا - حل	نوعی از غلہ ہا

لسان الشعراء میں لغت کے مقابل جوہم وزن الفاظ آئے ہیں ان میں کچھ غیر مانوس ہیں جیسے وہ طرز آنکہ طرزہ دارد (اندزیا، بینامگ یعنی سگ بینا (بینامگ)، بین ہمہ یعنی ہمہ بین (اینسہ)، چمن در (ختنبر) سی بر یعنی عدد برستی است (کیفر) وغیرہ ہیں۔

ان مندرجہ بالا مثالوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولف نے کس محنت اور کوشش کے ساتھ الفاظ کے تلفظ اور اس کے مقابل ہم وزن الفاظ و معنی قائم کئے ہیں ان کی اس کوشش میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔

۳۔ اس فرہنگ کی تیسری خاصیت یہ ہے کہ لسان الشعراء، ادات الفضلا، شرفنامہ منبری، مود الفضلا، اور فرہنگ جہانگیری وغیرہ کی ماخذ رہی ہے۔ بقول مود الفضلا کے ادات الفضلا میں لسان الشعراء کے سارے مطالب درج ہیں۔ مثلاً

اپن گمان ازان می شود کہ در ادات لغات لسان الشعراء کل آوردہ

است۔ (ج ۱ ص ۲۰۔ ذیل لغت الخ)

و در لسان الشعراء کہ مرجع ادات الفضلاست الخ

(ج ۱ ص ۱۵۰ ذیل لغت بجشک)

"ادات الفضلا کہ جامع لغات لسان الشعراء و غیرانست" الخ

(ج ۱ ص ۲۲۱ ذیل لغت ریزریز)

شرفنامہ منبری نے بھی اس سے استفادہ کیا ہے لیکن سب سے زیادہ مود الفضلا نے

استفادہ کیا ہے۔ پروفیسر ندبرا احمد صاحب^(۱) کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ

لسان الشعراء سے تقریباً دو سو پچاس مندرجات مود الفضلا میں نقل ہوئے ہیں۔

اس بات کے علاوہ یہ بھی علم ہوتا ہے کہ لسان الشعراء زبان گویا کے ماخذ میں

ہے۔ اور زبان گویا نے اس سے استفادہ بھی کیا ہے لیکن لسان الشعراء کا تذکرہ

زبان گویا کے ماخذ میں نہیں ہوتا ہے جبکہ لسان الشعراء کے بہت سے لغات

اور ابواب کی ترتیب زبان گویا سے ملتی ہے ۔ الفاظ کے معنی میں بھی یکسانیت پائی جاتی ہے اور قدیم فرہنگوں کے وہ حوالے جو لسان الشعراء میں درج ہیں وہی زبان گویا میں بھی موجود ہیں ۔ ذیل میں چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں ۔

آورد	ضد برد	کارزار در رسالتہ النصیر حملہ گاہ	(لسان الشعراء)
آورد	کارزار در رسالتہ النصیر حملہ گاہ	و در فردوس کوشیدن الخ (زبان گویا)	
ایلبا	بیت المقدس		(لسان الشعراء)
ایلبا	بیت المقدس و نام حضرت رسالت		(زبان گویا)
استا	ستایش و کتاب مغان کہ انرا تفسیر زند گویند		(لسان الشعراء)
استا	ستایش و کتاب مغان کہ انرا تفسیر زند گویند		(زبان گویا)
آشکوب	سقف		(لسان الشعراء)
آشکوب	پوشش خانہ		(زبان گویا)
آشوب	فتنہ		(لسان الشعراء)
آشوب	فتنہ		(زبان گویا)
اولنج	سگہ انگور کہ انرا بہند وی لہسورہ گویند		(لسان الشعراء)
اولنج	سگہ انگور		(زبان گویا)
ایزد	خدای تعالیٰ و تقدس		(لسان الشعراء)
ایزد	خدای تعالیٰ و تقدس		(زبان گویا)
اختر	منزل ماہ الخ		(لسان الشعراء)
اختر	منزل ماہ الخ		(زبان گویا)
آزغ	انجہ از درخت خرما بہرند		(لسان الشعراء)
آزغ	انجہ از درخت خرما بہرند		(زبان گویا)

ان مندرجہ بالا مثالوں میں الفاظ و معنی کی یکسانیت پائی جاتی ہے۔

لسان الشعراء کا زفان گویا کے مآخذ میں ہونے کا ایک اہم اور بڑا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ زفان نے لسان الشعراء میں دہج ایک مصرعے کو بمعینہ دہج کر لیا ہے جو کسی اور دوسری لغت میں دستیاب نہیں ۔
باد فروردین کے ذیل میں لسان الشعراء میں دہج ہے ۔

" وزن و معنی ازین مصرع متحقق گردد:

مصرع - باد فروردینست کفی خواند عرب ربع الدبور

زفان گویا میں مرکبات (بخفی دوم) کے ذیل میں دہج ہے ۔

" باد فروردین باد غربی را گویند چنانکہ قائل گوید:

مصرع - باد فروردینست کفی خواند عرب ربع الزبور"

غرض ان مندرجہ بالا شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ زفان گویا پر لسان الشعراء کا اثر غالب تھا ۔

۴۔ - فرهنگ قوام اور فرهنگ دستورالافاضل کی طرح اس فرهنگ میں بھی ہندوستانی متبادل الفاظ شامل ہیں ۔

اولنج	- سگ انگڑ ہندوی لہسورہ
انگدان	- بسباس یعنی جابتری کھا جابتری
اید	- سہار ہندوی پھالی، زنجبیر ہندوی پھالہ ، سہار ہندوی پھالی،

آمنہ	- مشکک یعنی موتہ
باد کھی	- پکھ باد بیزن باد پکھ
آہیانہ	- بہندوی آنرا تالو خوانند
شنگریز	- مندھی

ورد وک	- چہر
کلبہ	- بندی
بساک	- بہ ہندوی سہرہ
برہن	- ہندوی لونک
خرچکوک	- بھتل
خرزہرہ	- کنبر
ساروغ	- چہتر مار
شرک	- میل
فرفرہ	- پھرکی
گل کنک	- لونک
کرنا	- بھیر
یوغ	- جواتھ
گم	- کھبل

غیرہ ہین اس کے علاوہ لسان الشعراء میں کچھ ہندوستانی رسمون اور قصبات کے نام بھی آئے ہیں۔ مثلاً کول، ہانسی، جوسر، غارپور، برن، مہاون، مہر۔ مولف لسان الشعراء جب ہندوستانی رسمون کا ذکر کرتا ہے تو اس طرح سے ”بساک وزن ہلاک تاجی از گہا یافتند و بہندوی سہرہ گویند“ یہاں سہرہ سے مراد وہ سہرہ، جو شادی کے موقع پر بہنتے ہیں۔

۵۔ لسان الشعراء کے دیگر خطائن کے علاوہ ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ مولف نے فعل و محاورہ کو شاسل لغت کیا ہے اور اسکے ماضی اور مضارع کے اندراج اپنے الگ۔ مقام رکھتے ہیں۔ جیسے:

شمید	شکوخید	شکرد	فرمود
فنود	بارد	فترد	برازد

مضارع

بزارد	- مضارع از برازیدن
شکرد	- مضارع از شکردن
فترد	- مضارع از فتردن
بارد	- مضارع از بارستن

اسی طرح مصدر بھی اپنے ایک الگ اندراج کی حیثیت رکھتے ہیں
چند مصدر درجہ ذیل ہیں -

آختن	اندوختن	انوبیدن
نوختن	چسبیدن	چمیدن
خنبدن	خسبیدن	دامیدن
دوشیدن	شفتن	مکیدن
شمیدن	شخودن	شخیدن
		شمیدن

بیان کی گئی خوبیوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ مؤلف لسان الشعراء نے اپنی اس فرهنگ میں برہنہ توجہ صرف کی ہے لیکن اس کے باوجود یہ فرهنگ تصحیف سے خالی نہیں ہے۔ مثال کے طور پر لسان الشعراء میں ایک لفظ "رت" بمعنی برہنہ آیا ہے یہی صورت زفان گویا ۲۲۶، موبدالفضلا ۲: ۲۲۷، برہان قاطع ۲۲۶۳، میں موجود ہے۔ دراصل "رت" "رت" کی تصحیف ہے اس میں "و" کلمہ کا جز ہے۔ لغت فرس میں "رت چون نہیں و برہنہ بود لبیبی گوید، صحاح الفرس میں "رت بمعنی نہیں از پوشی نوشته و شعر لبیبی شاهد دارد" اور فرهنگ

جہانگیری وغیرہ میں بھی ”رت بمعنی برہنہ“ آیا ہے۔ اس طرح کے اور بھی الفاظ اس فرهنگ میں پائے جاتے ہیں۔

فرہنگ لسان الشعراء میں قدیم فرهنگوں کی طرح الفاظ کے معنی کم پائے جاتے ہیں۔ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا معنی میں اضافہ ہوتا گیا اس حقیقت کا انکشاف زبان کے مندرجات کے مقابلہ سے واضح ہو جاتا ہے جیسے۔

لسان الشعراء	زبان گویا
استا - ستایش و کتاب مفان کہ آنرا تفسیرزند گویند	استا - بکسرہمزہ ستایش و بفتح ہمزہ کتاب مفان کہ آنرا تفسیرزند گویند چنانکہ استا وزند و استا زند گویند اختراع زرنشت است
انکزوا - جای کہ کوسپندان باشد	انکزوا - جای کوسپندان باشد ونیز گاون وزای فارسی و بفتح کاف نیز گتہ اند۔

ادات الفضلا

فرہنگ قواس فرہنگ دستورالافاضل اور لسان الشعراء کی طرح ہندوستان کی قدیم فرہنگوں میں فرہنگ اادات الفضلا اپنا ایک اہم مقام رکھتی ہے۔ اس فرہنگ کا مولف قاضی خان بدر محمد دہلوی المعروف دھارواں ہے۔ قاضی خان بدر محمد کا تعلق اس زمانے کے نبین اہم علمی و ادبی مراکز سے تھا یعنی دہلی کانپور دھاراسی مناسبت سے مولف اپنے آپ کو دہلوی اور دھارواں کہتا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے پروفیسر نذیر احمد صاحب کا مقالہ (۱) "قدیم فارسی فرہنگوں میں اردو عناصر۔"

قاضی خان بدر محمد کو شروع سے ہی فارسی لغت نگاری کا شوق تھا۔ اادات الفضلا کے مقدمہ میں مولف نے اپنے دو استادوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک استاد "قاضی برہان العلة والدین بہ بدھانہ"، اور دوسرے "ملالۃ الشیوخ شیخ زادہ عاشق۔" پہلے استاد قاضی برہان العلة والدین بہ بدھانہ کے متعلق کوئی اطلاع فراہم نہیں، لیکن فرہنگ جہانگیری میں شیخ زادہ عاشق، جو کہ صاحب لغت ہیں، کا حوالہ موجود ہے۔ ان کی فرہنگ سے جمال الدین حسین انجوی شیرازی نے استفادہ کیا ہے اور فرہنگ شیخ زادہ عاشق کے نام سے اس کا تذکرہ ہوا ہے۔ اس فرہنگ کے سلسلے میں اس سے زیادہ اور اطلاع فراہم نہیں ہو سکی ہے اور اس کا کوئی نسخہ بھی دستیاب نہیں ہے۔ اس تذکرے کے ذکر میں مقدمہ اادات الفضلا کی عبارت مندرجہ ذیل ہے۔ (۲)

"اما بعد بندہ ضعیف امیدوار الملتجی بحضرات الحی اللہ

الکریم الاتصال قاضی بدر محمد دہلوی المعروف بہ
دھارواں جنین گوید کہ داعی از بدوایام بلاغت کہ

(۱) رسالہ اردو کراچی اکتوبر ۱۹۶۷ء ص ۶-۷

(۲) ایضاً ص ۶-۵

عنوان شہاب و مبداء آوان نشوونما ---- بود ---- در طلب فضل
 بیہی مقتداۃ فضلی صاحبقران ---- قاضی برہان العلة والابن المعروف
 بہ بدہانہ و ملالتہ اشبوح زادہ عاشق ---- تلذذ کرد و مدتی مدید و
 عہدی بے ہمد ---- در تحقیق تراکیب اشعار دواوین شعرا و فضلا و مقدم
 و مآخرو تصحیح اسالیب لغت مذاولات فصحا و بلغاۃ ملف و خلف
 مصروف گردانید ۔"

ادات الفضلا کا سنہ تالیف ۸۲۲ھ ہے اور برہنی میوزیم کیتلاگ میں اس
 کا سنہ تالیف ۸۱۲ھ ہے ۔ مگر عام طور پر ہر جگہ اداۃ الفضلا کا سنہ تالیف
 ۸۲۲ھ ہی درج ہے ۔ مثلاً فرهنگ نظام میں آیا ہے ۔ (۱)
 " اداۃ الفضلا تالیف قاضی خان بدر دہلوی المعروف
 بہ دہارول است کہ در سال ہشتصد و ہست و دو
 ہجری تالیف شدہ ۔"

قاضی خان بدر محمد نے اپنی یہ فرهنگ خان اعظم خاقان معظم مسند
 علی قدر خان ابن دلاور خان، جو چندیری کا حکمران تھا اور شعرا و فضلا کا بڑا
 قدردان تھا، کے نام معنون کی۔ اور اس فرهنگ کے توسط سے اس کے دربار میں
 رسائل حاصل کی۔

مولف نے اپنی اس فرهنگ میں نہ صرف فارسی، پہلوی اور ماورالنہری
 لغات دوسری فرهنگوں سے یعنی فرهنگ قواس، رسالتہ النصیر، رسالہ اسدی طوسی،
 دستورالافاضل، لسان الشعراء، فوائد برہانی اور فردوسی سے جمع کئے ہیں بلکہ

(۱) فرهنگ نظام - جلد پنجم - آقا سید محمد علی داعی الاسلام

(۲)

بادشاہوں اور شہروں کے نام مختلف شعرا کے دواوین سے اخذ کر کے اس کو اپنی
فرہنگ میں شامل کیا ہے۔ اس کے علاوہ مولف نے مشہور شعرا خاقانی شروانی،
اوحداہن انوری، حکیم ابوالقاسم فردوسی، ظہیر قاریابی، نظامی گنجوی، سعدی
شیرازی وغیرہ کی اصطلاحات و تراکیب کو شامل فرہنگ کیا ہے جو دوسری فرہنگوں
میں دستیاب نہیں۔ اس فرہنگ کی اہمیت اس بنا پر اور بڑھ جاتی ہے کہ
اس میں شعری اصطلاحات اور مرکبات سے متعلق بحث موجود ہے۔

مولف ادات الفضلا نے فرہنگ قواس اور دستورالافاضل کی ہی پیروی
میں فارسی لغات کی شرح کے ضمن میں اس کے مترادف رائج الوقت ہندوستانی
الفاظ درج کئے ہیں جن میں کچھ آج بھی مستعمل ہیں اور بعض میں
صوتی اور املائی تبدیلی ہو گئی ہے۔ اس فرہنگ کے کچھ ہندی الفاظ ہم
پروفیسر نذیر احمد صاحب کے مقالہ (۱) "قدیم فارسی فرہنگوں میں اردو عناصر"
کے حوالے سے پیش کرتے ہیں۔ اس مقالے میں ہندی الفاظ کے تعین میں دوسری
فرہنگوں کے حوالے بھی درج ہیں۔ تمام لغات کی ترتیب حروف تہجی کے اعتبار
سے ہے۔

آشکوب - آسمانہ کہ عرب آنرا سقف و اہل ہند چھات خوانند -
مید، ادات اور شرفنامہ منبری میں چھت ہے -
آتشک - گرمی است خرد سبزگون می پرورد چون شب درآید مانند
آخگر تابان نمایند - - - - - و اہل ہند آنرا جگنو گویند - یہ لفظ
زبان، بحر الفضائل، میدان الفضلا اور مدارالافاضل میں نہیں
ہے -

اردن - چیزست مانند کفگیر کہ سوراخهای بسیار وارد، حلوائیان کہ
روغن بدان صاف کنند۔ ہند آن را "پونہ" گویند - یہ کلمہ
مدارالافاضل میں بھی موجود ہے -

- آنستہ - مشکک زیر زمین و آن بیخ گیاهی است خوشبوی کہ اهل هند آن را موتہ خوانند - زفان گویا ، شرفنامہ منبری ، مودالفضل ، مدارالافاضل وغیرہ میں بھی یہی متبادل لفظ پایا جاتا ہے ۔
- استرون - زن نازانندہ کہ اهل هند بانجھ خوانند - یہ ہندوستانی کلمہ استرون کے ذیل میں کس اور فرهنگ میں موجود نہیں ۔
- اشترخار - درختی است خرد خاردار - اهل هند جوانمہ خوانند - زفان میں اشترخار بمعنی جوانمہ ہے اکثر فرهنگوں میں جوانمہ ہی ہے ۔
- الوا - گیاهی است تلخ کہ عرب آنرا صبرواهل هند کوانر خوانند - زفان اور مدار میں مترادف کنوار اور مود میں گھیکوار ہے ۔
- انباع - چون دوزن درہبالہ یک مرد بودند - ہریکی ازان زن دیگری را انباع بود - اهل هند آن را سوکن گویند - زفان میں سوکن مودالفضل میں سوکن مدارالافاضل میں سوکن اور سوت ہے ۔
- انگدان - جابتری کہ عرب آنرا ہمساس خوانند - اس کلمہ کے متعلق بحث دستورالافاضل میں ہو چکی ہے ۔
- اورمزد - ستارہ ایست در ششم آسمان کہ عرب آنرا مشتری و اهل هند پرسپت خوانند - مدار میں ہندی کلمہ پرسپت ہے ۔
- ایمد - آہنی کہ زمین زراعت بدان پارہ کنند و اهل هند آن را پھال گویند
- ایمر - آن آہن کہ مزارعان بدان زمین پارہ کنند و بہندوی آن پھال
- خوانند بعض بجای را دال خوانند - زفان گویا ایمد بمعنی پھال ، مودالفضل میں ایمر بمعنی پھال - اور مدارالافاضل میں ایمد اور ایمر دونوں کے ذیل میں پھالہ آیا ہے ۔

- بادبر - فرفرہ کہ اہل ہند آن را پھرکی ولشو گویند۔ اگرچہ زبان گویا کے موجودہ نسخہ میں بہلاوہ درج ہے مگر شرفنامہ منبری، مود الفضلا اور مدارالافاضل میں زبان گویا کے ہی حوالے سے پھرکی آیا ہے۔
- بادکش - پنکھ کہ عرب آنرا مروجہ خوانند - یہ ہندی کلمہ فرهنگ قواس، دستورالافاضل، بحرالفضائل وغیرہ میں باد بین کے ذیل میں آیا ہے۔
- باد بین و باد زن - پنکھ کہ عرب آنرا مروجہ خوانند - زیادہ تر فرهنگوں میں پکھ آیا ہے۔
- باخہ - جانورست آبی کہ آنرا سنگ پشت نیز گویند - کہ عرب آنرا کشف و اہل ہند کچھو خوانند - زبان میں کچھو، شرفنامہ میں کچھو، مود میں کچھ اور مدار میں کچھو ہے۔
- برخ - شبنم کہ اشک نیز گویند و اہل ہند آنرا اوس خوانند -
- بلاد - نوعی از بار درخت کہ آنرا ہند بہلاوہ گویند۔ دستور، بحرالفضائل، شرفنامہ منبری، اور مدارالافاضل میں یہی لفظ درج ہے اور مدارالافاضل میں بلادری کے ذیل میں بھی بہلاوہ آیا ہے۔ مگر مود میں بہلانوان ہے۔
- بنایچ - چون دوزن و یا بیشتر درحالہ یک شوہر بوند ہریکی ازان زنان مرزن دیگر را بنایچ بود، اہل ہند آن را سوکن گویند - شرفنامہ، مود اور مدار میں یہی ہندی لفظ آیا ہے۔
- بکول - چھجہ - دوسری فرهنگوں میں بکوک ہے۔
- پنجک - باغندہ بزرگ - - - - و اہل ہند آن را گالہ خوانند - قواس زبان، میں یہی معنی پائے جاتے ہیں مدار میں باغند و باغندہ بمعنی گالہ درج ہے۔

- بندک - باغندہ کہ ازہنہ پیچیدہ باشند و اہل ہند ان را گالہ خوانند۔
 بھی ہندی لفظ مویہ میں بندک کے ذیل میں آیا ہے۔ /
 تخم کان - اہل ہند السی گویند۔ یہی ہند بستانی لفظ زبان وغیرہ میں ہے۔
 جامہ غوک - آن گیاء کہ درآب رویہ۔۔۔۔۔ اہل ہند آنرا سوال خوانند۔ زبان اور
 شرفنامہ، میں سوال اور مویہ میں سوال اور کلائی دونوں ہیں۔
- جوخ - وانچہ بدان روغن کنجد و شیرہ شکر کشند و اہل ہند آنرا کولہو
 خوانند۔ زبان گویا میں ہند بستانی مترادف لفظ آیا ہے۔
 جوز - پرندہ ایست، آبی کہ آنرا سرخاب و خرچال نیز گویند۔ اہل ہند
 چکو گویند۔
- جفوک - پرندہ ایست کہ عرب آنرا قبوہ و اہل ہند مترہ گویند۔ زبان اور
 مویہ میں بھی لفظ درج ہے۔
- چندن - آن چوب خوشبوی و سود کہ عرب آنرا صندل خوانند۔
 چوار - چیزست کہ از چوب و سنگ و امثال ان برای کوفتن غلہ و دارو ملازند،
 و اہل ہند آنرا اوکھلی نامند۔
- خرچکوک - باجیم فارسی گیاهی است کہ آنرا بشیر آوران دہند تا شیرزیادت
 شود۔۔۔۔۔ اہل ہند آنرا بہتل و کوہی خوانند۔ اس لفظ کو
 فرہنگ قواس میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔
- خرزہرہ - درختی است خرد کہ بگلہای او ہند وان بت پرستی کنند، آنرا کبیر
 خوانند۔ زبان، بحر الفضائل، شرفنامہ اور مویہ میں کبیر ہی درج ہے۔
- خفرج - مہزہ ایست خوردنی ترش کہ عرب آنرا بقلۃ الحمق و اہل ہند آنرا
 لونگ گویند۔ زبان گویا، بحر الفضائل میں لونگ اور مویہ الفضلا میں
 لونبا ہے۔

- خوجہ - باجیم فارسی تاج خروس و اهل هند آنرا مور گویند - یہ ہندی کلمہ دوسری فرہنگوں میں نہیں ملتا -
- دسمبر - نوعی ازغلہ کہ آنرا شاخل نیز گویند اهل هند آنرا ارہر خوانند -
- دخ - زبان اور مویہ میں یہی معنی درج ہیں -
- دخ - آن گہا کہ ہمیشہ درآب روید و ازوہر پافند عرب آنرا حصیر و اهل ہند بشبرہ گویند - زبان گویا میں یہی معنی ہیں - فرہنگ مویہ میں ہندی لفظ چھتری ہے -
- دوشیزہ - عرب آگرا بکر خوانند و اهل ہند آنرا کوانری خوانند -
- دہ گیا - دانہ کہ کمتر از رانی بود - زبان گویا اور مویہ الفضلہ میں بھی معنی درج ہیں -
- راسو - خزیدہ ایست کہ دشمن ماراست و اهل ہند آنرا نول خوانند - شرفنامہ اور مویہ الفضلا میں نیول ہے -
- رژہ - آن ریسمان کہ یک سراو بجای سردیگر بجای دیگر بندند - اهل ہند آنرا بلنگی گویند - اس ہندی لفظ کی دوسری قرائین بلنگی نلنگی بلنگی بھی ملتی ہیں - جدید املا الگنی ہے -
- رشاشہ ورشہ ورشیشہ - قطرہ باران خر کہ نیک باریک بود و اهل ہند آنرا پھوئی گویند - زبان گویا میں یہی کلمہ ہے - شرفنامہ منبری میں پھوہوی اور مویہ الفضلا میں بحوالہ شرفنامہ عربی لفظ کے ذیل میں پھوہار درج ہے -
- راج - باجیم فارسی - زاک کہ اهل ہند آنرا پھٹکری گویند - زبان گویا میں زاک بمعنی پھٹکری درج ہے -

زاوش

- نام ستارہ ایست - عرب آنرا مشتری و اہل ہند برسمت خوانند -
 - خزندہ ایست خرد ، بیشتر در گرما بہا بود ، چون شب در آید فریاد بلند کند چنانکہ مردمان از روتنگ آیند و اہل ہند آنرا جھنگر خوانند - شرفنامہ میں یہی معنی پائے جاتے ہیں -

زنگ

- جلا حل کہ اہل ہند آنرا نگہرو خوانند - مود میں گھونگر وہے -
 - اسی معنی میں دواور لغت زنگل اور زنگہ و زنگولہ بھی ذکر ہوئے ہیں -

ملارج

- حانوریست پرندہ ، اہل ہند آنرا شارک خوانند - زبان اور مود میں شارک لفظ موجود ہے مگر ہندی لفظ کے ذیل میں نہیں آیا ہے -

سپرغم

- نوعی از گیاه خوشبوی کہ عرب آنرا ریحان و اہل ہند بیری خوانند -
 - سد پایہ - خزندہ ایست بسیار پای زہردار ، گروہی آنرا ہزار پایہ نیز خوانند و اہل ہند کنکھجورہ گویند - مود میں اس کا املا کنکھجورہ گہے -

سرنند

- گیاهی است کہ ہمارہ در آب روید - - - - - و اہل ہند آنرا سوال نیز گویند - شرفنامہ اور مود میں ہندی لفظ سوال درج ہے -

- سگ انگور - میوہ ایست کہ اندرون اولنج است و اہل ہند آنرا لہسورہ خوانند زبان اور مود میں یہی کلمہ موجود ہے -

سلک

- گیاهی است کہ در جامہ آوبزد اہل ہند آنرا چچڑہ خوانند -
 - مود میں سلک کے ذیل میں آیا ہے -

سٹاروغ

- رستنی است کہ تخم ندارد - عامہ مردم آنرا چتر مار خوانند - زبان اور مود میں یہی معنی پائے جاتے ہیں -

- منگور - با درپسہ دوکہ اہل ہند پھر کی خوانند -
- شاخِل - نوعی ازغلہ اہل ہند ارہر خوانند - مود میں شاخِل بمعنی ارہر ہے۔
- شب تاب - کروی است خرد مہزگون، چون شب درآید مثل آخگر تابان نماید - اہل ہند آنرا جگنی خوانند -
- شلغم - بیخ گپاہی است کہ ہند آنرا کونکلو خوانند - یہی معنی زفان گویا اور مود الفضلا میں درج ہیں - یہ لفظ شلجم کی شکل میں عام ہے۔
- شملبید - تخمی مصروف کہ اہل ہند آنرا میتھی گویند - زفان اور مود میں یہی معنی ہیں - ان دونوں فرهنگوں میں شملبیت بھی اسی معنی میں آیا ہے - شرفنامہ میں بھی شملبیت اسی معنی میں ہے - اسی معنی میں ایک اور لغت شملبیلر موجود ہے -
- شنگریز - سندھی، زفان اور مود میں یہی کلمہ ہے لیکن زفان کے موجودہ نسخہ سے خارج ہے -
- شنگل - نوعی ازغلہ کہ آنرا مشنگ و اہل ہند نیورہ گویند - مود میں یہی معنی ہیں مگر ہندی لفظ نہیں ہے -
- غرم - میش دشتی و بزکوهی و قبیل آن گوسہند کہ کودکان برو سواری آموزند، اہل ہند آنرا ادکہ خوانند - زفان میں ارکہ ہے -
- غلچ و غلچ - چون سرانگشت بزیر بغل کسی زنی تابخندد و اہل ہند آنرا گدگی خوانند - شرفنامہ میں یہی معنی ہیں مود میں بحوالہ ادات اور شرفنامہ دونوں کے ذیل میں یہی معنی درج ہیں - زفان گویا میں غلچ بمعنی گدگی درج ہے -

- فرموک - چیزیں است کہ کودکان درو رسن پیچند و بگردانند از بہر بازی کردن
واہل ہند آنرا لٹو خوانند - زبان اور مویڈ میں بھی معنی درج
ہیں -
- فرفرہ - جری مدور بریدہ ورشتہ دوتا کردہ درو در کشیدہ و برسر آن رشتہ
گرفتہ بھی کشند تا بگردد اہل ہند آنرا پھرکی خوانند - زبان
اور مویڈ میں ہندی متبادل پھرکی ہی درج ہے -
- فلاخن - چیزیں است کہ از موی و پشم بافند و از جرم نیز سازند و آنرا کلا سنگ نیز
گویند ، اہل ہند آنرا گوہن خوانند ، زبان اور مویڈ میں گوہن
درج ہے -
- قوچ - گوسہندی کہ کودکان برو ساری آموزند و اہل ہند آنرا اوکہ خوانند -
قچ کے بھی بھی معنی ہیں - مویڈ میں بھی دونوں کے بھی معنی
درج ہوئے ہیں -
- کزنہ - درختی است خرد خردار گروہی آنرا اشتر خار گویند و اہل ہند
جواسہ خوانند و آن گیاء دراز کہ ازان جاروب سازند اہل ہند
آنرا بیلن گویند - زبان میں ہے ”کرتہ“ اشتر خار یعنی جانواسہ و
گیاء جاروب -
- کرنای - عرب آنرا بوق و اہل ہند بھیر خوانند - زبان میں کرنای کے
متبادل بوق اور بھیر درج ہے -
- کلنبہ - کلنبہ غلولہ حلو کہ اہل ہند پنڈی ولڈو گویند - فرہنگ قواس
اور زبان گویا میں لدو درج ہے -

- کوچ - جانور است کہ بشب بیرون آید و روز کوہ باشد و خلق آنرا شوم دارند،
و آن را چغد نیز گویند و اہل ہند آنرا الو خوانند -
- کورہ - آتشدان آہنگر کہ اہل ہند بہتی گویند -
- گوش خزک - خزندہ ایست دراز بسیار پای کہ عرب آنرا حریص و اہل ہند کتملاشی
خوانند موبد میں گوش خارک مترادف عربی و ہندی لغت (رج پی) -
- لخ - گاہی است کہ جز در آب نہرید و عرب آنرا حہیر و اہل ہند بیتہ
خوانند - زبان میں بیتہ و گویند، اور موبد میں بتیرا ہے -
- لوش - خلابی کہ پای ازو بد شوری توان کشید و اہل ہند چہلہ خوانند -
موبد میں لوس اور لوش اسی معنی میں ہے -
- ماسورہ - دستہ ریمان خام کہ بودوک رسیدہ و مثل بیضہ کردہ باشند، اہل
ہند آنرا ککری گویند - موبد میں بھی یہ کلمہ موجود ہے -
- مشت - بیخ گیاہیست - - - - - اہل ہند آنرا موتہ گویند -
- مغیلان - درختی است خاردار، گل زرد دارد - عرب آنرا ام غیلان و اہل ہند
کیکر خوانند - دستورالافاضل میں ام غیلان کے لئے ککر، بحر الفضائل میں
افانہ کے ساتھ ام غیلان ککر گویند و بعض نگار و بعض جلوانہ گویند - زبان
گویا میں ام غیلان کا مترادف جانوامہ ہے -
- مولد - آن شاخ آہو کہ جوگیان نوازند کہ اہل ہند آنرا سینگی گویند - شرفنامہ
اور موبد میں بھی کلمہ ^{درج} ہے - بحر الفضائل میں سنگہ ہے -
- نانخواہ - نخمی است کہ پیچاک شکم را دفع کند - - - - - و گرسنگی ارد نفن
خولان نیز گویند و اہل ہند انرا اجواین گویند - وفان اور موبد
میں بھی ہے -

نخلہ - جوز سخت کہ اہل ہند آنرا اکھروٹ خوانند - یہ لفظ موید مین موجود ہے -

نسک - غلہ ایست کہ عرب آنرا عدس و اہل ہند مسور خوانند -

نہروالہ - شہریت در گجرات و آن در موحد گجرات و مارواراست -
وردک - چہر بہ لفظ فرهنگ قواس، دستورالافاضل، زبان گویا وغیرہ مین آیا ہے -

وسنی - چون دوزن در حبالہ یک شوہر باشند ہریکی آن دوزن دیگری وسنی باشد و اہل ہند آنرا سوکن گویند -

ہسک - غلہ افشان و ہند آنرا چہاج گویند - موید الفضلا مین بھی یہی درج ہے -

یاسمین و یاسمین - کلیست سفید در ملک بالا، و یاسمین ہند گل جنبہ است -

یوغ - چوبی است کہ برگردن گاؤ گردون و گاؤ جفت نہند و اہل ہند آنرا چونرگویند - زبان مین چونرہ ہے -

ادات الفضلا کے علاوہ قاضی خان بدر محمد کی ایک اور فرهنگ کا ذکر ملتا ہے جس کا نام "دستورالاکھوان" ہے - یہ فرهنگ ۸۲۷ھ سے قبل تالیف ہوئی تھی - فرهنگ مین سنہ تالیف درج نہیں - لیکن علی اکبر خان دہخدا کے کتب خانے مین موجود نسخہ مین سنہ کتابت ۲۹ ربیع الاول ۸۲۷ھ بائی جانی ہے - اگرچہ دستورالاکھوان کے مقدمہ مین اادات الفضلا کا ذکر نہیں اور

نہ ہی ادات الفضلہ میں دستورالخوان کا حوالہ ملتا ہے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ دستورالخوان ادات الفضلہ سے قبل کی لکھی ہوئی تصنیف ہے یا ادات کو دستور سے تقدم حاصل ہے لیکن ادات الفضلہ کا تقدم اس نکتہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ادات میں مولف کے ابتدائی شوق اور اس دور کے دو مشہور اساتذہ کا ذکر ملتا ہے۔ اس سے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ دستورالخوان کا سنہ تالیف ۸۲۷-۸۲۶ھ کے درمیان ہوگا۔

دستورالخوان عربی و فارسی کی فرہنگ ہے اس میں ۲۸ ابواب

ہیں تمام ابواب حروف نہجی کے اعتبار سے ہیں۔

فرہنگ زبان گویا

"فرہنگ زبان گویا جہان بویا" جو زبان گویا کے نام سے مشہور ہے فارسی کی

قدیم فرہنگوں میں شمار ہوتی ہے۔ شرفنامہ منیری میں ۳۱ مرتبہ اور فرہنگ موبد الفضلا میں اس سے بھی زیادہ، اس کے لغات فرہنگ زبان گویا کے نام سے درج ہوئے ہیں لیکن فرہنگ جہانگیری میں پورے نام "فرہنگ زبان گویا و جہان بویا" سے ہی ذکر ہوئے ہے۔ فرہنگ زبان گویا کا روسی نسخہ جو جدید تر ہے، کے خاتمے پر اس فرہنگ کا نام اس طرح درج ہوا ہے۔ "تمام شد (۱) فرہنگ نامہ زبان گویا و جہان بویا الخ" یہی عنوان دوسری فرہنگوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ خود مولف نے زبان گویا کا نام فرہنگ کے مقدمہ میں اس طرح تحریر کیا ہے: (۲) "نام این فرہنگ نامہ زبان گویا و جہان بویا نہاد" نسخہ بانکی پور میں خود کاتب کے خط میں اس طرح درج ہے :- "فرہنگ نامہ (۳) تصنیف بدرابراہیم اسمہ زبان گویا و جہان بویا"۔ ان مندرجہ بالا شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ فرہنگ زبان گویا کا پورا نام "زبان گویا و جہان بویا" ہے بعد میں "زبان گویا و جہان بویا" ہو گیا اور شہرت مختصر نام زبان گویا سے ہوئی۔

فرہنگ جہانگیری کے مطابق یہ فرہنگ "ہفت بخشی" کے نام سے زیادہ مشہور تھی چونکہ یہ عنوان سوائے فرہنگ جہانگیری کے اور دوسری کسی لغت میں، یہاں تک کہ زبان گویا کے دریافت شدہ دونوں نسخوں میں بھی درج نہیں اسلئے اس کی صحت قابل اعتنا نہیں ہو سکتی البتہ ایک جگہ جہانگیری نے پنج بخشی بھی لکھا ہے۔ پروفیسر نذیر احمد صاحب کے نزدیک اس سے مراد زبان گویا ہے مدارالفاضل میں بھی (۱) مجلہ غالب نامہ جنوری ۱۹۸۶ء "فرہنگ زبان گویا و جہان بویا" پروفیسر

نذیر احمد صاحب جلد ۷ شمارہ ۱ ص ۱۸۳

(۲) مقدمہ زبان گویا - پروفیسر نذیر احمد ص ۱۰۰

(۳) ایضاً

" پنج بخش " کہا ہے ۔ مقدمہ کتاب میں ہے ^(۱) چنانچہ زبان گویا کہ اورا پنج بخش نیز گویند ۔

فرہنگ زبان گویا کے مولف کا نام مقدمہ کتاب اور نسخہ بانکی پور کے مطابق بدرابراہیم ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل عبارت سے ظاہر ہوتا ہے۔ ^(۲)

" پس از ستایش خدای بی نیاز و ستور محمد کیفی نواز جنین
گود بندہ خوار ترین چون خاک زمین دل پریم بدر
ابراہیم الخ "

مولف کے نام میں اضافت اپنی بھی پائی جاتی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولف کا نام " بدر " اور والد کا نام " ابراہیم " ہے لیکن فرہنگ جہانگیری میں بدرابراہیم کی جگہ بدرالدین لکھا ہے اس سے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ بدرالدین کا مخفف ہے ۔ شرفنامہ منیری کی عبارت درج ذیل میں بدرابراہیم ہی درج ہے جس کے مصنف کے نام بدرابراہیم کی تصدیق ہوتی ہے۔ ^(۳)

" اباردہ بالفتح بارہ موقوف نام تفسیر زند کہ تصنیف ابراہیم
زرنشت است وہی گویند تفسیر نسکہ است و آن ہم کتابی
است مغان را، نیز گویند کہ از صحف منزل است و دو معنی
اخیر منقول است از فرہنگ زبان گویا کہ از مصنفات مولانا
بدرابراہیم برادر حد جامع شرفنامہ است ۔ "

(۱) غالب نامہ صوری ۱۹۸۶ء ص ۱۸۶
(۲) غالب نامہ جنوری ۱۹۸۶ء ص ۱۸۶

(۳) رسالہ اردو کراچی جولائی ۱۹۶۷ء فارسی کی قدیم فرہنگوں میں اردو عناصر " زبان گویا " پروفیسر نذیر احمد ص ۸۹

لیکن شیرانی صاحب نے اپنے مقالے (۱) " فارسی لغات سے اردو کی قدامت کی شہادت " میں مندرجہ بالا بیان کی روشنی میں بدرابراہیم کا نام دو طرح سے تحریر کیا ہے " ملا رشید برادر جد جامع شرفنامہ " دوسری مرتبہ " در ملا رشید بدرابراہیم برادر جد جامع شرفنامہ " یہ دونوں بیان شرفنامہ سے دو طرح سے مختلف ہیں ایک یہ کہ مولف کا نام ملا رشید لکھا ہے جو ابراہیم کا باپ تھا ۔ دوسرے انہوں نے بدر کو پدر پڑھا ہے (جو ملا رشید کے رشتہ کو ظاہر کرتا ہے) شرفنامہ منیری کے مندرجہ بالا بیان سے مولف کے نام میں کس قسم کا شبہہ باقی نہیں رہتا ۔

شرفنامہ منیری کی اس عبارت سے اسکے مولف ابراہیم بن قوام فاروقی کا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تعلق کا علم ہوتا ہے اور جیسا کہ مندرجہ بالا عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ بدرابراہیم ، ابراہیم بن قوام کے دادا کے بھائی تھے اسی لئے ان کا سلسلہ نسب بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ اس کے علاوہ دوسری اطلاع یہ ملتی ہے کہ ابراہیم بن قوام کا تعلق جونپور سے تھا انہوں نے بہار اور بنگال کے بھی سفر کئے ہیں اور بہار شریف میں حضرت شرف الدین احمد یحییٰ منیری کی درگاہ پر حاضری دی ۔ مولف شرفنامہ کو حضرت شرف الدین احمد یحییٰ منیری سے بڑی عقیدت تھی اسی عقیدت کی بنا پر مولف نے اپنی فرہنگ کا نام " شرفنامہ منیری " رکھا، اور اپنی اس فرہنگ (شرفنامہ منیری) کو بنگال کے فرمانروا پارکے شاہ کے نام معنون بھی کی، اس سے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ مولف زفان گویا بھی انہیں علاقوں سے منسوب رہا ہوگا ۔ ایک اور چیز جو مولف کو مشرق سے منسوب کرتی ہے وہ ہے ہندوستانی الفاظ جو اضلاع مشرق اور بہار میں بولے جاتے ہیں اور جن کو اسمنے شامل لغت کیا ہے۔

بدرابراہیم کا تعلق ایک علمی گھرانے سے تھا اس گھرانے نے فارس
فرہنگ نگاری میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ اس خاندان کی دو فرہنگین
آج ہمارے درمیان موجود ہیں "زبان گویا" اور "شرفنامہ"۔

فرہنگ زبان گویا کے سنہ تالیف کے بارے میں کوئی قطعی اطلاع دستیاب
نہیں۔ اس کے بارے میں مختلف قیاس آرائیاں ہیں۔ بحر الفضائل ۸۳۷ھ کے
ماخذ میں زبان گویا کا نام ملتا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ زبان گویا
بحر الفضائل سے قبل لکھی گئی ہوگی۔ بحر الفضائل کی تاریخ تالیف خود فرہنگ
میں اس طرح درج ہے۔ (۱)

"آغاز ہجرت از غرہ ماہ محرم گرفتند و درین وقت از تاریخ

ہجرت پیغمبر ہشتصد و سی و ہفت سالست۔"

لیکن پروفیسر سید حسن صاحب کی رائے میں زبان گویا، ادات الفضلا سے قبل لکھی
گئی فرہنگ ہے ادات کا سنہ تالیف ۸۲۲ھ ہے اس لحاظ سے زبان گویا ۸۲۲ھ
کے قبل کی تصنیف قرار پاتی ہے۔ پروفیسر سید حسن صاحب زبان کو ادات سے
مقدم سمجھنے کی توضیح اس طرح بھی کرتے ہیں کہ شرفنامہ کا مولف بدرابراہیم
کے بھائی کا پوتا ہے۔ اس طرح دونوں میں دادا اور پوتے کا رشتہ ثابت ہوتا ہے
اور دادا پوتے میں ۵۰ سال کا فرق ہونا چاہئے۔ چونکہ شرفنامہ ۸۶۲ھ کی
تالیف ہے اس لحاظ سے زبان گویا ۸۱۲ھ کی تالیف ہوئی۔ اس کے علاوہ
مؤید الفضلا میں ایک دو جگہ زبان کا ذکر ادات سے قبل ہوا ہے لیکن یہ دلیلین
درست نہیں جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ مولف زبان گویا، مولف شرفنامہ منبری
کے دادا کا چھوٹا بھائی تھا یا بڑا۔ کیونکہ دادا کے چھوٹے بھائی اور پوتے کی عمر

میں کم کا فرق ہو سکتا ہے۔ اور بڑے میں زیادہ کا۔ دوسری دلیل اس لحاظ سے اور بھی زیادہ کمزور ثابت ہوتی ہے کہ نہ صرف خود مؤید الفضلا میں بعض جگہ ادات الفضلا کا ذکر زبان گویا سے قبل ہوا ہے بلکہ شرفنامہ کا ذکر زبان سے پہلے ہے۔ چونکہ فرہنگ ادات الفضلا کے مآخذ میں فرہنگ زبان گویا کا ذکر نہیں اور مؤلف ادات حونیہ میں مقیم بھی رہ چکا ہے اس بنا پر مؤلف ادات کا مؤلف زبان سے براہ راست تعلق بھی رہا ہوگا۔ اگر زبان، ادات کی تالیف سے قبل تالیف ہو چکی ہوتی تو ادات میں اس کا ذکر ضرور ہوتا۔ اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ زبان گویا، ادات الفضلا کے بعد کی تالیف ہے یہ ممکن ہے کہ ان کی تاریخوں میں زیادہ فرق نہ ہو۔

فرہنگ زبان گویا کے دو نسخے دستیاب ہیں ایک نسخہ خدا بخش اورینٹل لائبریری بانک پور پتہ میں، دوسرا نسخہ ناشقند یونیورسٹی کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ خدا بخشی لائبریری کا نسخہ ۱۱۷۲ اوراق پر مشتمل ہے۔ جس کے تین ورق دوسری کتاب کے شامل ہو گئے ہیں۔ ہر صفحہ پر ۱۷ سطریں ہیں نسخہ خط نسخ جلی نہایت صاف اور روشن ہے۔ عنوان سرخ روشنائی سے درج کیا گیا ہے۔ فرق کو واضح کرنے کے لئے لفظ اور اسکے معنی کے درمیان ایک خط کھینچا ہوا ہے۔ بخشی و گونہ کا عنوان قائم ہے۔ بہرہ کا عنوان نہیں حرف بطور عنوان درج ہے۔ کاتب کا نام معلوم نہیں سنہ کتابت ۹۵۰ھ جو الفاظ ہندسوں دونوں طرح درج ہوا ہے۔ "تمت الکتاب فی یوم الثلاثاء وقت ظہر الثالث من ذی القعدہ سنہ ۹۵۰ھ خمسین تسعمائہ" اس کتاب میں دو مرتبہ مالک نسخہ کا نام پایا جاتا ہے۔ "اسماعیل عثمان خطیب مسجد جامع مخدوم شیخ نصیر جمال الدین صدیقی۔"

ناشقند کا نسخہ نامکمل اور ناقص ہے اسکے کل اوراق کی تعداد ۵۴ ہے ہر صفحہ ۱۸ سطریں ہے۔ عام طور پر خط نستعلیق ہے چند الفاظ خط

شکست مین ملتے ہیں ۔ آخر میں ترقیمہ ہے ۔

" کتاب فرهنگ نامہ زبان گویا و جہان پویا ، بیست و یکم ماہ
جمادی الثانی ۱۲۳ھ بخط بندہ حقیر بنی بضاعت عرب
نصفی "

زبان گویا ایک مقدمہ سات ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ بدر
ابراہیم نے فخرالدین قواس کی پیروی میں باب کو بخش گوئے کو فصل لکھا ہے اور
گوئے کے ذیل میں بہرہ کی درجہ بندی کی ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل عبارت سے
ظاہر ہوتا ہے۔ (۱)

" ہفت بخشی و در ہر بخش چند گوئے دارد و در ہر گوئے
چند بہرہ "

الفاظ کی دستہ بندی لسانی اعتبار سے کی ہے اور انہیں بخشی میں جمع کیا ہے۔
کلمات کے حرف اول کے لحاظ سے گوئے اور حرف آخر کے لحاظ سے بہرہ مقرر کئے
ہیں ۔ ذیل میں ہم ابواب کے عنوانات کی فہرست درج کرتے ہیں —

۱۔ بخش نخست ۔ یہ باب مفرد الفاظ سے متعلق ہے ۔

در سخنان پہلوی و دری کہ جداگانہ است و پیوند سخنی
دیگر ندارد و آن برنہا د حرفہای عجمی بیست و سہ
گوئے است ۔

گوئے نخست ۔ در سخنانی کہ آغاز آن الف است بر بیست و دو بہرہ

بہرہ نخست ۔ در سخنانی کہ پایان آن الف است

بہرہ دوم ۔ در سخنانی کہ پایان آن "ب" است الخ

- ۲۔ بخش دوم - یہ باب مرکب الفاظ سے متعلق ہے۔
 درسخنان پهلوی ودری کہ ازد و سخن پیوند یافته است
 واز پیوستن هردو رازی انجامیده بر بیعت ویک گونه
 است۔
- گونه نخست - درسخنانی کہ پایان آن الف است تا آخر گونه بیعت
 یکم وهرگونه در بهره ها قسمت یافته۔
- ۳۔ بخش سوم - به بخش مصادر پر مبنی ہے۔
 درسخنان پهلوی ودری کہ از آن کردار ها بیرون آید۔
 بر بیعت و سه گونه۔
 گونه نخست - آنکہ نخست آن الف است تا آخر گونه بیعت و سوم۔
- ۴۔ بخش چهارم - عربی الفاظ پر مشتمل ہے۔
 درسخنانی نازی یعنی عربی، بر بیعت و هشت گونه شامل
 حرفهای عربی مانند ث، ح، ز، ص، ض، ط، ظ، ع، ق۔
 اکثر گونه به بهره ها تقسیم شده بترتیب الفبا۔
- ۵۔ بخش پنجم - اس باب میں عربی، فارسی و ترکی لغات کی آمیزش ہے۔
 درسخنان آمیخته از نازی و ترکی و عجمی کہ در گونه ها و
 بهره ها قسمت یافته به ترتیب الفبا۔
- ۶۔ بخش ششم - به رومی و یونانی لغات پر مشتمل ہے۔
 در لغات رومی و یونانی کہ در گونه ها و بهره ها قسمت
 یافته به ترتیب الفبا۔

- ۷۔ بعضی ہفتم - ترکی الفاظ سے متعلق ہے -
 در لغات ترکی کہ در گونه ها و بہرہ ها قسمت یافتہ -
 نہایت - فرہنگ نامہ در لغات متفرقہ بدون ترتیب الفبا -

بدرابراہیم نے زبان گویا میں اپنے ماخذ کا ذکر خاص طور سے نہیں کیا بلکہ بعض لغات کی تشریح کے ضمن میں تین چار فرہنگوں کے نام لکھے ہیں۔ مثلاً لغت فرس اسدی، رسالۃ النصیر، فرہنگ فردوسی، فرہنگ قواس، لیکن پروفیسر سید حسن صاحب کے مطابق بدرابراہیم کے پیشی نظر اور کچھ فرہنگین بھی تھیں۔ جن کے نام مؤلف نے نہیں دئے ہیں۔ لیکن مولف زبان گویا نے سب سے زیادہ استفادہ لغت فرس اسدی اور فرہنگ قواس سے کیا ہے۔ مثلاً لغت فرس کا حوالہ مندرجہ ذیل لغات کے ضمن میں ہے^(۱) اور مزد، پیلہ، خشتجہ، دژ، رخس، زند، فانہ، کلج، کبودر، لک، نورده، ورناج وغیرہ ہیں اور فرہنگ قواس مندرجہ ذیل لغات کے ضمن میں ذکر ہوئی ہے۔^(۲)

- توز - فخر قواس گوید: آنچه از کسی بکسی رسیدہ باشد باز رسانیدن
 ہف - فخر قواس گوید: چوین است الخ
 غدارہ - پیکان بزرگ و در فرہنگ نامہ فخر قواس غزارہ بڑای **ہجہ**
 کت - تاج و تخت، و در فرہنگ نامہ فخر قواس است: کت تخت ہندوان
 باشد الخ
 کپشک - و در فرہنگ نامہ فخر قواس کپشک
 شبان فرہوک - شب ہرک و فخر قواس شبان فرہوک کہتہ است۔

ان کے علاوہ اور بھی مقامات پر فرہنگ قواس کا نام ملتا ہے۔

(۱) مجلہ غالب نامہ جنوری ۱۹۸۶ء ص ۱۹۱
 (۲) رسالہ فکر و نظر جولائی ۱۹۶۵ء "ہندوستان کا قدیم فارسی لغت" فرہنگ قواس "پروفیسر نذیر احمد" ص ۱۸

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ مولف زبان گویا نے اپنی فرہنگ کی ترتیب
فخرالدین مبارک شاہ غزنوی کی لغت کی پیروی میں کی ہے اور اس پیروی کا ہی
نتیجہ ہے کہ نہ صرف بدرابراہیم نے زبان گویا کے مقدمہ میں "فارسی سرہ" کا
استعمال کیا ہے بلکہ بہت سے کلمات و فقرات بھی دونوں میں مشترک درج ہیں
یہاں چند جملے زیر نظر رکھے جاتے ہیں۔ (۱)

فرہنگ قلاس	زبان گویا
ایزد تعالیٰ درکارا بن پی روی از کاہ آہو	ایزد درکار و گفتار اورا باور و از آہو
گیوان و نارائی دژ برازان یار و نگاہدارش	گیوان و دژ برازان نگاہدار باد -
باد -	
و درو ہوش و گوش بران استوار گماشتند	پس ہوش و گوش بران آرزو بگماشتند و
-----آنچہ در دل داشتند ہم سوی	دل بران کام و بست داشتند و بسوی
یکدیگر میدیدند اما کسی آن در باز نمیکرد	یکدیگر میدیدند - - - کسی از در باز نہی
و داد سخنها بسزا نمیداد -	گشاد و داد سخنها بسزا نمیداد -
در بوزش را بر بستم و سخن را در سخن	در آستوہ را برخود بستم و سخن را در
پیوستم -	سخن پیوستم -
در زبان تازی و فارسی ترجمان کردہ	و ہرچہ در زبان تازی و پارسی و پہلوی
ہمہ را فرد فرد و یگان یگان در خانہ	و دری - - - - بود ہمہ را فرد نگر پیوستم
کاغذ نگار آوردم و آنرا بخش بخش و	ویگان یگان در خانہ نگار آوردم - - - -
گونہ گونہ و بہرہ بہرہ کردم برین ہنجار	آنرا بخش بخش و گونہ گونہ و بہرہ بہرہ

(۱) رسالہ اردو کراچی - جولائی ۱۹۶۷ء "قدیم فارسی فرہنگوں میں اردو عناصر"

فرہنگ قواس	زبان گویا
خدای عزوجل دانائراست بردرستی و ناراستی آن از نا آگاہی و گمراہی نگاہدار وبراہ درست راست گذارد ۔ نگاہ دارد ۔	کردم ----- نہادم برین ہنجار یزدان دانائراست و ہر درستی و ناراستی آن از گمراہی و بی آگاہی نگاہ دارد ۔

ان کے علاوہ رسالۃ النصیر کا حوالہ آورد اور نیز، اور فرہنگ فردوسی کا ذکر
زرف، گہر، میزد، وغیرہ کے ذیل میں ہوا ہے۔

فرہنگ زبان گویا جن فرہنگوں کا مآخذ رہی ان میں بحر الفضائل تألیف
محمد بن قوام بلخی، شرفنامہ منیری تألیف ابراہیم بن قوام فاروقی، تحفۃ السعاده
تألیف شیخ محمود بن ضیا، مود الفضلا تألیف شیخ لاد دہلوی، فرہنگ شیرخان
تألیف شیرخان، مدار الافاضل تألیف اللہ داد سرہندی، فرہنگ جہانگیری تألیف
جمال الدین حسین انجوی شیرازی وغیرہ قابل ذکر ہیں ان فرہنگوں میں سب سے
زیادہ مود الفضلا اور شرفنامہ منیری نے استفادہ کیا ہے۔

فرہنگ زبان گویا کا مقدمہ فارسی بفارسی ہے۔ مولف نے عربی الفاظ کا
استعمال نہیں کیا ہے اور اس بات کا پورا التزام کیا ہے کہ اس کی زبان خالص
فارسی ہو۔ مقدمہ کے کچھ فارسی الفاظ و فقرات درج ذیل کرتے ہیں۔ (۱)

نیاز (حمد)	آفرین (حمد)	ستود (نعت)	زبان
گونہ گونہ	دل پرہیم	خواست (آرزو)	خجستگی (دلہستگی)

حستہ (مطلب) ہوش گویں آہوگیر (عجب جو) برگین (برگردہ)
بستہ استہ

بدرابراہیم نے مقدمہ میں مسجع عبارت کا استعمال کیا ہے چند مثالین درج ذیل ہیں۔ (۱)

سہاس ہزار، افزون از شطار، و ستایش بی اندازہ و بسیار، بردن از گردش روزگار، نیاز بہین و آفرین پدید آرند، جان و گشتا نیدہ دل و روان را کہ زفانہای ہمہ نیک زفان بانہاد و بی پایان نامش گویان و دلہای ہمہ آفریدگان نشانہی جویان۔

اس کے علاوہ مولف محاورہ پر قادر تھا اس نے مقدمہ میں با محاورہ عبارت لکھی ہے۔ نمونے کے طور پر ذیل میں چند مثالین پیش کی جاتی ہیں۔ (۲)

نومن باختن	چنانک بایست نومن نیاختہ	جیسا ہونا چاہئے اس کے مطابق
روزہ بشپ آوردن	پند پذیران روزہ شب می آرند	عمل نہ ہوسکا۔
ہوش و گوئی بر	پس گوئی و ہوش بر آن	دانشور و طلبہ جون تون دن گزار رہے تھے
آرزو گماشتن	آرزو بگماشتہ	ساری توجہ مقصد کے حصول کے لئے لگادی
در استوہ برخود	در استوہ برخود بمتم	گہرمین مجبور ہوکر بیٹھ گیا
بمتن		
بر آن کشیدن	و منش بر آن کشید	عقل نے اس بات پر راضی کیا
بر چیزی دل داشتن	دل بر آن کام و بست داشتن	اس مقصد کے حصول پر راضی ہوا

ان کے علاوہ درج ذیل کچھ دستوری مسائل بھی موجود ہیں۔

(۱) مجلہ غالب نامہ جنوری ۱۹۸۶ء ص ۲۲۰

(۲) ایضاً

- ۱۔ مفعول صریح کی حالت میں حذف را کی مثالین کثرت سے پائی جاتی ہیں۔
- ۲۔ صفت مقدم کی مثالین بھی موجود ہیں۔
- ۳۔ غیر ذوی العقول کے لئے ویسے، او کا استعمال ہوا ہے۔
- ۴۔ ماضی تمنائی کا استعمال استمراری کے معنوں میں اکثر ملتا ہے۔
- ۵۔ فاعل غیر ذوی العقول جمع کی حالت میں ہونے پر بھی فعل واحد کا استعمال ہوا ہے۔

فرہنگ زبان گویا اپنی مندرجہ ذیل خصوصیات کی وجہ سے دوسری تمام فرہنگوں سے ممتاز ہے۔

- ۱۔ فرہنگ زبان گویا مین لغت فرس اسدی، فرہنگ قواس، صحاح الفرس، دستور الافاضل کے مقابلے میں لغات زیادہ شامل ہیں۔
- ۲۔ فرہنگ زبان گویا کو دوسری تمام فرہنگوں سے ممتاز کرنے والی صفت یہ ہے کہ اس میں خالص فارسی کے الفاظ کو عربی، ترکی، یونانی اور رومی وغیرہ زبانوں کے الفاظ سے الگ کر کے الگ باب میں درج کیا ہے۔ اگرچہ فرہنگ زبان گویا فارسی کی فرہنگ ہے لیکن فارسی زبان میں دوسری زبان کے لغات رائج ہونے کی بنا پر صاحب زبان گویا کی دوسری زبانوں کے لغات کی درجہ بندی کی کوشش قابل قدر ہے۔
- ۳۔ اس فرہنگ میں مرکب اور مفرد الفاظ کو الگ الگ بیان کیا ہے۔
- ۴۔ زبان گویا کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے جیسا کہ ہم اس سے قبل عرض کر چکے ہیں کہ کلمات کو حرف اول اور حرف آخر کے حساب سے گونہ اور بہرہ میں مقرر کیا ہے۔ مندرجات کی اس ترتیب سے الفاظ کے املا اور قرات کے تعیین میں مدد ملتی ہے۔
- ۵۔ اس فرہنگ میں ایسے کلمات بھی شامل کئے ہیں جن کے بارے میں قطعی طور پر معلوم نہیں کہ وہ کس زبان سے تعلق رکھتے ہیں ان تمام لغات کو مؤلف

نے ایک الگ باب میں جمع کہا ہے۔ اس طرح علامہ کی الگ باب درجہ بندی کی ہے اس کے علاوہ مولف نے ر، ژ، ک، گ، ب، پ سے شروع ہونے والے لغات کو بھی الگ باب میں رکھا ہے۔

۶۔ فرهنگ زبان گویا میں بہت سے عربی الفاظ جو فارسی زبان میں رائج ہیں اور جو عربی کے مخصوص باب میں شامل نہیں ہو سکے ان کی تشریح خاتمہ میں ملتی ہے۔

۷۔ بعضی الفاظ کی تشریح میں ان الفاظ کی علاقائی نسبت بھی بیان کی ہے کہ وہ لفظ کس علاقہ میں رائج ہے۔ چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں

پوشک - گرہ بلفت ماوراءالنہراست
چرخشت - چرخ انگور مال وان بزبان ماوراءالنہراست
خوارہ - طعامت بزبان افغانان
قغ - وبزبان فرغانہ صنم وبت باشد

۸۔ اس فرهنگ میں حرف ذال کے لئے الگ بہرہ مقرر نہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ صاحب زبان گویا کے زمانے میں دال اور ذال فارسی کا فرق ختم ہو گیا تھا۔ باد کا تلفظ باز کی طرح کیا گیا ہے۔

۹۔ مولف زبان گویا نے الفاظ کی تشریح کے سلسلے میں شعری شواہد سے بڑے توجہ سے کام لیا ہے اس فرهنگ میں جن شعراء کا کلام بطور سند پیش ہوا ہے ان میں کچھ شعراء کے نام درج نہیں۔ اس فرہنگ میں مولف کا کلام بھی موجود ہے۔ بطور مثال چند ابیات درج ذیل ہیں۔ (۱)

رندہ - کردگارامشت رندہ دہ جہان را خوشی تراش
تا کہ از قومی کہ ہم ایشان وہم مایہ ایم

(شاعر کا نام درج نہیں) ص ۱۸۵

ختنبر - با فراخی است ولی سخت ہمی تنگ زید
آنچنان شد کہ چنو ہیچ ختنبر نشود (ابوالباس) ص ۱۲۵

بید - این پنج درخت ست کہ می نارد بار ^{سرف}
بید و پدہ و سرو و سپیدار و چنار (بہار ابرہیم) ص ۵۰

۱۰۔ زبان گویا کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اسمیں سبکڑوں ہند ستانی الفاظ درج
ہیں جو فارسی ^{و عربی} الفاظ کی تشریح کے سلسلے میں استعمال ہوتے ہیں۔ اس
فرہنگ کے کچھ ہندی الفاظ ہم پروفیسر نذیر احمد صاحب کے مقالے (۱) فرہنگ
زبان گویا و جہان پویا کی مدد سے پیش کرتے ہیں۔ اس مقالے میں تمام ہندی
الفاظ نہجی ترتیب کے ذیل میں آئے ہیں -
(حرف الف)

فارسی و عربی	ہند ستانی
طلق	ابھرک
انجرہ	اتنگن
پنواز	ادہ
عزم	ارکہ
د سمبر	ارھر
قالہ	الایچی

(حرف ب بہ)

آہار	پان
ولیچ	بشیر
درخش	بجلی
ہتکن	بروستہ

هند، بستانی	فارسی یا عربی
بهتل	خرچکوک
بهلاوه	بادپر
بهلاوا	بلاد
بهیر	کرنا ی
بیلن	جوب پاره
(حرف پ په)	
بالک	استاخ
پهالی	ایم
پهرک	باد فراه
پنکه	باز نیچ
پکه	باد بزن
پهوئی	رشاشه
پهتکری	زچ
پونهی	سگ انگور
(حرف ت)	
نالو	کام
(حرف ج چ جه چه)	
جابهتری	بسباس
چهجه	بکوک
جکری	ریواج
جنرمار	سما روغ
جیشکهر	اظفار الطیب
جانوانسه	ام غیلان

هند بستانی فارسی و عربی

جانوا مه شترغاز

چینه ارزن

چهر ورد وک

جائهل جوزینا

(حرف د)

دارچینی اقادیه

درخت نیم آزاد

دهاتوره کوزمال

دهنیه کشنیز

(حرف ر)

رانه ده گیا

رائی زرننگ

(حرف م)

منداسی انبر

سوال جامه غوک

سوکن انباغ

سهاگه تنکار

سهره بملاک

سیسه سرب

(حرف ک، که)

کچور زرنبار

کچهوه باخه

هند بستانی فارسی و عربی

کدو	خبارشنبر
کراهی	پاتله
ککری	کپیته
کتوار	ایلو
کنیر	خرزهره
کتول	نیلوفر
کنواشی	مندس
کولپو	جوخ
کویل	خاد
کونکلو	شلم
کهیل	گوم
کهک	کت
کهیره	سماوغ
کیله	موز

(حرف گ، گه)

گاله	غنده
گدگی	رغدغه
گوین	فلاخن

(حرف م)

مانک	کوزن
متره	چفوک
مونه	آنسته
مینهی	شمبید

ہند ستانی	فارسی و عربی
(حرف ن)	
نواکھیر	طہاشیر
(حرف ہ)	
ہنورہ	خابسک
ہلونی	شدیار
ہنڈی	مقہ
ہیرا	العاس
(حرف ی)	
یلگی	آونگ

۱۱۔ زبان گویا میں الفاظ کی تشریح میں عربی و ہندی کے متبادل الفاظ سے مدد لی گئی ہے۔

۱۲۔ زبان گویا میں چند ایسے کلمات بھی پائے جاتے ہیں جن کے تلفظ بتائے گئے ہیں چند کلمات مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱)

اید - بکسرہمزہ وفتح میم سہار وآن آہن پارہ ایست کہ بدان زمین زراعت پارہ کنند کہ بہندوی پھالی گویند

(گوئے الف بہرہ ہشتم "و" ص ۱۲)

زکاب - سیاہی کہ بدان بنویسند بضم زا گویند

(گوئے "ز" بہرہ "ب" ص ۱۸۷)

زہشت - نفس یعنی دم بکسرہا نیز گویند

(گوئے "ز" بہرہ "ت" ص ۱۸۸)

سرف - درد گلوکہ از سرفہ بود بضم سین است

(گوئے "س" بہرہ "ف" ص ۲۱۰)

(۱) فرهنگ زبان گویا - بدرابراہیم

۱۳۔ فرهنگ زبان گویا میں بعض مقامات پر اعراب کا بھی التزام کیا گیا ہے۔
ان تمام صفات سے علم زبان شناسی، لغت شناسی، مادہ کا تعین، علاقائی الفاظ کے نسبت کے تعین میں بڑی مدد ملتی ہے۔

فرہنگ زبان گویا کی مندرجہ بالا خصوصیات سے ظاہر ہوتا ہے زبان گویا ایک عمدہ اور مفید فرہنگ ہے اور دوسری فرہنگوں کے مقابلے میں اپنا ایک خاص مقام رکھتی ہے، اور بدرابراہیم کو لغت و زبان پر قدرت حاصل ہے لیکن اس کے باوجود بدرابراہیم نے بہت سی غلطیاں بھی کی ہیں^(۱) مولف نے اپنے مآخذ میں جن فرہنگوں سے مدد لی ہے ان سے براہ راست استفادہ نہیں کیا بلکہ بغیر کشف و تحقیق کے، نہ صرف ان کے الفاظ و فقرات بلکہ جملے تک اپنی فرہنگ میں نقل کر لئے ہیں۔ چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ (۱)

کنج	-	آنچه کودکان را بدان نرسانند	الخ (زبان گویا)
کنج	-	آنچه کودکان را بدان نرسانند	(قواس ص ۱۱۲)
دژ	-	بدوخشم	(زبان گویا)
دژ	-	بدوخشم	(قواس ص ۹۳)
رخبین	-	دوغ متبر مانند پنیر	(زبان گویا)
رخبین	-	دوغ متبر مانند پنیر	(ادات ادات الفضلا)

۲۔ مولف زبان گویا نے طوالت سے پرہیز کیا ہے اور مثنیٰ کے بیان میں نہایت اختصار سے کام لیا ہے یہی وجہ ہے کہ زبان گویا اسناد سے خالی ہے۔

۳۔ جیسا کہ فہرست مندرجات میں بیان کیا گیا ہے کہ مولف نے اپنی کتاب میں فارسی، عربی، ترکی وغیرہ الفاظ کو علیحدہ ابواب میں درج کیا ہے۔ لیکن

بعض عربی الفاظ کو فارسی الفاظ کی فصل میں داخل کر دیا ہے۔ جیسا کہ

اس مثال سے ظاہر ہوتا ہے جو عربی لغت ہے۔

رشاشہ - قطرہ باران باریک ہندوی پھوٹی گویند -

مادہ رشی بمعنی جکیدن باران اندک، مود^ک ۱ : ۲۲۳

وفرہنگ معین ۲-۱۶۵۶

۴۔ بدرابراہیم نے بعض مرکب الفاظ کو مفرد الفاظ کے ذیل میں درج کر دیا ہے۔

(مرکب سے مراد خود و جزو سے بنے ہوں) جیسے کہ :

دست گاہ :- "ماہ را گویند قوت و قدرت - دستگاہ مرکب، دست + گاہ

سیکی :- شراب مثلث - سیکی مرکب، سہ + یک

۵۔ مولف نے ایک غلطی یہ بھی کی ہے کہ اسے "بے" "کاف" "گاف" وغیرہ

کے پڑھنے میں تسامع ہوا ہے۔

۶۔ اس فرہنگ میں غیر معروف اشخاص و امکنہ کے نام بھی پائے جاتے ہیں جیسے :-

شیم - نام رودے، اداۃ الفضلا میں بھی یہی اطلاع ہے یہ نہیں

معلوم کہان کا دریا ہے۔

۷۔ چونکہ اس فرہنگ کا بخش سوم مصادر کیلئے مخصوص ہے اسلئے مصدر سے بنے

دوسرے افعال اور قواعد و دستور کے دوسرے مسائل جیسے صفت مشبہ، اسم مفعول

اسم فاعل وغیرہ کا دوسرے باب میں ذکر کرنا درست نہیں بلکہ ان تمام لغات

کا ذکر مصدر کے باب میں بھی ہونا چاہئے تھا۔

۸۔ بدرابراہیم نے فرہنگیان، نہفتان، گوان جیسے جمع الفاظ کو بھی درج کیا ہے

اگر جمع کی حالت کمں اصول کی بنیاد پر نہ ہوتو اس کو شامل کرنا درست ہے

لیکن محض ضخامت میں اضافہ کے لئے درست نہیں۔

۹۔ اس فرهنگ میں کچھ الفاظ ایسے بھی موجود ہیں جو دوسرے زیادہ
معنی رکھتے ہیں۔ ان کی تکرار ہے جبکہ اس لغت میں کثرت سے
ایسے الفاظ موجود ہیں جو دوسرے زائد معنی رکھتے ہیں اور ایک ہی
جگہ درج کر دیئے گئے ہیں۔

۱۰۔ مولف زبان گویا کو بعض لغات کی تشریح میں غلط فہمی ہوئی ہے
جیسے کہ:

شاہور - نام بادشاہی شہر جامع مصر -
شاہور ماسانی خاندان کے بادشاہ کا نام تھا اس خاندان کی تین
حکمرانوں کا یہی نام دیا ہے۔ شاہور اول - ۲۲۲ء تا ۲۴۳ء، شاہور دوم
۳۰۹ء تا ۳۴۹ء اور شاہور سوم ۳۸۳ء تا ۳۸۹ء۔ اس کے علاوہ کچھ
لغات کی تشریح اس قدر غیر واضح ہے کہ ذہن سمجھنے سے قاصر ہے۔
جیسا کہ مندرجہ ذیل لغت کی تشریح سے ظاہر ہوتا ہے؛

زر - پیرکھن ضد برنا ازینجاست کہ زال سلام را زال زر گویند
از بہر موی سپید، و ذہب -

۱۱۔ بدرابراہیم کی اس فرهنگ میں متعدد مثالین تصحیف کی بھی پائی
جاتی ہیں چند مثالین پیش کی جاتی ہیں :-

وازیج - معروف آنکہ دخترگان رستم آویزند و دران بازی کنند الخ
فرہنگ جہانگیری، فرهنگ رشیدی اور برہان قاطع^۱ میں وازیج و بادنیج
دونوں ہیں۔ وازیج بادنیج کی تصحیف ہے صحاح الفرس

ص ۵۱ میں بادنیج وازیج کے معنی درج ہے اس طرح رک:
برہان ص ۲۲۷۸ حاشیہ ۲، جہانگیری ص ۲۰۲ ح ۱، ہدایۃ المعلمین ص ۲۸۹،
میں بھی درج ہے۔

فیدافہ — نام عورتی است

اکثر فرهنگون میں فیدافہ ہی درج ہے۔ مثلاً ادات الفضلا میں آیا ہے فیدافہ نام عورتی است کہ آمرّہ، ولایت سمت مغرب بود، با سکندر محاربہ کرد آخر الامر مضبوط گشت۔ دراصل فیدافہ قیدافہ کی تصحیف ہے اس بات کی تصدیق شاہنامہ فردوسی (چاپ خاور ج ۲ ص ۲۹ ۳۰ ۳۱) کے مندرجہ ذیل اشعار سے بھی ہوتی ہے۔

زنی بود در اندلس شہریار

خرد مند بالشکری بی شمار

جہا نجوی بخشندہ قیدافہ نام

زروی بھی یافتد نام و کام

جو قیدانہ آن نامہ او بخواند

ز گفتار او در شگفتی بماند

یکی پور قیدافہ داماد بود

درآن شہر فاقازازان شاد بود

بحر الفضائل

ہندستان کی بیشتر فرہنگیں عہد اکبری سے قبل وجود میں آئی ہیں ۔
اور فرہنگ نویسی کے سلسلے میں فرہنگ قوام ہندستان کی فرہنگ نویسی کا نقطہ
آغاز ہے ۔ اس کے بعد دستورالفاضل ، لسان الشعراء ، ادات الفضل ، زبان گویا ،
اور بحر الفضائل جیسی فرہنگیں وجود میں آئیں ۔

بحر الفضائل کا پورا نام "بحر الفضائل فی منافع الافاضل" ہے ۔ یہ فرہنگ عربی
اور فارسی لغات پر مشتمل ہے ۔ اور فیروز شاہ تغلق کے عہد میں لکھی گئی ۔
اس کے مولف کا نام محمد بن قوام بن رستم بن احمد بن محمود بدر خزائنہ البلخی
المعروف بہ کرٹی ہے ۔ مولف کی دوسری نسبت "کرٹی" ہے جس کے بارے
میں اختلاف ہے اس کی تفصیل پروفیسر محمود شیرانی صاحب کے مقالہ (۱) فارسی
کی ایک قدیم فرہنگ میں اردو زبان کا عنصر" میں دیچ ہے ۔

محمد بن قوام بلخی کی سوانح حیات سے متعلق صرف اتنا ہی علم ہوتا ہے
کہ وہ شاعر اور عالم تھا اور ملک الشعراء فضل الدین محمد بلخی کے نام سے
یاد کیا گیا ہے ۔ اس نے اپنی تمام زندگی ایک شاعر اور فرہنگ نگار کی حیثیت سے
بسر کی ۔ جس کے نتیجہ میں بحر الفضائل جیسی فرہنگ اور شرح مخزن الاسرار جیسی
مفید شرح وجود میں آئی ۔

فرہنگ بحر الفضائل کا سن تالیف ۸۳۷ھ ہے ۔ اس فرہنگ کے تین
نسخے معلوم ہو سکے ہیں ایک کتب خانہ آصفیہ میں اور دو نسخے انڈیا آفس کے
کتاب خانے میں موجود ہیں جس میں سے ایک کسی قدر ناقص ہے ۔ نوین صدی
کا لکھا ہوا بحر الفضائل کا نسخہ اس صدی کی تمام املا کی خصوصیات کا حامل ہے
جسکی بنا پر پروفیسر شیرانی صاحب نے خود مصنف کے عہد میں نقل کیا گیا نسخہ قرار دیا ہے ۔

اس کا فارسی خط ہندستانی تعلیق میں ہے اور عربی خط نسخ، جس کو خط لاہوری بھی کہتے ہیں، سے متعلق ہے اس کے کاتب ظریف محمد بن عبداللطیف قریشی الاسدی ہیں۔ کاتب نے بعض مقام پر ہندی الفاظ میں دال گاف اور نون میں فرق ظاہر کرنے کے لئے تین تین نقطے لگا دیئے ہیں۔ "ڑے" کے لئے جھوٹی "طوے" کی علامت دی ہے اس کے علاوہ دوزخ کی "ڑے" پر تین نقطے لگائے ہیں۔ سال و سین لکھنے وقت مات و عشرات واحد کے درمیان سے کاتب نے وا کو حذف کر دیا ہے اور بالکل اردو انداز سے لکھا ہے۔

مولف فرہنگ بحوالہ فضائل نے مندرجہ ذیل فرہنگوں کو اپنے ماتخذ کے طور پر استعمال کیا ہے :

لغت فرس اسدی، زبان گویا، لسان الشعراء، النفیس فرہنگ نامہ،

شیخ زادہ عاشق، دکنیہ

اس کے علاوہ اس نے مختلف شعراء کے دواوین و کلیات سے بھی استفادہ کیا ہے۔ ابو عبد اللہ جعفر بن محمد رودکی، غصیری بلخی، عمن بخاری، اوحدا الدین انوری، خاقانی شروانی، نظامی گنجوی، سعدی شیرازی، امیر خسرو دہلوی وغیرہ۔

شیرانی صاحب کے مقالے^(۱) "فارسی زبان کی ایک قدیم فرہنگ میں اردو زبان کا عنصر" اور انڈیا افس کیٹلاگ^(۲) سے علم ہوتا ہے کہ مولف نے اس فرہنگ کو

(۱) مقالات محمود شیرانی مرتبہ مظہر محمود شیرانی جلد اول

(۲) The work is divided into two kisms. The first of which forms the real dictionary, arranged alphabetically in European manner, in twenty eight babs.

The second, on miscellaneous matters, contain fourteen babs and thirty seven fals. Volume I, p.1352.

دو حصوں میں منقسم کیا ہے۔ فہرست مضامین مندرجہ ذیل ہے۔

قسم اول - در لغات اہل فضل واصطلاحات ایشان بہ ترتیب حروف تہجی ،
ودرین قسم بہشت و ہشت باب است ۔

قسم دوم - در ابواب متفرقہ و درین قسم چہار دہ باب و سی ہفت فصل است ۔

باب اول - در آسماں بعضی از اہل و اولاد و عمال و غزوات و اسباق و اسباب
پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم ۔

باب دوم - در الفاظ ادوات و غیران و درین باب دو فصل است ؛

فصل اول - در اعداد

فصل دوم - در تنوین

باب سوم - در کنیت ہا و درین باب چہار فصل است ؛

فصل اول - در 'آب' ۔

فصل دوم - در 'ام' ۔

فصل سوم - در 'ابن' ۔

فصل چہارم - در 'بنت' ۔

باب چہارم - در آسماں ماہیا و ایام ہر ملت و درین باب ہفت فصل است ؛

فصل اول - در ماہیاء عرب ۔

فصل دوم - در ماہیاء روم ۔

فصل سوم - در ماہیاء فارس ۔

فصل چہارم - در ماہیاء یہود ۔

فصل پنجم - در ماہیاء جہرہ ۔

فصل ششم - در ماہیاء ہند ۔

فصل ہفتم - در آسماں روزہا کہ ہفت روز است ۔

باب پنجم - در آسمانی کواکب سیاره و ثابته و درین باب سه تا فصل است -

- فصل اول - در بروج و منازل قمر است -
- فصل دوم - در کواکب سیاره و عقد نین و کید -
- فصل سوم - در کواکب ثابته -

باب ششم - در اقلیم ها و آسمانی بعضی شهرها مشهوره -

باب هفتم - در حلیه آدمیان -

باب هشتم - در وزن دم و دینار و قیراط و صاع و رطل و من و جزآن -

باب نهم - در الفاظ ذومعنی که فضلا را بکاراید و صنعتها درین باب

شش فصل است:

- فصل اول - در الفاظ ذومعنی -
- فصل دوم - در مثلث -
- فصل سوم - در مثل -
- فصل چهارم - در اضداد -
- فصل پنجم - در تجنیس و تصحیف -
- فصل ششم - در مقلوب و معکوس -

باب دهم - در الفاظ متناسب از هر نوع و درین باب نه فصل است -

بدین تفصیل :

- فصل اول - در آسمانی بهشت و حور و تصور و حیاض و غیر آن -
- فصل دوم - در آسمانی قیامت و دوزخ و مناسب آن -
- فصل سوم - در آسمانی حکما و الفاظ یونانی و سریانی -
- فصل چهارم - در آسمانی پادها هر اجناس -
- فصل پنجم - در آسمانی بیایان ها -
- فصل ششم - در آسمانی پادشاهان هر بلاد -

- فصل ہفتم - در نام طعمہ یعنی مزہ ہا و مزاج آن -
 فصل ہشتم - در نام گلہا ریاحین عربی و فارسی و ہندی -
 فصل نہم - در متفرقات -

- باب ہازدہم - در آسماہی ہر و خمار و اوانین و اسباب -
 باب دوازدهم - در آسماہی پردہا و اوقات نواختن سرود و راگہا و در آسماہی
 مزامبروانچ نوازند و در این باب فصل است:

- فصل اول - در پردہا و شعبہا و وقت نواختن -
 فصل دوم - در راگہا ہندی -
 فصل سوم - در مزامبروانچ نوازند

- باب سیزدہم - در آسماہی ہفتاد و دولت اہل بدعت و بعضی اسباب و مقدم
 ایشان کہ درین باب سہ فصل است:

- فصل اول - در آسماہی ہفتاد و دولت اہل بدعت و اقوال
 ایشان -

- فصل دوم - در بیان احوال بعضی اہل ضلالت از ہفتاد
 و دو قول -

- فصل سوم - در بعضی اسباب و مقام و دین ہا اہل بدعت -

- باب چہار دہم - در الفاظ ہندی کہ در نظم بکار آید -

مسلمانوں میں سلطان فیروز شاہ تغلق (۷۵۲ھ و ۷۹۰ھ) کے عہد میں
 اہل ہنود کے علوم و فنون سے واقفیت حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا جس کے نتیجہ
 میں سنسکرت کی کچھ کتابیں فارسی میں ترجمہ ہوئیں جن میں "دلائل فیروز شاہی"
 بہت مشہور ہے انہیں اثرات کے تحت محمد بن قوام بلخی نے اپنی فرہنگ

بحرالفضائل کی قسم دوم میں ہندو ست، ماہ، واپام، موسیقی اور جیت سے متعلق ابواب مقرر کئے، اگرچہ مختصر ہیں۔

اس فرہنگ کے ایک فصل میں ہندوستانی پھولوں کے نام بھی ملتے ہیں مثال کے طور پر چند نام یہیں کئے جاتے ہیں۔

انار	بالا	بہری	پہل
بیل	بولسری	تلمس	کیوڑ
جنبہ	جوهی	بسمت	کیسو
کتیر	مٹکارہار	نرگس	ناج خروس
وغیرہ ہیں۔ اس کے علاوہ ہندی آلات موسیقی کے نام بھی درج ہیں۔			
الابن	بھیر	بین	جنتر
دھلک (ڈھولک)		دمل، مندل (طبل)	
دوٹاہ کہ پٹھان نوازند	دھد	گھوڑی	سنگھ
کدلی	کنجھال		کنکسرو

محمد بن قوام بلخی نے بھی فرہنگ بحرالفضائل میں دوسرے فرہنگ نویسوں کی طرح فارسی الفاظ کے مترادف ہندی الفاظ درج کیے ہیں۔ اس فرہنگ کے کچھ ہندی الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:۔ (۱)

آبنوس	- درخت است سیاہ چوب دارد، ہندوی نیرو گویند۔
اجمود	- دارا یعنی جوانی ^(۲) ۔
اسفاناخ	- سبزی کہ بالک گویند۔
اسم	- نام الہ، خدا کا نام۔
اشترخار و اشترغار	- گياہی است خاردار مالوف شتر یعنی جوانسہ
آفتاب پرست	- حر یا، اہل ہند گھرگت گویند۔
آنستہ	- گياہی است کہ آن را عربی سعد خوانند و ہندوی موتہ گویند۔

(۱) مقالات محمود شیرانی - جلد اول

(۲) مراد اجرائی -

آهک	- چونه -
باد بیزن	- یعنی پکھه -
بار	- پهل را گویند -
برخو	- اهل هند آنها پوزنه گویند -
بسباس	- جابتری -
بسنه	- یعنی مکر -
بفض	- دشمنائیگی -
بلاد	- بهلاوه ، بهداوه -
بقلة الحمقا	- تخم لونگ و بڑی لونگ -
پوزه	- تنه درخت ، هندوی پید -
تاجی	- سهره زرکه درکار خیر بر سر مرد یا عورت می بندند -
ترن	- گل نسوین ورنجن است -
تنگار	- سهاگه -
توقیع	- خط و نامه و فرمان پادشاهان باغصه -
نور	- گاونلک ، هندوی برکه گویند -
جفن	- آهک یعنی گچ از چونه کنند -
جنگرو	- که زن به جهت پا کوی می بندد -
جوز	- اکهرت -
جوزیلا	- جائے پهل -
جوز مائل	- بارد هاتوره -
هسک	- خار گوکهره -
حکیم	- طبیب و منجم -
خار باز	- هندوی جیره واونکه و ابکهاره گویند -

خرجکوک	- گیاهی است ، هندوی سہنل گویند -
خرزہرہ	- درخت کنیر -
خروہہ	- لکرہ -
خشت ژوبین	- یعنی گوہن -
دابہم	- جاہد و ہشہ و سدا -
دڑمسین	- حصار مسین ، ہندوی تابنہ گویند -
دغوغہ	- دست زیر بغل و کش کردن ناکس بخندد -
دود	- دھوان -
دیوچہ	- جوک -
ذروہ	- یعنی سیدھی -
راق	- جابتری -
رال	- دارواست مثل صمغ کہ کودکان در شب براۓ بازی می سوزند
رباط	- یعنی تھانہ و سکونت ، جائے غذا -
رغونہ	- ماشورہ کہ اہل ہند آنرا کوکری گویند -
زانگرو	- جتجرو یعنی چرس و جلاجل و زنگلہ -
زاکہ	- یعنی پھٹکری -
زراوند	- کچور -
زرنب	- گیاهی خوشبوست بر بینی گویند -
زغفران	- کتلو -
زنجبیل	- سندھی -
سارق	- جور -
سہرز	- تلی -
سرخاب	- جکوا جکوی -

سلا بنه	- سنگ که بدان دارو جز آن شکند، هندوی بنه گویند-
سلق	- چقدر یعنی گونگلو-
سلنه	- نلسم-
شہ بخون	- هندوی رینو-
شقاقل	- مونہہ -
شہلید	- مینہی -
شورہ	- کھار را نیز گویند کہ برائے آتھی بازی بکار آید-
شوشک	- کیک یعنی سپہو (پسو) -
صغ	- شیرہ درخت یعنی گوند-
صندل	- چندن و چندن صندل -
طاس	- جام یعنی پیالہ و کثورہ -
طلق	- تالکہ هندوی ابھرک -
ظفرالطیب	- نکہ -
عس	- غلہ ایست کہ آن را دال می ملازند، اہل ہند مسور گویند-
عطر	- خوشبوئی -
عقبہ	- گوسہندی کہ بعد تولد پسو قربانی می دہند، اہل ہند آنرا مونڈن می گویند-
عقاب	- منجلو چندان -
غصہ	- غضب -
غلیواز	- جیل -
فاغہ	- گل جنبہ -
فنبہ	- پلینہ -
فرفرہ	- پھرکی کہ آواز اوسون سون می آید، بیشتر کی کودکان آن را سپسہو می خوانند-

فصل	- صفیل -
قبره	- مانورک -
قرغان	- کراهی -
قسط	- داروست که کونه گویند -
کازی	- گل کیوڑه -
کازوگاڑ	- سنداسی -
کپان	- نرازوی یک پله که کپان هم گویند، هندوی کپان -
کت	- تخت هندوی میانه بافته -
کرس الہجر	- نوعی از صدف گونگه (گھونگا) -
کلفه	- داغ سیاه که در روی افتد، هندونه چھانہ -
کھخاب	- اهل هند کھخاب گویند -
کورموس	- چھچھوندی -
لسان النور	- لکروندہ (لکروندہ) -
محور	- یعنی بیلن -
مرغ عیسٰی	- : هندوی باگل -
مست	- یعنی موٹہ -
ملخ	- کہ اورا تیشر گویند -
موز	- میوہ است شیرین کہ نخم ندارد، انگور شاہی هم گویند، اهل ہندآن را کپلہ خوانند -
مین	- ماہی و نام برجی است -
نداف	- یعنی پنجارہ -
نوشادر	- یعنی سہاگہ -
نیلوفر	- کنول -

و حل - دلدل -

ان مندرجہ بالا الفاظ میں بہت سے الفاظ ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو ہندوستان میں آج بھی تغیر کے ساتھ رائج ہیں۔ مثال کے طور پر محمد بن قوام بلخی نے فیسمو کو کیسو، اجوائن کو جوانی، دھوین کو دھون، مولسری کو بولسری، سل بٹہ کو سلا بٹہ، وغیرہ لکھا ہے اس طرح مولف نے بعض مقامات پر ہندی الفاظ کو فارسی تصور کر لیا ہے جیسے سلا بٹہ کے ضمن میں لکھا ہے "بدان دارو و جزان شکند ہندوی بٹہ گوئند۔" دراصل یہ ہندی لفظ سل بٹہ ہے جسے بعض مقامات پر سلا بٹہ بھی کہا جاتا ہے۔

ان کے علاوہ بلخی کے یہاں بہت سے الفاظ ایسے بھی موجود ہیں جن کی شکل یا حرکات میں تصرف پایا جاتا ہے مثلاً فصیل کا صفیل، کم خواب کا کم قاب، دشمنی کا دشمنانگی، غلیل کا غلول۔

بحر الفضائل کے علاوہ ان کی دو اور تصانیف کا علم ہوتا ہے ایک "جواہر المعانی" جو فنون بدیع اور بیان و عروض پر مشتمل ہے۔ دوسری "شرح مخزن اسرار نظامی" ہے۔ یہ شرح آیات کلام پاک احادیث نبوی اور کلام شعرا سے مزین ہے۔

یہ ایک عالمانہ شرح ہے اور مخزن کی بہترین شرح مانی گئی ہے۔ اس کی شہرت و مقبولیت کی وجہ سے قوام الدین بلخی کا نام آج تک زندہ ہے۔

کتابیات

نمبر شمار	کتاب کا نام	مصنف کا نام	مطبع	سنہ کتابت
۱۔	ارمغان مالک (جلد دوم)		جمال پریس دلی	۱۹۷۱ء
۲۔	پنجاب میں اردو	حافظ محمود خان شیرانی	سرفراز قومی پریس لکھنؤ	
۳۔	تاریخ فرشتہ	محمد قاسم مترجم عبدالحی خواجہ	مکتب ملت دیوبند	
۴۔	تاریخ ادبیات ایران	دکتر ذبیح اللہ صفا	تہران	
۵۔	رسالہ اردو کراچی		انجمن پریس لارنس جولائی ۱۹۶۷ء	
			روڈ کراچی	
۶۔	رسالہ اردو کراچی		" " " " اکتوبر ۱۹۶۷ء	
۷۔	رسالہ فکر و نظر		علی گڑھ مسلم یونیورسٹی جولائی ۱۹۶۵ء	
۸۔	رسالہ فکر و نظر		" " " " ۱۹۶۲ء	
۹۔	رسالہ فکر و نظر		" " " " ۱۹۹۰ء	
۱۰۔	رسالہ مخزن		لاہور	۱۹۲۹ء
۱۱۔	غالب نامہ		چمن آفسٹ پرنٹرس دہلی جولائی ۱۹۸۳ء	
۱۲۔	غالب نامہ		" " " " جنوری ۱۹۸۶ء	
۱۳۔	فرہنگی قواس	فخرالدین مبارک شاہ غزنوی، تصحیح و تدوین و ترتیب پروفیسر نذیر احمد	بنگاہ ترجمہ و نشر کتاب تہران	۱۹۷۲ء
۱۴۔	فرہنگی دستور الافاضل	رفیع حاجب خیرات، بااقتضائے پروفیسر نذیر احمد	بنیاد فرہنگی تہران	۱۹۷۲ء

نمبر شمار	کتاب کا نام	مصنف کا نام	مطبع	سنہ کتابت
۱۵۔	فرہنگ نظام (جلد پنجم)	آقا سید محمد علی الاسلام		
۱۶۔	فرہنگ لسان الشعرا	عاشق	مخطوطہ	
۱۷۔	فرہنگ زبان گویا	بدرا براہیم، تصحیح و نقلین و پروفیسر نذیر احمد	برنی پریس دہلی	۱۹۸۹ء
۱۸۔	فرہنگ ادات الفضا	قاضی خان بدر محمد دہلوی	مخطوطہ	
۱۹۔	مقالات محمود شیرانی (جلد اول)		عالیہ لاہور	۱۹۶۸ء
۲۰۔	معارف	دفتردار مصنفین اعظم گڑھ		۱۹۷۷ء
۲۱۔	معارف	" " "		۱۹۷۷ء
۲۲۔	مجلہ تحقیق	سندھ یونیورسٹی جام شونہ حیدرآباد پاکستان		

ENGLISH BOOKS

1. Catalogue of the Persian MSS in British Museum, Vol.II
Rieu 1881 A.D.
2. Catalogue of the Persian MSS in the Library of India
Office, Vol.I, Ethe. Oxford, 1903 A.D.
3. Indo Iranica, Vol. (11)th, June 1958 A.D.
4. History of Medieval Deccan (1295-1724), Vol.II,
1974 A.D.